THE BOOK OF EXODUS.
(Questions and Answers.)

خروج کی کتاب

کے

مضامین کا مجموعہ

بطور سوال و جواب

مصنفہ

پادری جے۔ جے۔ لوکس صاحب

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی

انارکلی - لاہور

سنہ ۱۹۲۷ء

بار دوم — قیمت ۶/

P. R. B. S., LAHORE.

خروج کی کتاب کے مضامین کا مجموعہ

سوال و جواب کے طور پر

دیباچہ

سوال ۱ - یہ کتاب خروج کی کتاب کیوں کہلاتی ہے؟

جواب - اس لئے کہ اس میں بنی اسرائیل کے ملک مصر سے نکلنے کا بیان لکھا ہے۔

س ۲ - خروج کی کتاب کا لکھنے والا کون ہے؟

ج - موسےٰ اس لئے کہ خروج توریت یا شریعت کی کتاب کا دوسرا حصہ ہے اور جن دلیلوں سے توریت یا شریعت کی کل کتاب موسیٰ کی تصنیف ثابت ہوتی ہے انہیں سے موسیٰ خروج کا مصنف بھی ثابت ہوتا ہے۔ پیدائش کی کتاب کے دیباچہ میں اس بات کی دلیلیں لکھی ہیں لہذا اس کتاب کے صفحہ ۱۱ تا ۱۳ کو دیکھئے۔

س ۳ - خروج کی کتاب کتنے حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہے؟

ج - دو بڑے حصّوں میں یعنے -

پہلا حصّہ باب ا سے باب ۱۵ آیت ۲۱ تک جس میں ملک مصر کی غلامی اور فرعون کی عملداری سے بنی اسرائیل کی خلاصی کا بیان ہے -

دوسرا حصّہ - باب ۱۵ آیت ۲۲ تا ۴۰ باب جس میں بنی اسرائیل کا خدا کے خاص لوگ قرار دِئے جانے کا بیان ہے +

س ۴ - خروج کی کتاب میں کتنے برس کے عرصہ کا بیان پایا جاتا ہے ؟

ج - ایک سو چھتیس برس کا +

س ۵ - بنی اسرائیل کتنے برس ملک مصر میں رہے ؟

ج - چار سو تیس برس - خروج ۱۲: ۴۰ و ۴۱ + گلتیوں ۳: ۱۷ +

س ۶ - کیا اِس چار سو تیس برس کے عرصہ میں خدا کی طرف سے بنی اسرائیل کے پاس کوئی نبی بھیجا گیا یا کوئی رویا دیا گیا ؟

ج - جہاں تک ہم کو معلوم ہے اُس عرصہ میں خدا کی طرف سے نہ تو کوئی نبی اُن کے پاس بھیجا گیا اور نہ کوئی رویا ظاہر ہؤا +

س ۷ - اِس عرصہ میں بنی اسرائیل اپنے باپ دادوں کی کونسی تین خاص مذہبی باتوں کو مانتے رہے ؟

ج - اغلب ہے کہ وہ ختنہ - قربانیاں اور سبّت کے دن کو مانتے رہے - خروج ۴: ۲۴-۲۶ اور ۸: ۲۵-۲۸ اور ۱۶: ۲۲ یشوع ۵: ۵ +

س ۸ - اُس زمانے میں ملک مصر کی حالت کیسی تھی ؟

ج - گرچہ مصری طرح طرح کے علم و ہنر میں ماہر اور مشہور تھے تو بھی وہ سخت بت پرستی میں پھنس گئے تھے +

س ۹ - کن شخصوں کا احوال خروج کی کتاب میں پایا جاتا ہے ؟

ج ۔ موسیٰ ۔ ہارون ۔ فرعون ۔ یترو ۔ ہور ۔ بزلئیل اور اہلیاب کا ۔

س ۱۰ ۔ کن عورتوں کا ذکر خروج کی کتاب میں پایا جاتا ہے ؟

ج ۔ سفرہ ۔ فواہ ۔ فرعون کی بیٹی سفورہ اور مریم کا ۔

س ۱۱ ۔ خروج کی کتاب میں کون سے بڑے بڑے مضامین پائے جاتے ہیں ؟

ج (۱) ملک مصر میں بنی اسرائیل کا عجیب طور پر بڑھنا اور مصریوں کا اُن کی ہلاکت کے لئے باطل منصوبے باندھنا باب ۱ (۲) موسیٰ کی پیدائش اور مصر کے بادشاہ فرعون کی بیٹی کے وسیلے سے اُس کا عجیب طور پر بچ جانا اور پرورش پانا باب ۲ (۳) بنی اسرائیل کو ملک مصر سے لیجانے کے لئے موسیٰ کی عجیب تیاری و تقرری باب ۳ و ۴ (۴) فرعون بادشاہ کے پاس موسیٰ کے ذریعے سے خدا کے پیغام کا پہنچنا کہ "تو میرے لوگوں کو جانے دے" باب ۵ و ۶ (۵) جو دس معجزے خدا نے ملک مصر میں موسیٰ اور ہارون کے ہاتھ سے دکھائے اُن کا بیان باب ۷ - ۱۱ (۶) عید فسح کا مقرر کرنا باب ۱۲ و ۱۳ - (۷) بنی اسرائیل کا لال سمندر کے پار جانا اور فرعون بادشاہ کا اپنے لشکر سمیت ہلاک ہونے کا بیان باب ۱۴ (۸) موسیٰ اور بنی اسرائیل کی شکر گزاری کا گیت باب ۱۵ (۹) بیابان میں بنی اسرائیل کی خوراک کے لئے من برسنے کی کیفیت باب ۱۶ (۱۰) رفیدیم میں بنی اسرائیل کی بیجا شکائت اور وہاں عمالیق پر فتح پانے کا بیان ۔ باب ۱۷ (۱۱) موسیٰ کے خسر یترو کی دوستانہ صلاح کی کیفیت باب ۱۸ (۱۲) کوہ سینا پر خدا کی طرف سے موسیٰ کے ذریعہ سے دس حکم پانے کا بیان ۔ باب ۱۹ و ۲۰ (۱۳) اُن بہت سے احکام کا بیان جو خدا نے بنی اسرائیل کے لئے دئے ۔ باب ۲۱ - ۲۳ (۱۴) خدا کے مقدس کے لئے خیمہ بنانے کا حکم اور اُس خیمہ کی صورت اور اسباب کی

کیفیت - باب ۲۴-۳۱ (۱۵) بنی اسرائیل کی بُت پرستی اور اُسکی سخت سزا کا بیان - باب ۳۲ (۱۶) بنی اسرائیل کی بحالی اور موسیٰ کے ہاتھ سے دوبارہ حکم پانے کی کیفیت - باب ۳۳ و ۳۴ (۱۷) خیمہ کے بنانے اور بنی اسرائیل کے فرقوں کے بیچ میں اُسکو کھڑا کرنے کا بیان باب ۳۵-۴۰ + میں (۱۸) - نئے عہدنامہ کی کون کون سی جگہوں میں خروج کی کتاب کی باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

ج-

خروج	
خروج ۲ : ۲	عبرانیوں ۱۱ : ۲۳
" ۲ : ۱۱	" ۱۱ : ۲۴
" ۲ : ۱۱	اعمال ۷ : ۲۴
" ۳ : ۲	" ۷ : ۳۰
" ۱۲ : ۷	عبرانیوں ۱۲ : ۲۴
" ۱۴ : ۲۲	۱-قرنتیوں ۱۰ : ۲
" ۱۴ : ۲۲	عبرانیوں ۱۱ : ۲۹
" ۱۶ : ۲۲	یوحنا ۶ : ۳۱-۴۹
" ۱۶ : ۱۵	۱-قرنتیوں ۱۰ : ۳
" ۱۷ : ۶	" ۱۰ : ۴
" ۱۹ : ۶	۱-پطرس ۲ : ۹
" ۱۹ : ۱۲	عبرانیوں ۱۲ : ۱۸-۲۰
" ۲۴ : ۶-۸	" ۹ : ۱۹-۲۲
" ۲۶ : ۳۵	" ۹ : ۲
" ۳۲ : ۶	۱-قرنتیوں ۱۰ : ۷

از کتاب "کوائف الصحائف" صفحہ ۲۹

س ۱۳۔ خروج کی کتاب میں علم الٰہی کی کون سی بڑی بڑی باتیں پائی جاتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا وفادار ہے جو وعدہ اُس نے ابرہام کو دیا ہے کہ "یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہونگی اور وہاں کے لوگوں کے غلام بنیں گی اور وہ چار سو برس تک انہیں دکھ دیں گے۔ لیکن میں اُس قوم کی بھی جس کے وہ غلام ہونگی عدالت کروں گا اور وہ بعد اُس کے بڑی دولت لے کے نکلیں گی"۔ پیدائش ۱۵: ۱۳ و ۱۴۔ یہ وعدہ پورا ہوا۔ ۱: ۱۱ اور ۱۲: ۳۶ (۲) یہ کہ خدا قادر مطلق ہے۔ اُس نے دس عجیب معجزے دکھا کے اپنے لوگوں کو ملک مصر کی غلامی سے چھڑایا۔ باب ۴۔ ۱۴ (۳) یہ کہ خدا رحیم اور صابر ہے۔ اُس نے فرعون کو بار بار معاف کیا اور ہر صورت سے اُس کو آگاہ کر کے ہلاکت سے بچانے چاہا۔ ۸: ۱۵ او ۳۱ و ۳۲ اور ۹: ۳۴ و ۳۵ (۴) یہ کہ خدا رزاق ہے۔ ۱۶: ۱۶۔ ۲۱ (۵) یہ کہ خدا دعا کا سننے والا ہے۔ ۱۷: ۱۱ و ۱۲ اور ۳۲: ۱۱۔ ۱۴ (۶) یہ کہ خدا نے بنی اسرائیل کے گھروں پر بے عیب برہ کے لہو کا نشان دیکھ کر اُن کو ہلاکت سے بچایا۔ یہی گناہ کی ہلاکت سے بچ جانے کی پیش نشانی ہے۔ ۱۲: ۳۔ ۱۳ (۷) یہ کہ خدا کا جلال و حشمت بے مثل و لاثانی ہے۔ موسیٰ اور بنی اسرائیل نے کوہ سینا پر خدا کے جلال و حشمت کا کچھ نشان دیکھا۔ ۱۹: ۱۶۔ ۲۵ (۸) یہ کہ خدا کے بندوں کی سلامتی کیا ہی بڑی اور یقینی ہے۔ اگرچہ فرعون نے اُن کو ہلاک کرنے کی تدبیر پر تدبیر کی تو بھی وہ سلامت رہے اور بڑھتے رہے۔ باب ۱: ۳ (۹) یہ کہ کلیسیا کا ستانا اکثر اُس کی ترقی کا باعث ہوا کرتا ہے ۱: ۱۲۔ ۲۲ (۱۰) یہ کہ خدا عین وقت پر اپنی کلیسیا کی بہتری و ترقی کے لئے خادم و مددگار

تیار و برپا کرتا ہے۔ ۲: ۹-۲۲ اور ۳۱: ۱-۶ (۱۱) یہ کہ خدا اپنے بندوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے قسم قسم کے عجیب وسائل نکالتا ہے۔ ۱۳: ۲۱ و ۲۲ (۱۲) یہ کہ خدا اپنے بندوں کے ساتھ سکونت کرنے کو تیار اور خوش ہے۔ اِس لئے اُس نے اُن کے بیچ میں آسمانی مُقدس کا سا خیمہ کھڑا کرنے کا حکم دیا اور اُس کے اندر پاکترین مکان میں سے اُن کے ساتھ کلام کیا۔

باب ۴۰ ٭

خروج کی کتاب

پہلا باب

س ۱۔ ملک مصر میں بنی اسرائیل کے بڑھ جانے کا کیا بیان ہے؟

ج۔ "بنی اسرائیل کی اولاد برومند ہوئی اور بہت بڑھی اور فراواں ہوئی اور نہایت زور پیدا کیا اور وہ زمین اُن سے معمور ہو گئی"۔ آیت ۷۔

س ۲۔ بنی اسرائیل کے مصر میں بڑھ جانے سے کونسی پیشین گوئی پوری ہوئی؟

ج۔ یہ کہ خدا نے اس سے عنقریب چار سو برس پہلے یعقوب سے یہ کہا تھا کہ "میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں۔ مصر میں جاتے ہوئے مت ڈر۔ کیونکہ میں تجھے وہاں بڑی گروہ بناؤں گا"۔ پیدائش ۴۶: ۳۔

س ۳۔ جب مصر میں نیا بادشاہ جو یوسف کو نہ جانتا تھا پیدا ہوا تو اس نے بنی اسرائیل سے کیا سلوک کیا؟

ج۔ "اس نے اپنے لوگوں سے کہا۔ دیکھو کہ بنی اسرائیل کے لوگ ہم سے زیادہ اور قوی تر ہیں آؤ ہم اُن سے دانشمندانہ معاملہ کریں۔ تا نہ ہو کہ جب وہ اور زیادہ ہوں اور جنگ پڑے تو وہ ہمارے دشمنوں سے مل جائیں اور ہم سے لڑیں اور ملک سے نکل جائیں۔ اس لئے انہوں نے اُن پر خراج کے

لئے محصّل بٹھائے تاکہ انہیں اپنے سخت کاموں کے بوجھوں سے ستائیں اور انہوں نے فرعون کے لئے خزانے کے شہر پتوم اور رعمسیس بنائے۔" آیت ۹-۱۱

س ۴۔ بنی اسرائیل کے واسطے اِس دُکھ کا کیا نتیجہ ہؤا؟

ج۔ جتنا دکھ بادشاہ نے اُن کو دیا۔ اتنے ہی وہ زیادہ تر بڑھے اور فراواں ہوئے۔ آیت ۱۲ +

س ۵۔ مصریوں نے بنی اسرائیل سے کس قسم کا کام لیا؟

ج۔ گارا و اینٹ کا کام لیا اور سب قسم کی خدمت کھیت کی کروا کر اُن کی زندگی تلخ کی۔ آیت ۱۴ +

س ۶۔ مصر کے بادشاہ نے عبرانی دائیوں کو کیا حکم دیا؟

ج۔ یہ کہ اگر بیٹا پیدا ہو تو اُسے ہلاک کرو +

س ۷۔ کیا دائیوں نے اِس حکم کی تعمیل کی؟

ج۔ نہیں وہ خدا سے ڈریں اور اُن لڑکوں کو زندہ رہنے دیا +

س ۸۔ خدا نے اُن دائیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

ج۔ اُن پر احسان کیا اور اُنکو آباد کیا۔ آیت ۲۰ و ۲۱ +

س ۹۔ پھر فرعون بادشاہ نے اپنے سب لوگوں کو کیا حکم دیا؟

ج۔ یہ کہ عبرانیوں میں سے کسی کے بیٹا پیدا ہو تو تم اُس کو دریا میں ڈال دو اور اگر بیٹی ہو تو زندہ رہنے دو۔ آیت ۲۲ +

س ۱۰۔ ستفنس نے یہودیوں کی صدر مجلس کے سامنے فرعون بادشاہ کی بدسلوکی کا کیا بیان کیا؟

ج۔ اُس نے ہماری قوم سے فریب کرکے ہمارے باپ دادوں سے بدسلوکی کی۔ یہاں تک، کہ اُس نے اُن کے چھوٹے لڑکوں کو پھینکوا دیا تاکہ وہ جیتے نہ

رہیں"۔ اعمال ۷: ۱۹۔ اعمال کی کتاب خروج کی کتاب کے اس بیان کی سچائی پر یوں شہادت دیتی ہے +

س ۱۱۔ ملک مصر کے بادشاہ نے بنی اسرائیل کو طرح طرح سے برباد کرنے چاہا۔ لیکن اس کی ساری تدبیریں ناقص ٹھہریں۔ اس سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جو بات خدا نے ابرہام سے اُس کی اولاد کی اس مصیبت کے حق میں سینکڑوں برس پہلے کہی تھی کہ "یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہوں گی اور وہاں کے لوگوں کے غلام بنیں گی۔ اور وہ چارسو برس تک انہیں دُکھ دیں گے"۔ پیدائش ۱۵: ۱۳۔ یہ پوری ہوئی (۲) یہ کہ جو وعدہ خدا نے یسعیاہ نبی کے وسیلے سے اپنے بندوں کی تسلی کے لئے کیا تھا کہ "کوئی ہتھیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا۔ کام نہ آئیگا"۔ یہ وعدہ زمانہ بزمانہ پورا ہوتا جاتا ہے یسعیاہ ۵۴: ۱۷ (۳) خدا کے بندوں کے لئے دُکھ اکثر خاص برکتوں کا سبب ہوتا ہے۔ آیت ۱۲ (۴) اگر بادشاہ یا سرکار کا کوئی حکم خدا کے کسی حکم کے خلاف ہو۔ تو خدا کا حکم ماننا مقدم ہے۔ آیت ۱۷ + اعمال ۴: ۱۹ (۵) اگر کوئی خدا کے بندوں پر احسان کرے تو خدا اس کو یاد کریگا۔ آیت ۲۰ و ۲۱ + امثال ۱۱: ۱۸ + واعظ ۸: ۱۲ یسعیاہ ۳: ۱۰ + متی ۱۰: ۴۲ اور ۲۵: ۴۰ + عبرانیوں ۶: ۱۰ (۶) خدا اپنے بندوں کے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے بیٹوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ آخر کو خدا کے فرشتے سے اُسی کا پہلوٹھا بیٹا مارا گیا۔ آیت ۱۶ اور ۱۲: ۲۹ و ۳۰ + استثنا ۳۲: ۳۵ + رومیوں ۱۲: ۱۹-۲۱ عبرانیوں ۱۰: ۳۰ +

دوسرا باب

س ۱۔ موسیٰ کے ماں باپ کون تھے؟

ج۔ وہ دونوں لاوی کے گھرانے کے تھے۔ آیت ۱ و ۲ +

س ۲۔ جب موسیٰ پیدا ہُوا تو اُس کے ماں باپ نے اُس کو کیوں چھپا رکھا؟

ج۔ اِس لئے کہ ملک مصر کے بادشاہ فرعون نے یہ سخت حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بیٹے سب مارے جائیں سو موسیٰ کے بچانے کے لئے اُس کے ماں باپ نے تین مہینے تک اُس کو اپنے گھر میں چھپا رکھا +

س ۳۔ جب آگے کو موسیٰ کی ماں اُس کو چھپا نہ سکی تو اُس نے کیا کیا؟

ج۔ اُس نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا بنایا اور اُس پر لاسا اور رال لگایا اور لڑکے کو اُس میں رکھا اور اُس نے اُسے دریا کے کنارے پر جھاؤ میں رکھدیا۔ آیت ۳

س ۴۔ کیا موسیٰ کی ماں نے اُس کے بچانے کیلئے کوئی اور تدبیر کی؟

ج۔ ہاں اُس کی بڑی بہن کو دُور سے دیکھنے کیلئے بھیجا۔ آیت ۴ +

س ۵۔ جب فرعون کی بیٹی غسل کرنے کو دریائے نیل پر اُتری تو اُس نے کیا دیکھا؟

ج۔ اُس نے جھاؤ میں ٹوکرا دیکھکر اپنی سہیلی کو بھیجا کہ اُسے اُٹھالے۔ آیت ۵

س ۶۔ جب اُس نے اُس کو ٹوکرے کو کھولا جس میں موسیٰ تھا تو کیا ہُوا؟

ج۔ جب اُس نے اُسے کھولا تو لڑکے کو دیکھا اور کیا دیکھا کہ وہ روتا ہے اُسے اُس پر رحم آیا اور بولی یہ کسی عبرانی کا لڑکا ہے۔ آیت ۶ +

س ۷۔ موسیٰ کی بڑی بہن مریم نے فرعون کی بیٹی سے کیا عرض کی؟
ج۔ "کہئے تو میں جا کے عبرانی عورتوں میں سے ایک دائی تجھ پاس لے آؤں تاکہ وہ تیرے لئے اِس لڑکے کو دودھ پلائے۔ فرعون کی بیٹی نے اُسے کہا کہ جا۔" آیت ۷ و ۸ ÷

س ۸۔ موسیٰ کی بہن نے کس کو بلایا؟
ج۔ موسیٰ کی ماں کو "اور فرعون کی بیٹی نے اُسے کہا کہ اِس لڑکے کو لے اور میرے لئے دودھ پلا میں تجھے درماہا دونگی۔ اُس عورت نے لڑکے کو لیا اور دودھ پلایا۔" آیت ۹ ÷

س ۹۔ جب موسیٰ بڑھا تو اُس کی ماں نے کیا کیا؟
ج۔ اُسے فرعون کی بیٹی پاس لائی اور وہ اُس کا بیٹا ٹھہرا۔" آیت ۱۰ ÷

س ۱۰۔ فرعون کی بیٹی نے اُس لڑکے کا کیا نام رکھا؟
ج۔ موسیٰ اِس سبب سے کہ میں نے اُس کو پانی سے نکالا۔" آیت ۱۰ ÷

س ۱۱۔ موسیٰ کی پیدائش مسیح کے ایام سے کتنے برس پہلے تھی۔
ج۔ پندرہ سو برس ÷

س ۱۲۔ ستفنس نے یہودیوں کی صدر مجلس کے سامنے موسیٰ کی پیدائش کا کیا بیان کیا؟
ج۔ "اُس وقت موسیٰ پیدا ہوا جو نہایت خوبصورت تھا اُس نے تین مہینے تک اپنے باپ کے گھر میں پرورش پائی۔ مگر جبکہ وہ پھینکا گیا فرعون کی بیٹی نے اُسے اُٹھا لیا اور اُس کو اپنا بیٹا کر کے پالا۔" اعمال ۷: ۲۰ و ۲۱ ÷

س ۱۳۔ موسیٰ نے فرعون کے گھر میں کون سی باتیں حاصل کیں؟
ج۔ اُس نے مصریوں کی تمام حکمت میں تربیت پائی اور کلام و کام میں

صاحب اقتدار تھا" اعمال ۷: ۲۲ +

س ۴۔ موسیٰ کے فرعون کی بیٹی کے وسیلے سے بچائے جانے کی کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ موسیٰ کے ماں باپ کا ایمان ظاہر ہوتا ہے۔ عبرانیوں ۱۱: ۲۳۔ (۲) طرح طرح کے وسیلوں سے خدا نے موسیٰ کو فرعون کے ظلم اور ہیبت ناک موت سے بچایا۔ مثلاً سرکنڈوں کی ایک ٹوکری کے وسیلے سے اُس کی بہن مریم کے وسیلے سے۔ فرعون کی بیٹی اور اُسکی سہیلی کے وسیلے سے موسیٰ کے رونے کے وسیلے سے۔ ہاں درحقیقت ہماری زندگی کی کوئی بات حقیر اور بے معنی نہیں ہے (۳) جس تجویز سے بادشاہ نے بنی اسرائیل کو ہلاک کرنے چاہا اُسی تجویز سے موسیٰ بادشاہ کے گھر میں پہنچا اور شہزادہ بنا۔ یہ مسیح کی صلیب کی پیش نشانی ہے (۴) جس خدمت کیلئے خدا موسیٰ کو بلانا چاہتا تھا اُس خدمت کی تیاری کیلئے بادشاہ کے گھر میں تربیت و تعلیم پانے کی ضرورت تھی اس لئے خدا نے اُس کو بادشاہ کے گھر میں داخل کیا تاکہ وہ مصر کا علم و ہنر سیکھ کر بنی اسرائیل پر سرداری کرے اور الہامی باتوں کے لکھنے کے قابل و لائق ٹھہرے (۵) وہ جھاؤ جس میں موسیٰ دریا کے کنارے رکھا گیا تھا۔ کلیسیا کی پست حالی و سلامتی کی ایک پیش نشانی ہے اگرچہ لوگوں کی نظر میں وہ جھاؤ ہیچ و کم قدر تھا تو بھی خدا کی نظر میں وہ کیسا پیارا اور قیمتی معلوم ہوا اور اگرچہ طرح طرح کے جانور اور سانپ دریائے نیل کے کنارے پر رینگتے تھے تو بھی اِس جھاؤ کی کیا ہی بڑی سلامتی تھی۔ کیونکہ خدا کی آنکھ اُس پر لگی تھی (۶) جیسا موسیٰ نے بچپن ہی میں بادشاہِ مصر سے دُکھ پایا۔ ویسا ہی مسیح نے بھی پیدائش کے وقت ہیرودیس بادشاہ سے دُکھ پایا۔

(۷) جیسا فرعون کی بیٹی نے موسیٰ کی ماں سے کہا کہ "اِس لڑکے کو لے اور میرے لئے دودھ پلا۔ میں تجھے درماھا دوں گی۔" ویسے خدا ہر ماں کو اُس کا بچہ سونپ کر کہتا ہے کہ یہ بچہ میرے لئے تیار کر۔ آیت ۹۔ اگر موسیٰ کے ماں باپ اُسکو وہ وعدے جو ابرہام واضحاق اور یعقوب سے کئے گئے تھے نہ سکھاتے۔ تو اُن کی غفلت کیسی نقصان دِہ ہوتی۔ جس کے کان سننے کے ہوں اِس بات کو سُن لے (۸) بنی اسرائیل کی رہائی ایک غیر قوم کی عورت کے ذریعہ سے ہوئی۔ آخر کو بھی غیر قوم والی کلیسیا کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کو بہت سی برکتیں حاصل ہوں گی۔ رومیوں ۱۱: ۲۵ و ۳۱

(۹) کوئی بات اتفاق سے نہیں ہے۔ فرعون کی بیٹی کا دریا کے کنارے پر اُسی وقت پہنچنا جسوقت کہ موسیٰ وہاں جھاؤ میں رکھ دیا گیا تھا اتفاقی نہیں ہؤا اور موسیٰ کی ماں کا اُس کو دودھ پلانے کے لئے بلایا جانا بھی اتفاقی نہیں ہؤا۔ خدا کیسے عجیب طور سے اپنی مرضی کو پورا کرتا ہے۔ وہ دانائی میں غنی ہے اُس کی تدبیریں دریافت کرنے سے باہر ہیں +

س ۱۵۔ جب موسیٰ نے دیکھا کہ ایک مصری ایک عبرانی کو مار رہا ہے تو اُس نے کیا کیا؟

ج۔ "اُس نے اِدھر اُدھر نظر کی اور دیکھا کہ کوئی نہیں۔ تب اُس مصری کو مار ڈالا اور ریت میں چھپا دیا۔" آیت ۱۲ +

س ۱۶۔ جب موسیٰ نے دو عبرانی آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھے تو کیا کیا؟

ج۔ اُس نے اُس کو جو ناحق پر تھا کہا کہ "تو اپنے یار کو کیوں مارتا ہے"؟ آیت ۱۳

س ۱۷۔ اُس عبرانی نے کیا جواب دیا؟

ج۔ "کس نے تجھے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا؟ آیا تو چاہتا ہے کہ جس طرح

تو نے اُس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار ڈالے؟ تب موسیٰ ڈرا اور کہا کہ یقیناً یہ بھید فاش ہؤا"۔ آیت ۱۴ +

س ۱۸۔ جب فرعون بادشاہ نے سُنا کہ موسیٰ نے ایک مصری کو مار ڈالا ہے تو اُس نے کیا کرنے چاہا؟

ج۔ اُس نے اُس کو قتل کرنے چاہا +

س ۱۹۔ موسیٰ نے اپنی جان بچانیکے لئے کیا کیا؟

ج "فرعون کے حضور سے بھاگا اور مدیان کی زمین میں گیا"۔ آیت ۱۵ +

س ۲۰۔ موسیٰ کے مصر کو چھوڑنے اور مدیان کو جانیکی کیفیت سے کون کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اُس نے یہ خیال کیا کہ "میرے بھائی سمجھیں گے کہ خدا میرے ہاتھ سے انہیں چھٹکارا دیگا۔ پر وہ نہ سمجھے"۔ اعمال ۷: ۲۵ (۲) یہ کہ "ایمان سے موسیٰ نے سیانا ہو کے فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے اِنکار کیا کہ اُس نے خدا کے لوگوں کے ساتھ دُکھ اُٹھانا اس سے زیادہ پسند کیا کہ گناہ کے سُکھ کو جو چند روزہ ہے حاصل کرے۔ کہ اُس نے مسیح کی لعن طعن کو مصر کے خزانوں سے بڑی دولت جانا کیونکہ اُس کی نگاہ بدلا پانے پر تھی۔ ایمان سے اُس نے بادشاہ کے غصّے سے خوف نہ کھا کے مصر کو ترک کیا کہ وہ ان دیکھے کو گویا دیکھ کے مضبوط بنا رہا"۔ عبرانیوں ۱۱: ۲۴-۲۷۔ (۳) یہ کہ اب تک موسیٰ بنی اسرائیل کو ملک مصر سے ملک کنعان تک پہنچانیکے لئے تیار نہ تھا۔ اُس نے مصر کے بادشاہی محل اور مکتبوں میں بہت کچھ سیکھا تھا تو بھی چند خوبیاں باقی تھیں جن کے حاصل کرنے کے لئے اُس کو بیابان میں اکیلا رہنا چاہیے تھا اُس نے

مصر میں سرداری کا مزاج حاصل کیا تھا لیکن اُس کو بیابان میں حلیمی کا مزاج سیکھنا تھا۔ بنی اسرائیل کا حاکم ہونے کے لئے شاہانہ اور حلیمانہ دونوں طرح کے مزاج کی ضرورت تھی۔ مگر اب تک موسیٰ میں صرف سرداری کا مزاج ظاہر ہوتا تھا۔ (۴) جس تدبیر سے اُس نے بنی اسرائیل کی مصیبت کو دور کرنے چاہا (یعنی ایک مصری حاکم کے مارنے سے) وہ خدا کی نظر میں ناقص ٹھہری جیسے کہ پترس کی تدبیر مسیح کی نظر میں ناقص ٹھہری جبکہ اُس نے تلوار سے مسیح کے دشمن کے کان کو اُڑا دیا اور یوں اُس کو دشمنوں کے ہاتھ سے بچانے چاہا (۵) موسیٰ مصریوں اور عبرانیوں یعنی غیر قوم والوں اور اپنی قوم والوں دونوں سے ردّ کیا گیا تو بھی خدا نے اُسی کو چُن لیا۔ سرفراز کیا اور حاکم ٹھہرایا۔ کیا موسیٰ اس بات میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کا ٹھیک پیش نشان نہیں ہے۔ استثنا ۱۸: ۱۵-۱۸ + یوحنّا ۱: ۱۱ +

س ۲۱۔ موسیٰ نے مدیان کے کاہن کی سات بیٹیوں کی مدد کس طرح کی؟

ج۔ جب گڈریوں نے اُن کو پانی بھرنے نہ دیا تو موسیٰ نے اُن لڑکیوں کی مدد کی اور اُن کے گلّے کو پانی پلایا۔ آیت ۱۶ و ۱۷ +

س ۲۲۔ اس کا کیا نتیجہ ہوا؟

ج۔ یہ کہ اُن کا باپ رعوئیل موسیٰ سے ایسا خوش ہوا کہ اُس نے اپنی بیٹی صفورہ کا موسیٰ سے نکاح کر دیا +

س ۲۳۔ اس ماجرے سے ہمیں کیا کیا نصیحتیں ملتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اس سے موسیٰ کا شاہانہ مزاج ظاہر ہوتا ہے (۲) یہ کہ مظلوم پر ترس کھانا اور اُس کی مدد کرنا ہم پر فرض ہے اور اُس سے ایسا سلوک کرنا روا ہے جیسے کہ موسیٰ نے اُن مظلوم لڑکیوں سے کیا (۳) یہ کہ اوروں

ہے نیک سلوک کرنیکا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ دیکھو موسیٰ نے اپنی جان کا کچھ خیال نہ کرکے اکیلے اُن گڈریوں کا سامنا کیا۔ اِس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اُس ملک کے کاہن نے اُس کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی کر دی ٭

س ۲۴۔ موسیٰ کا خسر رعوئیل کون تھا؟

ج۔ وہ کتورہ کی نسل سے تھا۔ یہ وہی کتورہ تھی جس کے ساتھ ابرہام نے سرہ کی موت کے بعد بیاہ کیا تھا۔ رعوئیل اپنی قوم یا خاندان کا کاہن تھا۔

س ۲۵۔ ملک مدیان میں موسیٰ کے پہلے بیٹے کے پیدا ہونے کا بیان کرو؟

ج۔ "موسیٰ نے اُس کا نام جیرسوم رکھا کیونکہ اُس نے کہا کہ میں اجنبی ملک میں مسافر ہوں" آیت ۲۲۔

س ۲۶۔ موسیٰ کے اِس بیٹے کے نام سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ وہ اپنے لوگوں کو یاد کرتا تھا اور مُلکِ موعود کو جانے کا مشتاق تھا ٭

س ۲۷۔ جن دِنوں موسیٰ مدیان میں رہتا تھا اُن دِنوں میں بنی اسرائیل ملک مصر میں کیسی حالت میں تھے؟

ج۔ مشقت سے آہیں بھرتے اور روتے تھے۔ آیت ۲۳ ٭

س ۲۸۔ کس نے اُن کا کراہنا سُنا؟

ج۔ "خدا نے اُن کا کراہنا سُنا اور خدا نے اپنے عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ تھا یاد کیا۔ اور خدا نے بنی اسرائیل پر نظر کی اور اُن کے حال کو معلوم کیا" آیت ۲۴ و ۲۵ ٭

س ۲۹۔ جو عہد کہ خدا نے ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب کے ساتھ باندھا تھا اور جس کو اُس نے یاد کرکے بنی اسرائیل کا کراہنا سُنا اُس کا کچھ

بیان کرو؟

ج:۔ "اور اُس نے ابرہام سے کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُنکا نہیں پردیسی ہونگی اور وہاں کے لوگوں کی غلام بنیں گی اور وہ چار سو برس تک انہیں دُکھ دیں گے۔ لیکن میں اُس قوم کی بھی جس کے وہ غلام ہوں گی عدالت کروں گا اور بعد اُس کے بڑی دولت لیکے نکلیں گی۔" پیدائش ۱۵: ۱۳ و ۱۴ اور ۴۶: ۱-۴ +

تیسرا باب

س ۱۔ موسیٰ ملک مدیان میں کیا کام کرتا تھا؟

ج۔ وہ اپنے خسر یترو کے گلّے کی نگہبانی کرتا تھا۔ آیت ۲ +

س ۲۔ اُس نے ایک بوٹے میں کیا عجوبہ دیکھا؟

ج:۔ "خداوند کا فرشتہ ایک بوٹے میں سے آگ کے شعلے میں اُسپر ظاہر ہوا اُس نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ ایک بوٹا آگ میں روشن ہے اور وہ جل نہیں جاتا۔" آیت ۲ +

س ۳۔ خدا نے اُس بوٹے کے اندر سے موسیٰ کو کیا کہا؟

ج:۔ "یہ کہ یہاں نزدیک مت آ۔ اپنے پاؤں سے جوتا اُتار۔ کیونکہ یہ جگہ جہاں تو کھڑا ہے مقدس زمین ہے۔ پھر اُس نے کہا کہ میں تیرے باپ کا خدا اور ابرہام کا خدا اور اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا ہوں موسیٰ نے اپنا منہ چھپایا کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔" آیت ۵ و ۶ +

س ۴ - جو جلتا ہوا بوٹا موسیٰ نے دیکھا۔ اُس سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج - یہ کہ جو نسبت خدا اپنی کلیسیا سے اور ہر زمانہ میں اپنے بندوں سے رکھتا ہے۔ وہ اِس جلتے ہوئے بوٹے سے ظاہر ہوتی ہے خدا اپنے بندوں کے بیچ میں ہے۔ اِس لئے وہ آگ کے سے دکھ میں محفوظ ہیں۔ یسعیاہ ۴۳: ۲ (۲) "مقدس زمین" (آیت ۵) وہ ہے جہاں خدا اپنے کو ہم پر ظاہر کرے پیدائش ۲۸: ۱۶ و ۱۷+ یشوع ۵: ۱۵+ یوحنا ۴: ۲۱-۲۶ (۳) موسیٰ نے خدا کا یہ نظارہ فرعون بادشاہ کے محل میں نہیں پایا۔ بلکہ اُس محل کے چھوڑنے کے بعد بیابان میں۔ اگر موسیٰ فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلانے سے اِنکار نہ کرتا تو وہ خدا کا یہ نظارا نہ پاتا (۴) وہ جلتا ہوا بوٹا مسیح کی کلیسیا کی پیش نشانی ہے۔ جیسے وہ بوٹا آگ میں جلتا رہا۔ مگر جل نہیں گیا۔ ایسے ہی کلیسیا اکثر دکھ کی آگ میں جلتی رہی مگر جل نہیں گئی۔ دانیل ۳: ۲۵-۲۷ (۵) کلیسیا کی کیا ہی بڑی سلامتی اِس جلتے ہوئے اور محفوظ بوٹے سے ظاہر ہوتی ہے رومیوں ۸: ۳۰+

س ۵ - خدا نے موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے کے لئے کیا حکم دیا؟

ج - "میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں یقیناً دیکھی اور اُن کی فریاد جو خراج کی محصلوں کے سبب سے ہے سُنی۔ اور میں اُن کے دُکھوں کو جانتا ہوں اور میں نازل ہوا ہوں کہ انہیں مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اُس زمین سے نکال کے اچھی وسیع زمین میں جہاں دودھ اور شہد موج مارتا ہے۔ کنعانیوں اور حتیوں اور اموریوں۔ فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کی جگہ میں لاؤں۔ اب دیکھ بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک آئی

اور میں نے وہ ظلم جو مصری اُن پر کرتے ہیں دیکھا ہے۔ پس اب تو جا۔ میں تجھے فرعون پاس بھیجتا ہوں میرے لوگوں کو جو بنی اسرائیل ہیں مصر سے نکال“ آیت ۷-۱۰ +

س ۶۔ جب خدا نے موسیٰ کو مصر میں جانیکا حکم دیا تو اُس نے کیا عذر کیا؟
ج ۔ ”میں کون ہوں جو فرعون کے پاس جاؤں اور بنی اسرائیل کو مصر سے نکالوں“؟ آیت ۱۱ +

س ۷۔ موسیٰ کے اِس کہنے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج ۔ (۱) یہ کہ موسیٰ نے اب اپنی نالائقی و ناقابلی کو سمجھا۔ جب وہ فرعون کے محل میں رہتا تھا تو اُس نے اپنے آپ کو نالائق نہیں سمجھا۔ جس قدر کوئی کسی بڑے کام کے لائق ہے۔ اُسی قدر وہ اپنی نالائقی کو مانتا ہے۔ اسموئیل ۱۸:۱۸ + یسعیاہ ۶: ۵ و ۶ + یرمیاہ ۱: ۶ + افسیوں ۳: ۸ + اقرنتھیوں ۱۵: ۹ - ۱ تمطاؤس ۱: ۱۵ (۲) جب ہم کسی مشکل کام کے لئے تیار ہیں۔ تو خدا جانتا ہے خدا نے موسیٰ کو اس کام کے لئے طرح طرح سے تیار کیا تھا +

س ۸۔ خدا نے موسیٰ کے اِس عذر کا کیا جواب دیا؟
ج ۔ ”یقیناً میں تیرے ساتھ ہوں گا اور اِس کا کہ میں نے تجھے بھیجا ہے۔ تجھ پاس یہ نشان ہے کہ جب تو لوگوں کو مصر سے نکالے تو تم اِس پہاڑ پر خدا کی عبادت کروگے“۔ آیت ۱۲ +

س ۹۔ پھر موسیٰ نے فرعون کے پاس جانے سے کیا عذر کیا؟
ج ۔ دیکھ ”جب میں بنی اسرائیل پاس پہنچوں اور اُنہیں کہوں کہ تمہارے باپ دادوں کے خدا نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور وہ مجھے کہیں کہ اُس کا نام کیا ہے؟ تو میں انہیں کیا بتاؤں“۔ آیت ۱۳ +

س ۱۰ - خدانے اِس کے جواب میں موسیٰ کو اپنا کیا نام بتایا ؟

ج - میں وہ ہوں جو میں ہوں اور اُس نے کہا کہ تو بنی اسرائیل سے یوں کہیو کہ **وہ جو ہے** اُس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ پھر خدا نے موسیٰ کو کہا کہ تو بنی اسرائیل سے یوں کہیو کہ خداوند تمہارے باپ کے خدا ابرہام کے خدا اور اضحاق کے خدا اور یعقوب کے خدا نے مجھے تم پاس بھیجا ہے۔ ابد تک میرا یہی نام ہے اور ساری نسلوں میں یہی میرا ذکر ہے" آیت ۱۴ و ۱۵۔

س ۱۱ - خدا کے اِس نام سے " **وہ جو ہے** " کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ خدا از خود ہے۔ اُس کی ہستی از خود ہے۔ اِس لئے وہ خدا کہلاتا ہے (۲) یہ کہ ازلی ابدی۔ از خود خدا۔ وہی ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب کا خدا ہے۔ وہ دونوں ایک ہی ہیں (۳) خداوند یسوع مسیح کا یہی نام ہے لہٰذا وہ خدا ہے۔ اُس نے اپنے لئے اِسی نام کا دعویٰ کیا۔ یسوع نے اُنہیں کہا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ پیشتر اِس سے کہ ابرہام ہو میں ہوں "۔ یوحنا ۸ : ۵۸ ؛

س ۱۲ - خدانے بنی اسرائیل کے بزرگوں کو ایک جگہ جمع کرنے کے بارے میں موسیٰ کو کیا حکم دیا ؟

ج - جا اور اسرائیلیوں کے بزرگوں کو ایک جگہ جمع کر اور اُنہیں کہہ کہ خداوند تمہارے باپ کا خدا ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کا خدا یوں کہتا ہوا مجھے دکھائی دیا کہ میں نے یقیناً تمہاری خبرگیری کی اور جو کچھ تم پر مصر میں ہوا۔ دیکھا۔ اور میں نے کہا ہے کہ میں تمہیں مصریوں کی تکلیفوں سے کنعانیوں اور حتیوں اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کی زمین میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ نکال لاؤں گا اور وہ تیری آواز سنیں گے

اور تو بلکہ تو اسرائیلیوں کے بزرگ مصر کے بادشاہ پاس آئیو اور اُسے کہیو کہ خداوند عبرانیوں کے خدا نے ہم سے ملاقات کی اور اب ہم تیری منت کرتے ہیں ہم کو تین دن کی راہ بیابان میں جانے دے تاکہ ہم خداوند اپنے خدا کے لئے قربانی کریں"۔ آیت ۱۶-۱۸ +

س ۳۔ خدا نے موسیٰ سے مصر کے بادشاہ کے سخت دل ہونے کا کیا بیان کیا؟

ج "مصر کا بادشاہ تم کو نہ یوں جانے دیگا۔ نہ بڑے زور سے اور میں اپنا ہاتھ لمبا کروں گا۔ اور سب عجیب قدرتوں سے جو میں اُن کے درمیان دکھاؤں گا مصریوں کو ماروں گا تب وہ تمہیں جانے دیگا"۔ آیت ۱۹ و ۲۰ +

س ۴۔ خدا نے بنی اسرائیل کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشنے کا کیا وعدہ کیا۔

ج "میں اُن لوگوں کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشوں گا اور یوں ہوگا کہ جب تم جاؤ گے تو خالی ہاتھ نہ جاؤ گے"۔ آیت ۲۱ +

س ۵۔ آیت ۲۲ میں لکھا ہے "ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے روپے اور سونے کے برتن اور لباس عاریت لیگی"۔ اس کے معنی کیا ہیں؟

ج۔ جس لفظ کا ترجمہ عاریت لینا کیا گیا ہے اُس کے ٹھیک معنی عاریت لینا نہیں بلکہ مانگ لینا ہیں۔ مصریوں کو اس قدر ڈر تھا کہ اُن سے ملنا ہی کافی تھا۔ کیونکہ وہ ڈر کے مارے خوشی سے دینے کو تیار تھے +

چوتھا باب

س ۱۔ موسیٰ نے مصر میں نہ جانے کے لئے کون سے عذر کئے؟

ج - یہ کہ "بنی اسرائیل مجھ پر ایمان نہ لائیں گے نہ میری بات سنیں گے وہ کہیں گے کہ خداوند تجھے دکھائی نہیں دیا۔" آیت ۱

س ۲ - خدا نے اِن عذروں کا کیا جواب دیا؟

ج - جو عصا موسیٰ کے ہاتھ میں تھا۔ اُسے زمین پر پھینک دینے کا حکم دیا اور جب اُس نے زمین پر پھینک دیا تو وہ عصا سانپ بن گیا۔ اور جب موسیٰ اُس کے آگے سے بھاگا تو خدا کے حکم سے اُس نے اپنا ہاتھ بڑھا کے اُس کی دُم پکڑ لی اور وہ سانپ پھر اُس کے ہاتھ میں عصا ہو گیا۔ آیت ۲-۴۔

س ۳ - موسیٰ کے عصا کے سانپ بن جانے سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ سانپ سے شیطان مراد ہے اور جب تک ہم اُس کو اپنے قابو میں نہ لائیں۔ جیسے کہ موسیٰ اِس سانپ کو لایا۔ تب تک ہم خدا کی خدمت کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس وقت سے موسیٰ کو معلوم ہُوا اور یقین آیا کہ شیطان میرے قابو میں ہے۔ میں اپنے ہاتھ میں اُس کو پکڑ سکتا ہوں جو قدرت اُس کی ہے وہ میرے عصا کے قابو میں ہے (۲) یہ کہ جو کچھ ہمارے ہاتھ میں ہو۔ خواہ بد شکل عصا ہی ہو وُہ بھی خدا کی قدرت سے ایسا مؤثر کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰؑ کا عصا ہُوا جس عصا سے اُس نے اپنی گلّہ بانی کا کام کیا۔ اُسی عصا سے اُس نے لال سمندر کے پانی کو دو حِصّوں میں تقسیم کیا اور چٹان سے پانی نکالا۔ یہ قدرت عصا و زبان میں نہ تھی بلکہ خدا میں تھی (۳) اب تک موسیٰ گڈریئے کا عصا استعمال میں لایا تھا۔ مگر اب سے اُس کا یہ پیشہ خدا کے حکم سے بدلا جائیگا۔ اِس وقت سے اُس کو خدا کے جھنڈے کے دشمن شیطان سے

مقابلہ کرنا ہے۔ سانپ کی مورت فرعون کی بادشاہت و قدرت کا نشان تھا۔ سو اِس معجزے سے خدا نے موسیٰ کو یقین دلانے چاہا کہ تو فرعون اور اُس کی قدرت سے نہ ڈرنا۔ وہ تیرے ہاتھ میں اِس طرح آجائیں گے۔ جیسے تیرا بدلا ہوا عصا تیرے بس میں ہے (۴) معجزہ دکھانیکی غرض موسیٰ کے اِس پہلے معجزے سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ صاف لکھا ہے کہ خدا نے موسیٰ کو عصا سے سانپ بنانے کی قدرت اور پھر سانپ سے عصا بنانے کی قدرت اِس غرض سے دی کہ بنی اسرائیل اعتقاد کریں کہ خداوند اُس کو دکھائی دیا آیت ۵۔ اِس معجزے سے خدا نے نہ صرف موسیٰ ہی کو یقین دلانے چاہا کہ شیطان اور فرعون کی قدرت اور دشمنی جس کی تشبیہ سانپ سے دی جاتی ہے۔ تیرے سامنے ناقص ہے بلکہ اِس سے بنی اسرائیل پر یہ ظاہر کرنا چاہا کہ موسیٰ سچا نبی ہے اور اُس نے سچ مچ مجھے دیکھا۔ لہٰذا اگر کوئی نبی معجزہ نہ دکھا سکے تو ہم اُس کے پیغام کو کیونکر الہام والہی مانیں (۵) موسیٰ کا وہ عصا مسیح کی ایک پیش نشانی ہے۔ وہ عصا سانپ بن کے لعنتی ٹھہرا لیکن خدا کی قدرت سے وہ پھر عصا بن گیا اور اُسی کے وسیلے سے خدا نے بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی اور فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا اور اُسی کے وسیلے سے لال سمندر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ سو ہمارا خداوند یسوع مسیح صلیب پر کھینچا جا کر لعنتی ٹھہرا۔ گلتیوں ۳: ۱۳۔ اور پھر خدا کی قدرت سے زندہ ہونے کے بعد اُس کی صلیب مثل موسیٰ کے عصا کے گناہ اور شیطان کی غلامی سے ہم کو چھڑانے کا وسیلہ بنتی ہے۔ رومیوں ۸: ۳۔ سو موسیٰ کے اِس بدلے ہوئے عصا سے مسیح کی صلیب کی نجات بخش قدرت ظاہر کی جاتی ہے۔ خدا کی سمجھ کیا ہی گہری ہے۔ کون اُس کو دریافت کر سکتا ہے

(۶) جو لعنت خدا نے سانپ اور شیطان پر کی تھی۔ اُسکے پورا ہونے کا ایک ثبوت یہاں پر پایا جاتا ہے۔ پیدائش ۳: ۱۵ (۷) جب موسیٰ نے پہلے دیکھا کہ میرا عصا سانپ بن گیا تو وہ اُس کے آگے سے بھاگا۔ سو جب پہلے ہم مسیح مصلوب کی خبر و منادی سنتے ہیں تو ہم اِس سے نفرت کرتے ہیں مگر پیچھے سے ہم پہچانتے ہیں کہ وہ خدا کی قدرت و دانائی ہے اقرنتیوں ۱: ۱۸-۲۵

س ۴- خدا نے موسیٰ کو اور کون سے نشان دکھائے؟

ج ۔ پھر خداوند نے اُسسے کہا کہ تو اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھ چنانچہ اُس نے اپنا ہاتھ اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھا اور جب اُس نے اُسسے نکالا تو دیکھا کہ اُس کا ہاتھ برف کی مانند سفید مبروص تھا۔ پھر اُس نے کہا کہ تو اپنا ہاتھ پھر اپنی چھاتی پر چھپا کے رکھ۔ اُس نے پھر رکھا۔ جب باہر نکالا تو دیکھا کہ وہ پھر ویسا ہی جیسا اُس کا سارا بدن تھا ہو گیا۔ خدا نے موسیٰ سے کہا اور یوں ہو گا کہ اگر وہ تجھ پر ایمان نہ لائیں اور نہ پہلے معجزے کے سننے والے ہوں تو وہ دوسرے معجزے کے معتقد ہوں گے"۔ آیت ۶-۸

س ۵- اِس معجزے سے کون سی باتیں ظاہر کی گئیں؟

ج (۱) یہ کہ جیسا موسیٰ کا ہاتھ خدا کی قدرت سے ایک دم میں مبروص ہوا اور پھر خدا کے کہنے سے فوراً صاف ہوا۔ سو ہم آگے چل کر دیکھیں گے کہ موسیٰ کے ہاتھ سے وبائیں مثل کوڑھ کے مصریوں پر بھیجی جائیں گی اور اُسی کے ہاتھ سے موقوف بھی کی جائیں گی (۲) یہ کہ موسیٰ کے مبروص ہاتھ سے بنی اسرائیل مراد ہیں۔ اگرچہ وہ ایسے ناپاک ہیں۔ تو بھی موسیٰ کے ہاتھ سے وہ اپنی ساری بلاؤں اور مصیبتوں سے آخر کو رہائی پائیں گے (۳) موسیٰ کے مبروص ہاتھ کو پاک و صاف کرنے سے خدا نے شاید یہ بات ظاہر

کرنی چاہی کہ وہ ہاتھ جو اس معجزہ دکھانے والے عصا کو پکڑے سو پاک اور صاف ہونا چاہئے۔ اس معجزہ سے خدا نے موسیٰ کی پاکیزگی ظاہر کی اور اُس کی اس عصا کو چلانے کی لیاقت بھی دکھائی (۴) یہ بات بھی ظاہر ہوئی کہ نہ اُس عصا میں جو سانپ کی حالت سے بدل گیا تھا۔ اور نہ موسیٰ کے ہاتھ ہی میں جو برص سے پاک کیا گیا تھا۔ دراصل کچھ پاکیزگی یا لیاقت یا قدرت تھی بلکہ صرف خدا ہی کی قدرت سے ہم جو بذاتہٖ سانپ اور کوڑھی کے سے ہیں پاک اور قوی تر بن سکتے ہیں موسیٰ کا عصا اور موسیٰ کا ہاتھ دونوں صرف وسیلے ہیں وہ اپنے آپ کچھ نہیں ہیں (۵) موسیٰ کے مبروص ہاتھ سے بنی اسرائیل کی مصری حالت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ مصر کی بت پرستی اور بد چلنی میں پھنس گئے تھے اور اب اُن کی باطنی اور اندرونی حالت خدا کی نظر میں ایسی گھنونی ہے۔ جیسے موسیٰ کا مبروص ہاتھ تو بھی بنی اسرائیل اس بد حالت سے موسیٰ کے ہاتھ سے بچائے جائیں گے (۶) بعض عالم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ موسیٰ کے اُس مبروص ہاتھ سے مسیح مصلوب ظاہر کیا جاتا ہے۔ وہ انسان بنا۔ ہاں اُس کے حق میں یہ کہا ہے کہ خدا نے اُس کو جو گناہ سے واقف نہ تھا۔ ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا" ۲ قرنتیوں ۵: ۲۱۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا" گلتیوں ۳: ۱۳

س ۶۔ پر اگر بنی اسرائیل اور فرعون اُس کے لوگ اِن دو معجزوں کو دیکھ کر بھی اُس پر ایمان نہ لاتے اور اُس کی بات نہ مانتے تو اُس حالت میں خدا نے موسیٰ کو کونسا تیسرا معجزہ دکھلانے کی قدرت دی؟

ج۔ "تو نو دریا کا پانی لے کے خشک زمین میں چھڑکیو اور وہ پانی جو تو دریا سے لیگا۔ خشکی پر لہو ہو جائیگا" آیت ۹ +

س ۷۔ موسیٰ کے ہاتھ سے دریائے نیل کا پانی لہو بن جانے سے کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جس دریا کے پانی پر کل مصری اپنی خوراک کے لئے بھروسہ رکھتے تھے اور جس کی پرستش بھی کل لوگ کرتے تھے۔ وہ لہو بن کر اُن کے کچھ کام نہ آئیگا۔ اِس نشان سے یہ بات ظاہر کی گئی کہ مصر کا معبود اور ملک کی سیرابی سب موسیٰ کے اختیار میں آ گئے ہیں (۲) یہ کہ مصر کے بادشاہ نے بڑی بے رحمی سے اپنے سب لوگوں کو تاکید کر کے کہا تھا۔ کہ عبرانیوں میں جو بیٹا پیدا ہو تو اُسے دریائے نیل میں ڈال دو۔ غیر جس دریا کے پانیوں سے مصری لوگوں نے موسیٰ اور سب عبرانی لڑکوں کو ہلاک کرنے چاہا تھا۔ وہی مصریوں کے لئے لہو بن جائیگا۔ یوں خدا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک کرتا ہے جو پھندہ وہ اُس کے لوگوں کے لئے بناتے ہیں وہ اُسی میں اُن کو پھنساتا ہے +

س ۸۔ باوجودیکہ خدا نے موسیٰ کو یہ بڑے معجزے دکھانے کی قدرت دی۔ مگر پھر بھی وہ فرعون کے پاس جانے سے عذر کرتا ہے۔ اِس کا کچھ بیان کرو؟

ج ؎ تب موسیٰ نے خداوند سے کہا کہ اے میرے خداوند۔ میں فصاحت نہیں رکھتا۔ نہ تو آگے سے اور نہ جب سے کہ تو نے اپنے بندے سے کلام کیا اور میری زبان اور باتوں میں لکنت ہے۔ آیت ۱۰ +

س ۹۔ خدا نے اِس عذر کا کیا جواب دیا؟

ج ؎ آدمی کو زبان کس نے دی؟ اور کون گونگا یا بہرہ یا بینا یا اندھا کرتا ہے؟ کیا میں نہیں کرتا جو خداوند ہوں؟ پس اب تو جا اور میں

تیری بات کے ساتھ ہوں اور جو کچھ تو کہے گا تجھکو سکھا دونگا" آیت ۱۱و۱۲ ٭

س ۱۰ - پھر موسیٰ نے کیا عذر کیا ؟

ج - "اے میرے خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ جس کو چاہے تو اُس کے وسیلے سے بھیج" آیت ۱۳ ٭

س ۱۱ - جب خدا کا غصہ موسیٰ پر بھڑکا تو اُس نے کیا کہا ؟

ج - کیا لاویوں میں سے ہارون تیرا بھائی نہیں ہے - میں جانتا ہوں کہ وہ فصیح ہے اور دیکھ کہ وہ بھی تیری ملاقات کو آتا ہے - اور تجھے دیکھ کے دل میں خوش ہوگا اور تو اُسے کہے گا اور اُسے بتائیگا اور میں تیری اور اُس کی بات کے ساتھ ہوں گا اور تم جو کچھ کرو گے تم کو بتاؤں گا - اور وہ تیرے عوض لوگوں سے باتیں کریگا - اور وہ ہاں - وہی تیری زبان کی جگہ ہوگا اور تو اُس کے لئے خدا کی جگہ ہوگا" آیت ۱۴-۱۶ ٭

س ۱۲ - موسیٰ کے اِن عذروں سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ موسیٰ صرف ایک کمزور کم اعتقاد آدمی تھا - وہ ہمارا ہم جنس تھا - گو کہ وہ بزرگ نبی تھا - تو بھی اُس وقت اُس نے کمزوری و سست اعتقادی ظاہر کی (۲) اُس نے اپنے گناہوں کا بیان لکھا اُس نے اُس کو نہیں چھپایا - یہ ہمارے فائدہ کے لئے لکھا گیا (۳) اُس کی سست اعتقادی کے سبب سے اُس کی عزت کم کی گئی جو عزت بولنے کی اُس کو مل سکتی تھی وہ اُس کے بھائی ہارون کو دی گئی ۔ گنتی ۱۱: ۱۰-۳۰ - (۴) ہم حکم پا کے مشکلات کی طرف نہ دیکھیں بلکہ حکم دینے والے کی طرف دیکھیں ٭

س ۱۳ - موسیٰ نے اپنے خسر تیرو سے کیا عرض کی ؟

ج ۔ میں تیری منت کرتا ہوں۔ مجھے رخصت دے کہ اپنے بھائیوں پاس جو مصر میں ہیں۔ جاؤں اور دیکھوں کہ وہ اب تک جیتے ہیں کہ نہیں یترو نے موسیٰ کو کہا۔ کہ سلامتی سے جا۔" آیت ۱۸ +

س ۱۴ ۔ خدا نے موسیٰ کو مصر کی طرف روانہ ہوتے وقت کیا تسلی بخش خبر دی
ج ۔ یہ کہ وہ سب جو تیری جان کے خواہاں تھے ۔ مر گئے +

س ۱۵ ۔ موسیٰ نے کن لوگوں کو اپنے ساتھ مصر میں لے جانیکا ارادہ کیا؟
ج ۔ اپنی جورو اور اپنے بیٹوں کو +

س ۱۶ ۔ راہ میں خدا نے موسیٰ کو کیوں ہلاک کرنے چاہا؟
ج ۔ اِس لئے کہ اُس نے اپنے بیٹے کا ختنہ خدا کے حکم مطابق نہیں کیا تھا۔ آیت ۲۲ ۔ ۲۴ +

س ۱۷ ۔ اپنے بیٹے کا ختنہ کرانے میں موسیٰ کی غفلت کرنے سے کیا ظاہر ہوتا ہے
ج ۔ (۱) یہ کہ خدا کے کسی حکم کو حقیر نہ جاننا چاہئے نہیں تو خدا ضرور ہم سے ناراض ہوگا۔ (۲) یہ کہ اگر خدا کا کوئی بندہ جیسے اُس نے مثل موسیٰ کے بلند کیا ہو نافرمانی کرے تو اُس کا گناہ خدا کی نظر میں زیادہ سخت گنا جاتا ہے۔ (۳) اگرچہ خدا کی شریعت موسیٰ کے ذریعہ سے آئی پر ہم دیکھتے ہیں کہ خود موسیٰ اُس کے ماننے میں قاصر ٹھہرتا ہے۔ شریعت کی راہ سے کوئی شخص نجات نہیں پا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص مثل موسیٰ کے کسی نہ کسی طرح سے شریعت کو توڑا کرتا ہے (۴) وہ جو اوروں کا سکھانے والا ہے۔ جیسے کہ موسیٰ چاہئے کہ وہ خدا کے حکم ماننے میں غفلت نہ کرے۔ (۵) شاید موسیٰ نے اپنی حبشی عورت کی نارضامندی کے سبب سے اِس حکم کے ماننے میں دیری اور غفلت کی پس چاہئے کہ

کوئی شخص اپنی عورت کی سخت مزاجی اور ناراضگی کے سبب سے خدا کے
حکم کے ماننے میں سُستی نہ کرے ؛

سن ۱۸ - خدا نے موسیٰ کو فرعون کے سامنے کیا کہنا سکھایا ؟

ج ۱۸ یہ کہ خداوند نے یوں فرمایا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے
سو میں تمہیں کہتا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری عبادت
کرے اور اگر تو اُسے جانے نہیں دیتا ہے تو دیکھ میں تیرے بیٹے کو بلکہ تیرے
پہلوٹھے کو مار ڈالوں گا" آیت ۲۲ و ۲۳ ؛

سن ۱۹ - بنی اسرائیل کے خدا کا پہلوٹھا کہلانے سے کیا ظاہر ہوتا ہے ؟

ج (۱) یہ کہ بنی اسرائیل خدا کی نظر میں کیسے پیارے ہیں کہ اُن کو یہ خطاب دیا
گیا رومیوں ۸ : ۲۹ (۲) جب کہ بنی اسرائیل خدا کا پہلوٹھا ٹھہرتا ہے. تو
اِس سے دلالتاً یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا کے اور بھی بیٹے ہیں کیونکہ اگر اور
نہیں ہوتے تو لفظ پہلوٹھا بے معنی ہوتا - رومیوں ۳ : ۲۹ اور ۸ : ۲۹ -
عبرانیوں ۱۲ : ۲۳ و لوقا ۱۵ : ۱۱ - ۳۱ کی تمثیل میں بڑے بیٹے سے بنی اسرائیل
مراد ہیں اور چھوٹے بیٹے سے اور قوم کے ایماندار اور پچھتائے ہوئے لوگ مراد
ہیں ؛

سن ۲۰ - موسیٰ اور ہارون کے ملنے کا حال بیان کرو ؟

ج ۲۰ ہارون بیابان میں جا کے خدا کے پہاڑ پر اُسے ملا - اور اُسے بوسہ دیا
اور موسیٰ نے خدا کی جس نے اُسے بھیجا ساری باتیں اور معجزے کہ جن کا اُس نے
اُسے حکم دیا تھا - ہارون سے بیان کئے " آیت ۲۷ و ۲۸ ؛

سن ۲۱ - جب موسیٰ اور ہارون نے بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو ایک جگہ
جمع کیا تو اُن کو کیا کہا ؟

ج۔ "ہارون نے ساری باتیں جو خداوند نے موسیٰ کو کہی تھیں کہیں اور لوگوں کی آنکھوں کے سامنے معجزے ظاہر کئے۔" آیت ۳۰ *

س ۲۲۔ جب بنی اسرائیل کے بزرگوں نے ہاروں سے یہ سب باتیں سُنیں اور موسیٰ کے ہاتھ سے یہ معجزہ دیکھا تو اُن پر کیا اثر ہوا؟

ج۔ "تب لوگ ایمان لائے اور روئے یہ سُن کے کہ خداوند نے بنی اسرائیل کی خبرگیری کی اور اُن کے دُکھوں پر نظر کی انہوں نے اپنے سر جھکائے اور سجدہ کئے۔" *

س ۲۳۔ جب موسیٰ فرعون کی بیٹی کا بیٹا کہلا کر بنی اسرائیل کے پاس گیا اور اُن پر حکومت کرنے لگا تو کیا اثر ہوا؟

ج۔ کچھ نہیں بلکہ اُس کی بات مطلق نہیں مانی گئی ۲: ۱۳ و ۱۴ *

س ۲۴۔ اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ یہ کہ جب ہم اپنی طرف سے بولیں یا دنیا کے زور سے خدا کا کچھ کام کرنا چاہیں تو لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔ لیکن جب ہم پاک کئے ہوئے دل سے مسیح مصلوب کا بیان کریں تب اثر ہوتا ہے۔ یوحنا ۳: ۱۴ و ۱۵ اور ۱۲: ۳۲ *

پانچواں باب

س ۱۔ موسیٰ اور ہاروں نے بنی اسرائیل کے مصر سے نکل جانے کے بارے میں فرعون سے کیا درخواست کی؟

ج - یہ کہ خداوند اسرائیل کا خدا یوں فرماتا ہے کہ میرے لوگوں کو جانے دے - آیت ۱ +

س ۲ - فرعون نے موسیٰ اور ہارون کی اِس عرض کا کیا جواب دیا ؟

ج "خداوند کون ہے کہ میں اُس کی آواز کو سُنوں کہ بنی اسرائیل کو جانے دُوں ؟ میں خداوند کو نہیں جانتا اور نہ میں بنی اسرائیل کو جانے دونگا" آیت ۲ +

س ۳ - پھر موسیٰ اور ہارون نے فرعون سے کیا عرض کی ؟

ج "ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم تین دن کی راہ بیابان میں جائیں اور خداوند اپنے خدا کے لئے قربانی کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہم میں وبا بھیجے یا ہمیں تلوار سے مارے" آیت ۳ +

س ۴ - فرعون نے اس کا کیا جواب دیا ؟

ج "اے موسیٰ اور ہارون تم اُن لوگوں کو اُن کے کام سے کیوں باز رکھتے ہو ؟ تم اپنے بوجھوں کو جاؤ" - آیت ۴ +

س ۵ - فرعون نے اسرائیلیوں کے محصلوں کو کیا حکم دیا ؟

ج - یہ کہ آیندہ کو تم اُن لوگوں کو اینٹیں تیار کرنے لئے بھوسہ مت دو اور ان کا کام بڑھا دو تاکہ وہ بیہودہ باتوں کی طرف متوجہ نہ ہوں آیت ۶ - ۹ +

س ۶ - فرعون کے محصلوں نے بادشاہ کے حکم کے بموجب بنی اسرائیل سے کیسی بدسلوکی کی ؟

ج "محصلوں نے تقید کیا اور کہا کہ تم اپنا ہر ایک دن کا کام اُسی دن میں جیسا بھس پاتے ہوئے کرتے تھے پورا کرو اور بنی اسرائیل کے

سرداروں کو جنہیں فرعون کے محصلوں نے اُن پر کروڑہ کیا تھا مار اور کہا کہ کیوں تم لوگ اپنی خدمت معیّن جو اینٹ بنانے کی ہے آگے کی مانند آج بھی نہیں کرتے"۔ ۱۳ و ۱۴ +

س ۷ - بنی اسرائیل کے سرداروں نے فرعون کے آگے فریاد کر کے کیا کہا؟

ج - یہ کہ تو اپنے خادموں سے ایسا سلوک کیوں کرتا ہے؟ وہ تیرے خادموں کو بھُس نہیں دیتے اور ہم کو کہتے ہیں کہ اینٹیں بناؤ اور دیکھ تیرے خادموں نے مار کھائی ہے پر قصور تیرے لوگوں کا ہے"۔ آیت ۱۵

س ۸ - فرعون بادشاہ بنی اسرائیل کی اِس فریاد کا کیا جواب دیا؟

ج - تم کاہل ہو تم کاہل ہو اسی لئے تم کہتے ہو کہ ہمیں جانے دے کہ خداوند کے لئے قربانی کریں سو اب تم جاؤ کام کرو کہ بھُس تم کو دیا نہ جائیگا اور اینٹوں کو تم اُسی حساب سے دوگے"۔ آیت ۱۷ و ۱۸ +

س ۹ - جب بنی اسرائیل فرعون کے پاس سے نکل آئے تو انہوں نے موسیٰ اور ہارون سے کیا کہا؟

ج - یہ کہ "خداوند تم کو دیکھے اور انصاف کرے - اِس لئے کہ تم نے ہمیں فرعون کی نظر میں اور اُس کے خادموں کی آنکھوں میں ایسا گھنونا کیا ہے۔ کہ اُنکے ہاتھ میں تلوار دی ہے - کہ وہ ہم کو قتل کرے"۔ آیت ۲۱ +

س ۱۰ - جب بنی اسرائیل کے سرداروں نے موسیٰ اور ہارون پر یوں شکایت کی کہ تو موسیٰ نے کیا جواب دیا؟

ج - "موسیٰ نے اُن سے تو کچھ نہ کہا پر خداوند کے پاس جاکر اُن کی شکایت کا حال بیان کیا"۔ +

س ۱۱ - بنی اسرائیل کے موسیٰ سے شکایت کرنے اور اُس پر الزام لگانے

سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ اُس سے چالیس برس پہلے جب بنی اسرائیل کے ایک شخص نے موسیٰ کو بھلا برا کہا تو وہ مصر سے بھاگ گیا اِس عرصہ میں اُس نے سیکھا تھا کہ ایسی شکایت سے گھبرانا نہ چاہیئے بلکہ خدا کے سامنے جا کر اِس کو پیش کرنا چاہیئے۔ اے پڑھنے والو کیا تم موسیٰ کی اُس پہلی حالت میں ہو۔ یا اُس پچھلی مبارک حالت میں (۲) موسیٰ کو بہ نسبت فرعون کی دشمنی کے بنی اسرائیل کی بیجا شکایت سے زیادہ رنج وغم ہوا سو ہمارے منجی خداوند یسُوع مسیح نے بنی اسرائیل سے بہ نسبت غیر قوم والوں کے زیادہ دُکھ پایا (۳) اُس وقت موسیٰ اور بنی اسرائیل کو یہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ خدا ایک دم میں فرعون بادشاہ کو کیوں ہلاک نہیں کرتا خدا نے یوں صبر سے اپنے لوگوں کو بیابان کے دکھ کیلیئے تیار کیا اور فرعون بادشاہ کی سخت دلی کو ظاہر کیا۔ کہ پیچھے سے اُس کی ہلاکت واجبی طور سے ظاہر ہو یوحنا ۱۳: ۷ (۴) اگرچہ توریت میں بنی اسرائیل کی بیجا شکائیتوں اور سخت دلی کا بہت بیان پایا جاتا ہے۔ تو بھی انہوں نے اِس کتاب کو الہامی قبول کیا۔ کیا یہ توریت کے الہامی ہونے کا ایک پختہ ثبوت نہیں ہے ؟

س ۱۲۔ فرعون بادشاہ کی مخالفت اور بنی اسرائیل کے ساتھ بدسلوکی کرنے کی کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ اگر وہ اُن کے ساتھ یوں بدسلوکی نہ کرتے وہ ملک مصر سے نکل جانے پر راضی نہ ہوتے اگر مصر میں اُن پر اتنی مصیبتیں آئی تھیں تو بھی بیابان میں کبھی کبھی مصر کو لوٹ جانے کی خواہش کی۔ گنتی ۱۱: ۴و ۵۔

(۲) ہر ایک بنی آدم بذاتہ شیطان کی ایسی سخت غلامی میں پھنسا ہُوا ہے جیسا کہ بنی اسرائیل فرعون بادشاہ کی غلامی میں دُکھ اور مصیبت اٹھاتے تھے۔ بنی اسرائیل کو چھوڑنا نہیں چاہا بلکہ اُن کو اپنی گرفتاری میں ابد تک رکھنے کی کوشش کی وَیسا ہی شیطان ہم میں سے کسی کو اپنے ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا۔ اور جس قدر کوئی شیطان سے رہائی پانے کی کوشش کرتا ہے اُسی قدر شیطان زیادہ زور کرتا ہے۔ (۴) بنی اسرائیل اپنے زور سے فرعون بادشاہ کی غلامی سے چھٹکارا نہیں پا سکے جب وہ اپنی ساری تدبیروں سے بالکل لاچار اور ناامید ہو گئے تب خدا نے موسیٰ کے ہاتھ سے انہیں رہائی دی۔ جب ہم شیطان کی غلامی سے چھٹکارا پانے کے لئے ساری انسانی تدبیروں سے نااُمید ہو جائیں تب ہم خداوند یسُوع مسیح کے ذریعے سے چھٹکارا پائیں گے (۵) جب بنی اسرائیل نے فرعون سے خدا کی بندگی کے لئے بیابان میں جانیکی اجازت مانگی۔ تو وُہ اُن کی اِس خواہش کو بیہودہ بات سمجھے آج کل بھی مسیح مصلوب کی بندگی اِس دنیا کے سرداروں اور عالموں کی نظر میں بیہودہ اور بیوقوفی سمجھی جاتی ہے۔ ۱ قرنتیوں ۱: ۱۸۔ ۲۰۔ اعمال ۲۵: ۱۹ (۶) جس قدر کوئی خدا سے مخالفت کرے اُسی قدر خدا اُس کو ہلاک کرنے سے اپنی بزرگی اور منصفی ظاہر کرتا ہے (۷) فرعون اپنی سخت دلی اور مخالفت کی وجہ خود بتاتا ہے کہ "میں خداوند کو نہیں جانتا" آیت ۲۔ خدا کو نہ جاننا گناہ اور بے اعتقادی کی وجہ ہے۔ یوحنا ۸: ۱۹ اور ۱۵: ۲۱ اور ۱۶: ۳۔ رومیوں ۱۰: ۲۔ ۱ تمطاؤس ۱: ۱۳ ✦

چھٹا باب

س ۱۔ خدا نے موسیٰ سے اپنے نام یہوواہ کا کیا ذکر کیا؟

ج ۔ یہ میں نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب پر خدائے قادر مطلق کے نام سے اپنے تئیں ظاہر کیا۔ اور یہوواہ کے نام سے اُن پر ظاہر نہ ہُوا آیت ۳۔

س ۲۔ کیا یہ نام یہوواہ۔ ابرہام و اضحاق اور یعقوب کو معلوم نہ تھا؟

ج ۔ ہاں۔ یہ نام اُن کو معلوم تھا لیکن اِس کے خاص اور پورے اور کامل معنے اُن پر ظاہر نہیں کئے گئے۔ جیسا کہ اب خدا نے اُس کے معنی موسیٰ پر ظاہر کئے۔ خدا کے کسی نام سے واقف ہونا اور بات ہے اور اُس نام کے خاص اور مخفی معنی جاننا اور بات ہے۔ یہوواہ سے وہ خاص رشتہ اور یگانگت مراد ہے۔ جو خدا اپنے لوگوں سے رکھتا ہے۔ اِس سے پیشتر یہ نام معلوم تھا۔ لیکن اب موسیٰ اور بنی اسرائیل پر خدا نے اُس کے مخفی و محبّت آمیز معنی ظاہر کئے۔ اِس نام سے خداوند اپنے نام کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس بات کی نظیر یُوحنّا ۱: ۲۱ و ۳۳ میں پائی جاتی ہے۔ یُوحنّا بپتسمہ دینے والا خداوند یسوع مسیح کو بچپن سے جانتا تھا۔ تو بھی اِس کے بپتسمہ کے وقت کہتا ہے کہ "میں تو اُسے نہ جانتا تھا" یعنی وہ اب تک یسوع کو یہوواہ خدا کا بیٹا نہ جانتا تھا پر اب میں اُس کو جانتا ہوں۔ یُوحنّا نے پہلے ایک طور سے یسوع کو جانا۔ اب اور طور

سے۔ سو موسیٰ۔ ابرہام۔ اضحاق اور یعقوب کے خدا یہوداہ کا نام جانتا تو تھا۔ مگر اس وقت سے نئے طور سے بڑی صفائی اور رونق کے ساتھ یہ نام اور اُس کے معنی اُس پر اور بنی اسرائیل پر ظاہر کئے گئے۔

س ۳۔ خدا نے موسیٰ کو کون سی تسلی بخش باتیں کہیں؟

ج (۱) یہ کہ میں نے بنی اسرائیل کے کراہنے کو سُنا ہے۔ آیت ۵ (۲) یہ کہ میں تمہیں مصریوں کے بوجھ سے چھڑاؤں گا آیت ۶ (۳) یہ کہ میں تمہیں اپنی قوم کروں گا اور میں تمہارا خدا ہوں گا۔ آیت ۷ (۴) یہ کہ میں تمہیں اس سرزمین میں لاؤں گا کہ جس کی بابت میں نے قسم کھائی ہے۔ کہ اُسے ابرہام اضحاق اور یعقوب کو دونگا اور میں اُسے تمہاری میراث کر دوں گا خداوند میں ہوں"۔ آیت ۸ +

س ۴۔ جب موسیٰ نے یہ چار تسلّی بخش باتیں بنی اسرائیل کو سنائیں تو اُن کے دلوں پر کیا اثر ہوا؟

ج۔ کچھ نہیں " وہ دل کی تنگی اور محنت کی شدت سے موسیٰ کے سُننے والے نہ ہوئے"۔ آیت ۹ +

س ۵۔ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ یہ کہ کبھی کبھی غم کے مارے ہمارے دل ایسے سخت اور سُن ہو جاتے ہیں کہ خدا کی تسلی بخش آواز سنائی نہیں دیتی ہے +

س ۶۔ جب خدا نے موسیٰ کو حکم دیا کہ "جا اور شاہِ مصر فرعون سے کہہ کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے باہر جانے دے۔ تب موسیٰ نے کیا جواب دیا؟

ج " دیکھ بنی اسرائیل نے تو میری نہ سُنی پس میں جو نامختون ہونٹ رکھتا ہوں فرعون میری کیوں کر سُنے گا"۔ آیت ۱۲ +

س ۷ - موسیٰ کی بے دلی اور ناامیدی سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج - یہ کہ جب تک بے دلی دُور نہ ہوئی - تب تک وہ فرعون کے سامنے جانے کے قابل نہ تھا - پس جب تک کہ ہمارے دل میں ایسا ڈر باقی ہو - تب تک ہم شیطان اور گناہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں (۲) شیطان کی ہوشیاری ظاہر ہوتی ہے - جب وہ خدا کے بندے کے دل کو چھوٹا کر دیتا ہے - تو جانتا ہے کہ بس اب وہ بندہ خدا کے لئے کچھ کام نہیں کر سکتا۔

س ۸ - جو باتیں خدا نے موسیٰ سے کہیں - اُن سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں

ج - یہ کہ خدا اس طرح سے اپنے بندوں کو اپنی خدمت کے لئے تیار کرتا ہے مثلاً کیسے صبر اور محبت کے ساتھ موسیٰ اور ہارون اور اسرائیل کے بزرگوں کو فرعون بادشاہ کے سامنے جانے کے لئے تیار کیا (۲) خدا کے ناموں سے ہم کو اُسی قدر تسلّی حاصل ہوتی ہے - جس قدر ہم اپنے تجربہ سے اس نام کے معنی جانتے ہیں - افسوس کہ ہم اکثر ایسے نام سنتے ہیں لیکن اُن کے مخفی اور تسلّی بخش معنی نہیں جانتے (۳) کتنی دفعہ خدا ان آیتوں میں فرماتا ہے - کہ میں تمہارے لئے اے بنی اسرائیل سب کچھ کر دوں گا - میں چھڑاؤنگا میں آزادگی بخشوں گا - میں رہائی دُوں گا - خدا سب کچھ کرے گا - بنی اسرائیل کو صرف یقین کر لینا اور خدا کو ماننا تھا - آیت ۶ - ۸ ٭

س ۹ - بنی اسرائیل کے آبائی خاندانوں کا بیان اس جگہ پر کیوں درج ہے

ج - اس لئے کہ موسیٰ اور ہارون کے خاندان کا بیان ہو - وہ اب سے بنی اسرائیل کے ہادی اور سردار ہوں گے سو اُن کے خاندان اور اُن کے بزرگوں کا کچھ بیان کرنا چاہیے تھا -

س ۱۰ - موسیٰ اور ہارون کس فرقہ اور خاندان کے تھے؟

ج ۔ لاوی کے ۔ آیت ۱۶ ۔ ۲۰ +

س ۱۱ ۔ بنی اسرائیل کے اِس نسب نامہ سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے ۔

ج ۔ یہ کہ اگرچہ وہ سخت غلامی میں پڑے تھے ۔ تو بھی خدا کی نظر میں وہ پیارے تھے ۔ وہ اُن کو گن لیتا ہے ۔ وہ اُن غلاموں کے بیچ میں کھڑا ہو کے گویا کہتا ہے ۔ کہ یہ میرے لوگ ہیں ہَیں اُن کو اپنے لوگ کہنے سے شرماتا نہیں ۔ گو کہ وہ ایسے لسپت حال اور مصیبت زدہ ہیں ۔ عبرانیوں ۲: ۱۱ ۔ ۱۸ +

ساتواں باب

س ۱ ۔ خداوند نے موسیٰ سے کیا عجیب وعدہ کیا ؟

ج ۔ یہ کہ " دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا ۔ تو سب کچھ جو میں تجھے حکم کروں ۔ سو تو کہنا اور تیرا بھائی ہارون فرعون سے کہیگا کہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے " آیت ۱ و ۲ +

س ۲ ۔ اِس کے معنی کیا ہیں ؟

ج ۔ یہ کہ خدا نے موسیٰ کو ایسا اختیار دیا کہ وہ فرعون بادشاہ کے سامنے خدا سا ہوا ۔ خداوند اُس کے وسیلے سے کام کرتا تھا ۔ وہ خداوند کا ہاتھ اور زبان ہوا ۔ جو کچھ موسیٰ بولتا تھا ۔ سو خدا بولتا تھا ۔ کیونکہ موسیٰ خدا سے پیغام پاکر بولتا تھا ۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا تھا +

س ۳ ۔ جس وقت موسیٰ اور ہارون نے فرعون سے گفتگو کی ۔ اُس وقت اُن کی عمر کتنے کتنے برس کی تھی ؟

ج۔ موسیٰ اسی برس اور ہارون تراسی برس کا تھا +

س ۴۔ جب ہارون نے اپنا عصا فرعون کے آگے پھینکا اور وہ سانپ ہو گیا تو فرعون نے کیا کیا؟

ج۔ اُس نے اپنے جادوگروں کو بلا کر اُن سے بھی یہ کروایا یعنی اُن میں سے ہر ایک نے اپنا اپنا عصا پھینکا اور وہ سانپ ہو گیا +

س ۵۔ پھر کیا ہُوا؟

ج۔ یہ کہ ہارون کا عصا اُن سب کے عصاؤں کو نگل گیا۔ آیت ۱۲ +

س ۶۔ موسیٰ نے کونسا دوسرا معجزہ دکھایا؟

ج۔ یہ کہ اُس نے وہ عصا دریا کے پانی پر مارا اور دریا کا پانی لہو ہو گیا آیت ۱۵-۲۱ +

س ۷۔ پھر مصر کے جادوگروں نے کیا کیا؟

ج۔ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا +

س ۸۔ کس کی قدرت سے انہوں نے یہ کیا؟

ج۔ شیطان کی۔ ۲ تسلونیقیون ۲: ۸ و ۱۲ + ۱ تمطاؤس ۱: ۲۰ + ۲ تمطاؤس ۳: ۱۳ + ۲ پطرس ۲: ۱ + مکاشفات ۱۶: ۱۴ +

س ۹۔ فرعون کے دل پر کیا اثر ہوا؟

ج۔ اُس کا دل اور بھی سخت ہوا +

س ۱۰۔ انجیل میں اِن مصری جادوگروں کا کیا ذکر پایا جاتا ہے؟

ج۔ اور جس طرح کہ ینیس اور یمبریس نے موسیٰ کا سامنا کیا اسی طرح یہ بھی سچائی کے مخالف خراب عقل اور ایمان کی بابت نامقبول ہیں پر وہ آگے نہ بڑھیں گے۔ اس واسطے کہ اُن کی نادانی سب پر ظاہر ہو جائیگی۔

جس طرح سے اُن کی بھی ہوئی" ۲ تمطاؤس ۳: ۸ و ۹ +

س ۱۱۔ کیا انجیل میں اور جادوگروں کا بھی کچھ ذکر ہے ؟

ج۔ ہاں۔ اعمال ۸: ۹-۱۱- اور ۱۶: ۱۶-۱۹ +

س ۱۲۔ آخری دنوں میں شیطان کیا کیا عجائبات دکھائیگا ؟

ج "جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے اور ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے" متی ۲۴: ۲۴ + ۲ تسلونیقیوں ۲: ۸ تا ۱۰ مکاشفات ۹: ۲۰ اور ۱۳: ۱۳-۱۴

آٹھواں باب۔

س ۱۔ موسیٰ نے کون سے دوسرے معجزے سے فرعون بادشاہ کے دل کو نرم کرنے چاہا کہ بنی اسرائیل کو ملک مصر سے جانے دے ؟

ج "ہارون نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے اور مصر کی زمین چھپا دی۔" آیت ۶ +

س ۲۔ مصری جادوگروں نے کیا کیا ؟

ج۔ جادوگروں نے بھی اپنے جادوؤں سے ایسا ہی کیا اور مصر کی زمین پر مینڈک چڑھ آئے۔" آیت ۷ +

س ۳۔ فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلا کر کیا کہا ؟

ج "خداوند سے شفاعت کرو کہ مینڈکوں کو مجھ سے اور میری رعیت سے دفع کرے اور میں اُن لوگوں کو جانے دوں گا تاکہ وہ خداوند کے قربانی

کریں۔" آیت ۸ +

س ۴۔ جب موسیٰ نے یوں شفاعت کی تو کیا ہوا؟

ج "خداوند نے موسیٰ کی دعا کے موافق کیا۔ اور مینڈک گھروں اور گاؤں اور کھیتوں میں سے مر گئے۔" آیت ۱۳

س ۵۔ جب فرعون نے دیکھا کہ مہلت ملی تو پھر کیا کیا؟

ج "اس نے اپنا دل سخت کیا۔" آیت ۱۵ +

س ۶۔ خدا نے کونسا تیسرا معجزہ دکھایا کہ فرعون ہوش میں آکے بنی اسرائیل کو ملک مصر سے جانے دے؟

ج "ہارون نے اپنا ہاتھ عصا کے ساتھ بڑھایا اور زمین کی گرد کو مارا اور وہ انسان اور حیوان پر جوئیں بن گئیں اور سب گرد زمین کی تمام ملک مصر میں جوئیں ہو گئیں۔" آیت ۱۷ +

س ۷۔ پھر مصری جادوگروں نے کیا کیا؟

ج "جادوگروں نے بھی چاہا۔ کہ اپنے جادوؤں سے جوئیں نکالیں پر نکال نہ سکے اور انسان اور حیوان کو جوئیں لپٹ رہی تھیں۔" آیت ۱۸ +

س ۸۔ جادوگروں نے فرعون سے کیا کہا؟

ج "یہ خدا کی قدرت ہے اور فرعون کا دل سخت ہو گیا اور وہ جیسا خداوند نے کہا تھا اُن کا شنوا نہ ہوا۔" آیت ۱۹ +

س ۹۔ اب جب کہ جادوگروں نے مان لیا کہ موسیٰ کی قدرت خدا کی قدرت ہے تو اُن کو اور فرعون کو کیا کرنا چاہئے تھا؟

ج۔ اب اُن کو توبہ کر کے موسیٰ کی بات کو تسلیم کرنا چاہئے تھا +

س ۱۰۔ کیا ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اِس بات کی طرف کچھ اشارہ کیا؟

ج - ہاں - اُس نے فریسیوں سے یہ کہا۔ "اگر میں خدا کی اُنگلی سے دیوؤں کو نکالتا ہوں تو بیشک خدا کی بادشاہت تمہارے پاس آپہنچی"۔ لوقا ۱۱: ۲۰ + متی ۱۲: ۲۸ +

س ۱۱ - خدا نے کونسا چوتھا معجزہ دکھایا؟

ج "فرعون کے گھر اور اُس کے نوکروں کے گھروں اور سارے ملک مصر میں مچھروں کے غول آئے کہ زمین مچھروں کے غول سے خراب ہوگئی"۔ آیت ۲۰، ۲۴

س ۱۲ - اِس معجزے سے فرعون پر کیا اثر ہوا؟

ج "تب فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلایا اور کہا کہ تم جاؤ اور اپنے خدا کے لئے اِس زمین میں قربانی کرو"۔ آیت ۲۵ +

س ۱۳ - موسیٰ نے کیا جواب دیا؟

ج "موسیٰ نے کہا یوں کرنا لائق نہیں کہ ہم خداوند اپنے خدا کے لئے وہ قربانی کریں جس سے مصری نفرت رکھتے ہیں۔ سو اگر ہم مصریوں کی آنکھوں کے آگے وہ قربانی کریں۔ جس سے وہ بیزار ہیں تو کیا وہ ہمیں سنگسار نہ کریں گے؟ پس ہم تین دن کی راہ بیابان میں جائیں گے اور اپنے خدا کے لئے جیسا وہ ہم کو فرمائیگا۔ قربانی کریں گے"۔ آیت ۲۶-۲۷ +

س ۱۴ - فرعون نے کیا اجازت دی؟

ج "فرعون بولا کہ میں تمہیں جانے دوں گا۔ تاکہ تم خداوند اپنے خدا کے لئے بیابان میں قربانی کرو۔ لیکن تم بہت دور مت جاؤ میرے لئے شفاعت کرو"۔ آیت ۲۸ +

س ۱۵ - جب موسیٰ نے فرعون کے لئے شفاعت کی تو کیا نتیجہ ہؤا؟

ج "خداوند نے موسیٰ کی عرض کے موافق کیا اور اُس نے مچھروں کے غولوں

کو فرعون اور اُس کے نوکروں اور اُس کی رعیت پر سے دُور کیا کہ ایک بھی نہ رہا۔" آیت ۳۱ +

س ۱۶ - فرعون پر کیا اثر ہوا ؟

ج :- "فرعون نے اِس بار بھی اپنا دل سخت کیا۔ اُن لوگوں کو ہرگز جانیکی رخصت نہ دی۔" آیت ۳۲ +

نواں باب

س ۱ - خدا نے موسیٰ کے ذریعہ سے مصر میں کون سا پانچواں معجزہ دکھایا کہ فرعون بادشاہ بنی اسرائیل کو جانے کی اجازت دے ؟

ج - مصریوں کے سب مویشی مارے گئے - آیت ۳-۶ +

س ۲ - خدا نے اُس وقت بنی اسرائیل کو کونسی خاص پروردگاری اور قدرت دکھائی ؟

ج - یہ کہ بنی اسرائیل کے مویشی سے ایک بھی نہ مرا +

س ۳ - اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟

ج - یہ کہ وبا اور مری میں خدا کبھی کبھی اپنے لوگوں میں اور غیروں میں فرق کرتا ہے وہ یہ فرق کر سکتا ہے اور اگر کوئی خاص سبب ہو تو وہ ضرور کرے گا۔

س ۴ - جب فرعون بادشاہ نے یہ عجوبہ دیکھا کہ مصریوں کے سب مویشی مارے گئے اور اسرائیلیوں کے مویشی سے ایک بھی نہ مرا تو اُسکے دل پر کیا اثر ہوا

ج - اُس کا دل اور بھی سخت ہوا - آیت ۷ +

س۵ - اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟

ج - یہ کہ جس انتظام سے خدا لوگوں کے دلوں کو نرم کیا چاہتا ہے اُسی سے وہ کبھی کبھی اور بھی سخت بن جاتے ہیں +

س۶ - خدا نے کونسا چھٹا معجزہ فرعون بادشاہ کے سامنے دکھایا؟

ج - "موسیٰ نے بھٹی کی راکھ آسمان کی طرف پھینک دی اور وہیں آدمی اور بہائم کے بدن پر پھوڑے اور پھپھولے پیدا ہو گئے" آیت ۱۰ +

س۷ - اِس معجزہ سے جادوگروں پر کیا اثر ہوا ؟

ج - "جادوگر پھوڑوں کے سبب سے موسیٰ کے آگے کھڑے نہ رہ سکے کہ جادوگروں اور سارے مصریوں پر پھوڑے تھے" آیت ۱۱ +

س۸ - جب جادوگر موسیٰ کے سامنے کھڑے نہ رہ سکے تو اِس سے فرعون اور مصریوں کو کیا نتیجہ نکالنا چاہئے تھا؟

ج - یہ کہ خدا موسیٰ کے ساتھ ہے اور وہ خدا کی طرف سے یہ سب کچھ کرتا ہے اور جن جادوگروں پر ہم نے اب تک بھروسہ رکھا - وہ سب جھوٹے اور ناقص ہیں - لیکن برعکس اِس کے فرعون کا دل اور بھی سخت ہوا +

س۹ - پھر جب فرعون یہ چھ معجزہ دیکھ کر بھی سخت دل اور گردن کش ہی بنا رہا تو خدا نے اُس کو کیا سزا دی ؟

ج - خدا نے سزا کی راہ سے اُس کے دل کو اور بھی سخت کر دیا - آیت ۱۲ - پس جب کوئی شخص خدا کی نہیں سنتا - حالانکہ خدا بار بار اور طرح طرح سے اُس کو سمجھاتا ہے - تب خدا آخرکار اُس شخص کو چھوڑ دیتا ہے - اور اُس کا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو جاتا ہے متی ۱۳: ۱۲-۱۵ - رومیوں ۱: ۲۴ و ۲۶ و ۲۸ +

س ۱۰۔ خدا نے فرعون بادشاہ اور اُس کی ساری رعیت پر اپنی ساری بلائیں نازل کرنیکا کیا مقصد بتایا؟

ج "اِس لئے .... کہ تو جانے کہ تمام روئے زمین میں میری مانند کوئی نہیں۔ اور اب میں اپنا ہاتھ بڑھاؤں گا۔ اور تجھے اور تیری رعیت کو وبا سے ماروں گا اور تو زمین پر سے ہلاک ہو گا اور میں نے تجھے فی الحقیقت اِس لئے برپا کیا ہے۔ کہ اپنی قوت تجھ پر دکھاؤں تاکہ میرا نام سارے جہان میں مذکور ہو" آیت ۱۴-۱۶ *

س ۱۱۔ کیا خدا کے یہ دو مقصد کہ فرعون کے ذریعہ سے اُس کے نام کا سارے جہان میں ذکر ہوئے (آیت ۱۶) اور کہ یہ بات ظاہر ہو کہ تمام روئے زمین میں اُس کی مانند کوئی نہیں (آیت ۱۴) پورے ہو گئے؟

ج۔ ہاں فرعون کے وسیلے سے خدا کی قدرت کی ایسی نظیر ملگئی کہ وہ اب تک یہودیوں مسیحیوں اور محمدیوں میں بہت مشہور ہے۔ جو معجزے خدا نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے۔ وہ پولوس کے وقت مشہور تھے اِس لئے پولوس اُس کو خدا کی قدرت کا نمونہ ٹھہرا کے اُن کا یہ ذکر کرتا ہے "کیونکہ کتاب میں وہ فرعون سے کہتا ہے کہ میں نے اِسی لئے تجھے برپا کیا ہے کہ تجھ پر اپنی قدرت ظاہر کروں اور میرا نام تمام روئے زمین پر مشہور ہو" رومیوں ۹: ۱۷ اور خدا نے فرعون بادشاہ کو ہر زمانہ کے بادشاہوں اور حاکموں کے لئے ایک عبرت کا نمونہ برپا کیا ہے۔ زبور ۱۳۶: ۱۰-۱۲ اور ۷۸: ۴۳-۵۱ *

س ۱۲۔ خدا نے موسیٰ کے ذریعے سے کونسا ساتواں معجزہ دکھایا؟

ج "موسیٰ نے اپنا عصا آسمان کی طرف اُٹھایا اور خداوند نے گرجا اور اولے بھیجے اور آگ زمین پر چلتی تھی اور خداوند نے مصر کی زمین پر اولے برسائے

پس اولے گرے اور اولوں میں آگ لپٹی ہوئی تھی اِس شدت سے کہ ایسا تمام ملکِ مصر میں جب سے کہ وہ آباد ہوا نہ تھا اور اولوں نے سارے ملک مصر میں ان کو جو میدان میں تھے۔ کیا انسان اور کیا حیوان سب کو مارا اور اولوں سے میدان کی سبزی سب ماری گئی اور میدان کے سارے درخت ٹوٹ گئے مگر فقط جشن کی زمین میں جہاں بنی اسرائیل تھے اولے نہ پڑے "آیت ۲۲-۲۶

س ۳۱۔ اِس معجزے سے فرعون پر کیا اثر ہوا؟

ج ۔ فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلوایا اور انہیں کہا کہ میں نے اِس دفعہ گناہ کیا۔ خداوند عادل ہے میں اور میری قوم گنہگار ہیں۔ خداوند سے شفاعت کرو کہ آگے کو اِس طرح سے نہ گرجے اور اولے نہ گریں تب میں تمہیں جانے دونگا اور تم اِس سے آگے یہاں نہیں رہنے کے۔" آیت ۲۷ و ۲۸ *

س ۳۴۔ موسیٰ نے فرعون کی عرض کا کیا جواب دیا؟

ج ۔ تب موسیٰ نے اُسے کہا کہ میں شہر سے باہر نکلتے ہوئے خداوند کے آگے ہاتھ اُٹھاؤں گا اور گرجنا موقوف ہو جائے گا اور اولے بھی موقوف ہونگے تاکہ تو جانے کہ زمین خداوند ہی کی ہے۔ اور موسیٰ نے فرعون پاس سے شہر کے باہر جا کے خداوند کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ سو گرجنا اور اولے موقوف ہو گئے اور مینہ جو زمین پر پڑتا تھا تھم گیا۔" آیت ۲۹ و ۳۳ *

س ۳۵۔ جب فرعون نے دیکھا کہ مینہہ اور اولے اور گرجنا موقوف ہوئے تو کیا کیا؟

ج ۔ پھر سرکشی کی اور اُس نے اور اُس کے نوکروں نے اپنا دل سخت کیا۔ اور فرعون کا دل پتھر ہو گیا اُس نے ہرگز بنی اسرائیل کو جیسا کہ خداوند نے موسیٰ کی معرفت کہا تھا۔ جانے کی رخصت نہ دی۔" آیت ۳۴ و ۳۵ *

دسواں باب

س ۱۔ خدا نے موسیٰ کو فرعون کے دل کے سخت کرنے کی جو وجہ بتائی اُس کا بیان کرو؟

ج۔ یہ کہ بنی اسرائیل جانیں کہ خداوند یہوواہ اُن کا خدا ہے۔ آیت ا و ۲ ✦

س ۲۔ جب موسیٰ نے فرعون کو خدا کی طرف یوں کہا کہ اگر تو میرے لوگوں کو نہ جانے دے گا۔ تو دیکھ کل میں تیرے سارے ملک میں ٹڈیاں بھیجوں گا تو فرعون کے نوکروں نے اُس کو کیا صلاح دی؟

ج "کب تک ہم اِس مرد کے پھندے میں رہیں؟ اُن لوگوں کو جانے دے تاکہ وہ خداوند اپنے خدا کی عبادت کریں۔ اب تک تجھے خبر نہیں کہ مصر اُجڑ گیا؟" آیت ۷ ✦

س ۳۔ جب فرعون نے موسیٰ سے پوچھا کہ کون سے لوگ ہیں جو جائیں گے۔ تو موسیٰ کیا بولا؟

ج "ہم اپنے جوانوں اور اپنے بوڑھوں اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں اور اپنے گلوں اور اپنے گائے بیلوں سمیت جائیں گے کہ ہم کو ضرور ہے کہ اپنے خدا کی عید کریں" آیت ۹ ✦

س ۴۔ کیا فرعون نے موسیٰ کی اس عرض کو منظور کیا؟

ج۔ نہیں بلکہ یہ کہا کہ "ایسا نہ ہوگا۔ اب تم جو مرد ہو۔ سو جاؤ اور خداوند کی عبادت کرو کہ تمہاری خواہش یہ تھی۔ پس وہ فرعون کے آگے سے دھکے

کھا کے نکالے گئے" آیت ۱۱ +

س ۵۔ فرعون نے اسرائیلی بچوں کو کیوں جانے نہ دیا؟

ج۔ اُس نے یہ خیال کیا کہ اگر اسرائیلی اپنے بچوں کو مصر میں چھوڑ دیں گے تو وہ ضرور لوٹینگے اور پھر میرے غلام بن گئے +

س ۶۔ خدا نے کون سا آٹھواں معجزہ موسیٰ کے ذریعہ سے دکھایا؟

ج۔ ٹڈیاں تمام مصر پر آئیں اور مصر کی تمام اطراف پر بیٹھیں اور ایسی بیشمار تھیں کہ سارا روئے زمین اُن سے چھپ گیا اور تمام ملک مصر میں کسی درخت پر اور میدان کی گھاس میں سبزی نہ چھوٹی۔ آیت ۱۲: ۱۵+ یوئیل ۲: ۱-۱۰ مکاشفات ۹: ۳-۱۱ +

س ۷۔ اِس معجزہ سے فرعون پر کیا اثر ہوا اور موسیٰ اور ہارون سے کیا کہا؟

ج۔ میں خداوند تمہارے خدا کا اور تمہارا گنہگار ہوں۔ سو اب میں تمہاری منت کرتا ہوں فقط اس مرتبہ میرا گناہ بخشو اور خداوند اپنے خدا سے شفاعت کرو کہ فقط اسی موت کو مجھ سے دُور کرے" آیت ۱۶ و ۱۷۔

س ۸۔ موسیٰ نے فرعون کے اِس کہنے کے مطابق کیا کیا؟

ج۔ اُس نے "خداوند سے شفاعت کی اور خدا نے پچھوا آندھی بھیجی جو ٹڈیوں کو لے گئی اور دریائے قلزم میں ڈال دیا اور مصر کی تمام اطراف میں ایک ٹڈی نہ رہی" آیت ۱۸ و ۱۹ +

س ۹۔ پھر جب فرعون کا دل سخت ہوا تو خدا نے کون سا نواں معجزہ دکھایا

ج۔ موسیٰ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھایا اور تین دن تک سارے ملک مصر میں عجب اندھیرا رہا۔ انہوں نے آپس میں کسی نے کسی کو نہ دیکھا اور نہ کوئی تین دن تک اپنی جگہ سے ہلا۔ پر سارے بنی اسرائیل کے مکانوں

میں اجالا تھا۔" آیت ۲۲ و ۲۳ ÷

س ۱۰۔ اِس معجزہ پر فرعون نے موسیٰ کو بلا کر کیا کہا؟

ج:۔ "تم جاؤ۔ خداوند کی عبادت کرو۔ فقط تمہارے گلے اور تمہارے گائے بیل یہاں رہیں۔ تمہارے بچے بھی تمہارے ساتھ جائیں۔" آیت ۲۴ ÷

س ۱۱۔ موسیٰ نے فرعون کو کیا جواب دیا؟

ج:۔ "ہمارے مویشی بھی ہمارے ساتھ جائینگے اور ایک کھر بھی نہ چھوڑا جائیگا۔ کیونکہ ہمیں ضرور ہے کہ ان میں سے خداوند اپنے خدا کی عبادت کے لئے لیں۔" آیت ۲۶ ÷

س ۱۲۔ آخر کو فرعون بالکل سخت دل ہو کے موسیٰ سے کیا بولا؟

ج:۔ "میرے سامنے سے جا۔ آپ سے ہوشیار رہ۔ پھر میرا منہ دیکھنے کو مت آئیو۔ کیونکہ جس دن تو میرا منہ دیکھیگا۔ تو مر جائیگا۔" آیت ۲۸ ÷

س ۱۳۔ موسیٰ نے فرعون کی اِس سخت بات کا کیا جواب دیا؟

ج:۔ "تو نے اچھا کہا میں پھر تیرا مُنہ نہ دیکھوں گا۔" آیت ۲۹ ÷

گیارھواں باب

س ۱۔ بنی اسرائیل نے مصر سے نکل جانے سے پہلے مصریوں سے کیا مانگ لیا؟

ج:۔ ہر ایک مرد اپنے پڑوسی اور ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن عاریت[1] لے۔" آیت ۲ ÷

س ۲۔ کیا مصریوں نے اسرائیلیوں کو اپنے سونے روپے کے برتن دیئے

---

[1] عاریت لینے کا ٹھیک ترجمہ مانگ لینا ہے ÷

ج۔ ہاں۔ خداوند نے اُن لوگوں کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشی ہو سیٰ بھی زمین مصر میں فرعون کے خادموں کے نزدیک اور لوگوں کی نگاہ میں بزرگ تھا۔" آیت ۳ ۔

س ۳۔ اس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ خدا مالک ہے۔ سونا اور روپا اُسی کا ہے۔ وہی دیتا ہے اور پھر جب چاہے لے سکتا ہے (۲) اسرائیلیوں نے سینکڑوں برس سے مصریوں کی خدمت مفت کی تھی۔ اب ایک طور سے خداوند اُن کو اُنکی محنت کی مزدوری دلواتا ہے۔ (۳) خداوند دشمنوں کے دلوں کو اپنے لوگوں کی طرف رجوع کرا سکتا ہے کہ وہ اُن کی مدد کریں ۔

س ۴۔ خدا نے مصر میں کون سا دسواں اور آخری معجزہ دکھایا؟

ج۔ موسیٰ نے کہا کہ خداوند یوں کہتا ہے۔ کہ میں آدھی رات کو نکل کے مصر کے بیچوں بیچ جاؤں گا اور زمین مصر میں سارے پہلوٹھے فرعون کے پہلوٹھے سے جو تخت پر بیٹھا ہے لیکے اس لونڈی کے پہلوٹھے تک جو چکی کی اوٹ میں ہے اور سارے چار پایوں کے پہلوٹھے مر جائیں گے اور ساری مصر کی زمین میں ایسا بڑا ماتم ہوگا کہ جیسا کبھی نہ ہوا تھا نہ کبھی پھر ہوگا۔ لیکن سارے بنی اسرائیل پر ایک کتا بھی اپنی جیبھ نہ ہلائیگا۔ نہ تو انسان پر اور نہ حیوان پر تاکہ تم جانو کہ خداوند کیونکر مصریوں اور اسرائیلیوں میں فرق کرتا ہے۔" آیت ۴ - ۷ ۔

س ۵۔ کیا آخری معجزہ ویسا ہی ہوا۔ جیسا کہ موسیٰ نے کہا تھا؟

ج۔ ہاں۔ ۱۲: ۲۹ - ۳۶ ۔

س ۶۔ جو دس معجزے خدا نے موسیٰ کے وسیلے سے فرعون کے سامنے دکھائے اُن کا سلسلے وار اور مختصر بیان کرو؟

(۱) دریائے نیل کا پانی لہو بنایا۔ (۲) مینڈکوں سے مصریوں کے

گھر بھر دیئے (۳) گھروں کو جوتوں سے بھر دیا (۴) بہت سی مکھیاں بھیجیں (۵) اُن کے جانوروں کو مار ڈالا (۶) پھوڑے اور پھپھولے اُن پر لایا (۷) اولے برسائے (۸) ٹڈیاں بھیجیں (۹) تین دن تک تاریکی رہی (۱۰) اُن کے پہلوٹھے مار ڈالے۔

س ۷۔ ان سب معجزوں اور بلاؤں سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب آدمی توبہ کریں اور نجات پائیں اور اِس کا ثبوت یہ ہے کہ اُس نے بار بار فرعون کو توبہ کرنے کا موقعہ دیا۔ بار بار اُسے موسیٰ اور ہارون کے وسیلے سے آگاہ کیا اور بار بار سمجھانے کے لئے بڑے بڑے معجزے دکھائے۔ فرعون نے اپنے آپ کو ہلاک کیا نہ کہ خدا نے۔ ۱تمطاؤس ۲: ۴ + ۲پطرس ۳: ۹ + حزقیل ۳۳: ۱۱ (۲) یہ کہ خدا کے صبر کی حد ہے۔ وہ ہمیشہ تک صبر نہ کرے گا۔ آخر کو وہ سخت دل اور لاتائب گنہگار کو ہلاک کرے گا۔ امثال ۲۹: ۱ عبرانیوں ۶: ۷-۸۔ یہوداہ ۵- ۷ آیت (۳) یہ کہ بڑے بڑے معجزے دیکھنے سے کسی کا دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہوتا۔ نہیں تو فرعون اور مصری جادوگروں کے دل نرم کئے جاتے اور خدا کی طرف متوجہ ہوتے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس بات کا یہ بیان کیا کہ جب وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہ سنتے تو اگر مردوں میں سے کوئی اُٹھے تو اُس کی نہ مانیں گے" لوقا ۱۶: ۳۱۔ معجزہ دیکھنے سے آدمی از سرِ نو پیدا نہیں ہوتا۔ یوحنا ۳: ۲ و ۳ (۴) جھوٹی توبہ بھی ہو سکتی ہے۔ بار بار فرعون نے کہا۔ میں نے گناہ کیا اور موسیٰ سے عرض کی کہ میرے لئے شفاعت کرو۔ لیکن پھر وہی گناہ کیا۔ وہ صرف ڈر کے مارے توبہ کرتا تھا اور بلاؤں سے چھوٹ جانے کی اُمید پر یہ کہا کرتا تھا۔ کہ میں نے گناہ کیا۔ افسوس کہ آج کل بھی بہتیرے اِسی طور سے توبہ کرتے ہیں۔ ۹: ۲۷ اور ۱۰: ۱۶۔ گنتی ۲۲: ۳۴ (۵) اِن معجزوں سے جو سلوک خدا نے فرعون کے ساتھ کیا اُس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ خدا قادرِ مطلق ہے۔ پولس فرماتا ہے کہ فرعون

ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے خدا کی قدرت کی نظیر ہے۔ رومیوں ۹: ۱۷ (۶) اِن معجزوں سے یہ بات بھی ظاہر ہے۔ کہ یہوداہ اپنے لوگوں کو یاد کرتا ہے اور ٹھیک وقت پر اُن کو رہائی دیتا ہے۔ اُس نے مصریوں اور اسرائیلیوں میں فرق کیا۔ جب مصری سخت تاریکی میں بیٹھے تھے۔ تو بنی اسرائیل کو روشنی ملی۔ جب مصریوں کے مویشی مارے گئے تو بنی اسرائیل کا کوئی مویشی نہیں مرا۔ جب مصریوں کے پہلوٹھے مارے گئے تو بنی اسرائیل اپنے گھروں میں سلامتی سے کھانا کھاتے تھے (۷) اِن بلاؤں میں سے بعض اب تک بھی خدا کے ہاتھ میں چابک یا تلوار کی مانند موجود ہیں۔ تاکہ اُن کے ذریعہ سے سخت دل آدمیوں اور مغرور قوموں کو تنبیہہ کرے اور ہوش میں لائے۔ ٹڈیاں بھیجنا اور بڑے بڑے اولے برسانا اور جانوروں میں عجیب بیماریاں پھیلانا اور آدمیوں میں طرح طرح کی وبائیں بھیجنا۔ یہ سب آفتیں اُس کے ہاتھ میں ہیں (۸) اِن بلاؤں سے مصری معبودوں کی بطالت ظاہر ہوتی ہے جن کی وہ پرستش کرتے تھے۔ وہی اُن کی ہلاکت کا باعث ہوئے۔ مثلاً مصری لوگ مینڈک اور مکھی اور جوئیں اور دریائے نیل اور سورج وغیرہ کو پوجتے تھے۔ اب یہی اُن کی ہلاکت کے باعث ہوئے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس دنیاوی چیز پر ہم از حد دل لگاتے ہیں۔ وہی لعنت کا باعث ہوتی ہے۔ (۹) بعض مسیحی عالم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دس بلائیں آخری زمانہ کی بلاؤں کی نشانیاں ہیں۔ مکاشفات ۷: ۱۳ اور ۹: ۱۹۔ آخر کو ایسی بلائیں بلکہ ان سے ہزارہا درجہ زیادہ لاثانی قوموں اور جھوٹے معبودوں کے ماننے والوں پر نازل کی جائیں گی۔ مکاشفات ۱۶: ۱۰-۱۳ (۱۰) یہ بلائیں معجزانہ طور سے نازل کی گئیں نہ طبعی اور عام طور سے۔ اِس کا ثبوت یہ ہے (ا) جس وقت موسیٰ نے کہا وہ نازل ہوئیں (ب) موسیٰ کی دعا سے وہ موقوف ہوئیں (ج) وہ صرف مصریوں پر نازل ہوئیں نہ کہ بنی اسرائیلیوں پر (د) وہ پے درپے ہوئیں نہ کہ بہت عرصے

بعد (۸) وہ ایسی سختی اور شدت سے واقع ہوئیں کہ اُن بلاؤں میں جو طبعی طور پر واقعہ ہوتی ہیں۔ ویسی سختی نہیں ہوتی (۹) وہ طرح طرح سے بھیجی گئیں کبھی موسیٰ کے عصا سے۔ کبھی ہارون کے عصا سے کبھی موسیٰ کے ہاتھ سے بغیر عصا کے۔ کبھی بھٹی کی راکھ آسمان کیطرف اڑانے سے کبھی صرف کہنے سے یعنی بغیر کسی ظاہری وسیلے کے۔ اِس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ خدا ہی نے یہ سب بلائیں بھیجیں۔ (۱۱) گناہ کی سزا گناہ ہے۔ فرعون نے اپنے دل کو بار بار سخت کیا آخر کو خدا نے سزا کی راہ سے اُس کو اور سخت کیا۔ سخت دلی کی سزا زیادہ سخت دلی ہے۔ خدا کا ہاتھ بالکل نہ دیکھ سکنا یہی اس کا ہاتھ نہ پہچاننے کی سزا ہے۔ اندھا یا بہرہ کیا جانا یہی آنکھ یا کان بند کرنے کی سزا ہے (۱۲) پہلی تین بلائیں ہارون کے ہاتھ سے نازل کی گئیں اور پھر چوتھی اور پانچویں بلائیں موسیٰ اور ہارون دونوں کے ہاتھ سے اور چھٹی۔ ساتویں۔ آٹھویں اور نویں بلائیں موسیٰ کے ہاتھ سے۔ اب یہ بات مطلب سے خالی نہیں ہے۔ بعض مسیحی عالم اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ پہلے مسیح کاہن کی صورت میں مثل ہارون کے ہم کو اپنی طرف رجوع کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر کو وہ بادشاہ کی صورت میں مثل موسیٰ کے لاتائبوں کو ہلاک کر دے گا (۱۳) موسیٰ جو یہاں فرعون کے سامنے معجزہ دکھانے کا بیان کرتا ہے۔ پولوس رسول اُس کے صحیح ہونے کی تائید کرتا ہے۔ وہ موسیٰ کے بیان کی طرف اشارہ کر کے فرعون کی سخت دلی اور ہلاکت سے چند نتائج نکالتا ہے اگر کوئی موسیٰ کے اس بیان کے صحیح ہونے پر شک کرے تو وہ پولوس کی باتوں کو جھٹلاتا ہے موسیٰ اور پولوس دونوں اس کل بیان کے گواہ ہیں ان سے بہتر گواہ کہیں نہیں پائے جاتے ہیں۔ کیا ان باتوں کے حق میں شک لانے کی جگہ باقی ہے؟ یوحنا بھی انہی باتوں کی طرف کچھ اشارہ کر کے کہتا ہے کہ یہ سب آخری زمانہ کی باتوں کی پیش نشانیاں ہیں۔ مکاشفات ۷ - ۱۹ باب تک (۱۴) خدا نے

موسیٰ کے عصا کے وسیلہ سے۔ یہ سب معجزے نہیں دکھائے تا ایسا نہ ہو کہ کوئی یہ خیال کرے کہ اسی عصا کی لکڑی میں کچھ مخفی قوت ہے۔ خدا بغیر کسی وسیلہ کے صرف بات ہی کہنے سے اپنی مرضی کو پورا کر سکتا ہے۔ ۹: ۲۹ (۱۵) یہ بلائیں مصریوں پر اُن کے بادشاہ کے گناہ کے سبب سے نازل ہوئیں آج کل بھی ایسا ہوتا ہے کہ ماں باپ کے گناہوں کے سبب سے اُن کے بال بچوں پر کتنی ہی بلائیں آتی ہیں ملک کے حاکموں کی بے پرواہی اور بے انصافی اور عیاشی اور سخت دلی کے سبب سے ملک کے کل باشندوں پر آفت پر آفت آتی ہے (۱۶) جیسے مصری جادوگروں نے موسیٰ اور ہارون کے سے کتنے کام کئے تاکہ فرعون کو دھوکا دیں ایسا ہی ہر زمانہ میں شیطان اپنے کتنے ہی لوگوں کو دینداروں کی صورت میں دکھاتا ہے تاکہ وہ اُن کے وسیلے سے اوروں کو دھوکا دے کر موسیٰ اور مسیح کی طرف سے ہٹائے۔ جادوگر موسیٰ اور ہارون کے نمونہ پر کام کرنے لگے تاکہ وہ یہ بات دکھائیں کہ ہم بھی خدا کے مقبول ہیں۔ سو آج کل بھی بعض لوگ انجیل سے چند باتیں نکال کر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمارا مذہب اور ہمارے پیر پیغمبر اور گرو اور سنت لوگ مسیح اور اُس کے رسولوں کے برابر ہیں یہی شیطان کی چالاکی کی ایک صورت ہے۔ لہذا برہمو سماج آریہ سماج اور دیو سماج انجیل سے بہت کچھ نکال کر یہ کہتے ہیں کہ دیکھو ہم مسیح اور اُس کے رسولوں کے برابر ہیں تم کیوں اُنکی سُنتے ہو جیسے جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ دیکھو ہم موسیٰ اور ہارون کے برابر یہ وہ کر سکتے ہیں۔ پہلے شیطان نے موسیٰ کو مار ڈالنے چاہا۔ ۲: ۱۵۔ جب یہ تدبیر ناقص ٹھہری تب اُس کی مانند کام کرنے لگا (۱۷) فرعون نے تین شرطوں پر بنی اسرائیل کو یہوواہ خداوند کی عبادت کرنے کی اجازت دی (الف) یہ کہ تم جاؤ اور اپنے خدا کے لئے اس زمین میں قربانی کرو لیکن تم بہت دور مت جاؤ ۸: ۲۵-۲۸۔ یاد رکھنا چاہئے کہ مصر کی زمین سے شیطان کی بادشاہت مراد ہے لہذا خدا نے اپنے لوگوں کو اُس

سے بالکل جدا کرنے چاہا۔ اس سے ہمارے لئے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جبتک ہم
ظاہراً شیطان کی عملداری سے نہ نکلیں تب تک ہم خدا کی بندگی پسندید
طور سے نہیں کر سکتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم چپکے سے خداوند مسیح کی
بندگی کریں گے کیا ضرورت ہے کہ ہم اپنی قوم کے لوگوں سے جدا ہوں یہ
بھی فرعون کی سی بات ہے (ب) فرعون کی دوسری شرط یہ تھی کہ اب تم
میں سے جو مرد ہیں وہ جائیں ۱۰: ۱۱۔ لیکن موسیٰ نے کہا کہ ہم اپنی جوانوں
اور اپنے بوڑھوں اور اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں اور اپنے گلوں اور اپنی
گائے بیلوں سمیت جائیں گے۔ ۱۰: ۹۔ آج کل بھی شیطان یہی چاہتا ہے
کہ مسیحیوں کے بال بچے میرے قابو میں رہیں اس لئے وہ اُن سے کہتا ہے
کہ تم خاندانی عبادت کرو۔ لیکن اپنے بال بچوں کو شریک کرنے کی کچھ ضرورت
نہیں ہے۔ کیونکہ وہ چھوٹے ہیں وہ کیا جانیں؟ یا وہ یہ کہتا ہے کہ اُن
کو گرجا میں کیوں اپنے ساتھ لے جاتے ہو وہ پاسبان کے وعظ کو کیا سمجھینگے
اے مسیحی ماں باپو یہ فرعون کی آواز ہے اور تم موسیٰ کے ساتھ یہ جواب دو
کہ ہم اپنے بیٹے بیٹیوں کے ساتھ خدا کی بندگی کرینگے "لڑکے کو اُس راہ
میں کہ جس میں جانا ہے سویرے تربیت کر کیونکہ جب وہ بوڑھا ہُوا
تو وہ اُس راہ سے نہ مڑیگا" امثال ۲۲: ۶ (ج) فرعون کی تیسری شرط یہ
تھی کہ تم جاؤ خداوند کی عبادت کرو فقط تمہارے گلے اور تمہاری گائے بیل یہاں رہیں تمہارے
بچے بھی تمہارے ساتھ جائیں ۱۰: ۲۴۔ یہ بھی آج تک شیطان کی ایک تدبیر
ہے وہ مسیحیوں سے کہتا ہے کہ تم معہ اپنے بال بچوں کے خدا کی بندگی
کرو۔ لیکن اپنا مال اس میں خرچ مت کرو خدا تمہارے گائے بیل سونے روپے
کا محتاج نہیں ہے یہ مصر کی زمین میں خرچ کرو نہ کہ خدا کی خدمت میں
افسوس ہے کہ بہت سے مسیحی ایسا کرتے ہیں خدا کی بندگی میں مشغول
ہوتے ہیں لیکن اپنی آمدنی کا نہ تو دسواں اور نہ بیسواں حصہ خدا کی

خدمت کیلئے دیتے ہیں بلکہ وہ کل اپنے دنیاوی فائدوں کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ۲ قرنتیوں ۸: ۸-۱۵ و ۹: ۶-۱۱ +

بارھواں باب

س ۱۔ بنی اسرائیل کے مصر اور فرعون کی غلامی سے چھوٹ جانیکی یادگاری کے لئے خدا نے سال اور مہینوں کے شروع میں کیا فرق کیا؟

ج۔ یہ کہ جس مہینے میں بنی اسرائیل فرعون کی غلامی سے چھوٹ گئے وہ مہینوں کا شروع مقرر ہوا اور اسی مہینے سے نیا سال شروع ہوا۔ استثنا ۱۶: ۱ +

س ۲۔ کیا ہم مسیحیوں کے شیطان کی غلامی سے چھوٹ جانیکی یادگاری کے لئے سال یا مہینے یا ہفتوں یا دنوں میں کچھ فرق کیا گیا؟

ج۔ ہاں جس دن ہمارا منجی خداوند یسوع مسیح قبر سے نکل آیا یعنی ہفتہ کا پہلا دن سو وہ ہم لوگوں کی نظر میں سب سے زیادہ پاک اور مبارک دن ہے اور مسیح کے جی اُٹھنے اور مسیحیوں کے گناہ کی غلامی سے چھٹکارا پانیکی یادگاری کے لئے ہفتے کا پہلا دن سب مسیحیوں میں مانا جاتا ہے +

س ۳۔ عید فسح کے ماننے کا طریق بتاؤ۔

ج (۱) یہ کہ ہر ایک مرد اپنے اپنے باپ دادوں کے گھرانے کے مطابق ایک برا گھر پیچھے ایک برّا اپنے لئے لے"۔ آیت ۲ (۲) برّا بے عیب ہو نر اور ایک سالہ ہو تم بھیڑوں سے یا بکریوں سے لیجیو"۔ آیت ۵ (۳) وہ برّا سال کے پہلے مہینے کی چودھویں تاریخ شام کو ذبح کیا جائے (۴) اِس بے عیب برّے کے لہو میں اُن گھروں میں جہاں وہ اُسے کھائیں گے" ان کے دروازے کے داہنے اور بائیں اور اوپر کی چوکھٹ پہ چھاپا ماریں"۔ آیت ۷ (۵) یہ کہ وہ

اُسی رات کو وہ گوشت بھونا ہوا بے خمیری روٹی کے ساتھ کڑوی ترکاری سمیت کھائیں اُسے کچا اور پانی میں اُبال کے ہرگز نہ کھائیں بلکہ اُس کو سر سے پاؤں سمیت اور اُس کو جو پیٹ میں ہے آگ پر بھون کے کھائیں۔ اور تم صبح تک اُس میں سے کوئی چیز باقی مت چھوڑیو۔ اور اگر کچھ اُس میں سے صبح تک باقی رہ جائے آگ سے جلا دیجیو۔" آیت ۸-۱۰ (۶) یہ حکم تھا کہ تم اُسے یوں کھائیو۔ کمریں باندھ کے اپنی جوتیاں پاؤں میں پہنے ہوئے اور اپنا عصا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے تم اُسے جلد کھا لیجیو کہ فسح خداوند کی ہے۔" آیت ۱۱۔

س ۴۔ جن گھروں کی چوکھٹ کے اوپر بے عیب برّے کا لہو چھڑکا گیا تھا۔ اُن کے رہنے والوں کو اِس سے کیا فائدہ ہؤا؟

ج۔ یہ کہ خدا نے وعدہ کیا تھا کہ "وہ خون تمہارے لئے اُن گھروں پر جہاں جہاں تم ہو نشان ہوگا اور میں وُہ لہو دیکھ کے تم سے درگذر ونگا اور جب میں مصر کی زمین کے رہنے والوں کو ماروں گا تو وبا تم پر نہ آئیگی کہ تمہیں ہلاک کرے"۔ آیت ۱۳*

س ۵۔ خدا نے اِس عید کو پشت در پشت ماننے کا کیا حکم دیا؟

ج۔ یہ دن تمہارے لئے ایک یادگار ہوگا اور تم خداوند کے لئے اُس دن میں یہ عید پشت در پشت کیجیو اور اِس عید کو ابد تک ہمیشہ کی رسم مقرر کیجیو۔ سات دن تک تم بے خمیری روٹی کھائیو تم پہلے ہی دن خمیر اپنے گھروں سے باہر کر دیجیو اس لئے کہ جو کوئی پہلے دن سے لیکے ساتویں دن تک کسی دن خمیری روٹی کھائیگا تو وہ شخص اسرائیل میں سے کاٹا جائیگا اور پہلے دن مجمع مقدّس ہوگا اور ساتویں دن بھی تمہارے واسطے مجمع مقدّس ہوگا اِن میں کسی طرح کا کام کیا نہ جائیگا سوائے اُس کے کہ ہر ایک آدمی کچھ کھائے یہی فقط کیا جائے۔ آیت ۱۴-۱۶*

س ۶۔ موسیٰ نے اسرائیل کے سارے بزرگوں کو بلا کر اُن سے کیا کہا؟

ج - اپنے اپنے گھرپیچھے ایک ایک برّہ اِنکال کے لاؤ اور یہ فسح کا برّہ ذبح کرو اور تم زوفے کی ایک مٹھی لو اور اُسے اُس لہو میں جو باسن میں ہے غوطہ دیکر اوپر کی چوکھٹ اور دونوں بازو دروازہ کے اُس سے چھاپو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جائے اِس لئے کہ خدا گذر کرے گا تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ اوپر کی چوکھٹ پر اور دونوں بازو پر لہو کو دیکھے گا تو خداوند دروازے سے گذر یگا اور ہلاک کرنے والے کو نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آکے تمہیں مارے " آیت ۲۱-۲۳-

س ۷- موسیٰ نے بنی اسرائیل کو اِس سوال کا کہ جب تمہاری اولاد تم سے پوچھیں گی کہ تم اِس عبادت سے کیا مقصد رکھتے ہو کیا جواب دینا سکھایا؟

ج یہ فسح کی قربانی خداوند کے لئے ہے جو مصر میں بنی اسرائیل کے گھروں پر سے گذرا جسوقت اُس نے مصریوں کو مارا اور ہمارے گھروں کو بچایا- آیت ۲۷ +

س ۸- بنی اسرائیل نے موسیٰ سے عید فسح کی ماننے کا حکم پاکر کیا کیا؟

ج " تب لوگوں نے سر جھکائے اور سجدہ کیا اور جیسا خداوند نے فرمایا تھا سو کیا " آیت ۲۷ و ۲۸ +

س ۹- جس وقت بنی اسرائیل اپنے اپنے گھروں میں بے عیب برّہ کا بُھنا ہوا گوشت کھا رہے تھے- اُس وقت فرعون اور مصریوں کے گھروں میں کیا ہو رہا تھا؟

ج - خداوند نے آدھی رات کو مصر کی زمین میں سارے پہلوٹھے فرعون کے پہلوٹھے سے لے کے جو اپنے تخت پر بیٹھا تھا اُس قیدی کے پہلوٹھے تک جو قیدخانے میں تھا چارپایوں کے پہلوٹھوں سمیت ہلاک کیا اور فرعون رات کو اُٹھا اور وہ اور اُس کے سب نوکر اور سارے مصری اُٹھے اور مصر میں بڑا نوحہ تھا- کیونکہ کوئی گھر نہ رہا جس میں ایک نہ مرا " آیت ۲۹ و ۳۰ +

س ۱۰- فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو رات ہی کو بلا کر کیا کہا؟

ج۔ "اُٹھو اور میرے لوگوں میں سے نکل جاؤ تم اور بنی اسرائیل جاؤ اور جیسا تم نے کہا ہے خداوند کی عبادت کرو۔ اپنے گلے اور گائے بیل بھی لو جیسا تم نے کہا ہے اور روانہ ہوا اور میرے لئے بھی برکت چاہو۔" آیت ۳۱ و ۳۲ +

س ۱۱۔ جب مصری بنی اسرائیل کے جانے سے بہت خوش ہوئے تو اُنھوں نے اُن کو کیا دیا؟

ج "۔ مصری اُن لوگوں پر جبر کرتے تھے تاکہ اُنہیں ملک مصر سے جلد خارج کریں کیونکہ وہ سمجھے کہ سب مر جائینگے اور اُن لوگوں نے آٹا گوندھا ہوا پیشتر اُس سے کہ وہ خمیر ہو۔ آٹے کے لگنوں سمیت کپڑوں میں باندھکے اپنے کاندھوں پر اُٹھا لیا اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے کہنے کے موافق کیا اور انہوں نے مصریوں سے روپے کے برتن اور سونے کے برتن اور کپڑے عاریت لئے اور خدا نے اُن لوگوں کو مصریوں کی نگاہ میں ایسی عزت بخشی کہ اُنھوں نے اُنکو عاریت دی۔ اور اُنھوں نے مصریوں کو لوٹ لیا۔" آیت ۳۳۔ ۳۶ +

س ۱۲۔ اسجگہ پر لفظ عاریت کے ٹھیک معنے کیا ہیں؟

ج۔ جس عبرانی لفظ کا ترجمہ یہاں عاریت کیا گیا ہے اس کا ٹھیک ترجمہ مانگ لینا ہے۔ یعنی بنی اسرائیل نے روپے سونے کے برتن اور کپڑے مصریوں سے مانگ لئے۔ لیکن عاریتاً نہیں لئے مصریوں نے خوشی سے یہ چیزیں دے دیں تاکہ اُن پر کوئی اور بلا اسرائیلیوں کے یہوواہ خدا کی طرف سے نازل نہ ہو۔

س ۱۳۔ بنی اسرائیل جو اُس رات مصر سے نکل آئے شمار میں کتنے تھے؟

ج۔ ان کے مرد سوائے لڑکوں کے چھ لاکھ کے قریب تھے +

س ۱۴۔ بنی اسرائیل کے شمار کے اسقدر بڑھنے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ یہ کہ خدا کی برکت اُن پر بکثرت نازل ہوئی تھی۔ جب یعقوب اِس سے چار سو تیس برس پہلے مصر میں آیا تھا تو اُس کے خاندان میں صرف چھستر

جا بیٹھتیں اب اُس کے خاندان کا شمار سوائے عورت اور لڑکوں کے چھ لاکھ ہو گیا تھا۔ استثنا ۱۰: ۲۲ +

س ۱۵۔ جب بنی اسرائیل مصر سے نکلے تو کیا اُن میں کوئی بیمار یا ناتواں تھا؟

ج۔ نہیں اُن کے فرقوں میں ایک بھی ناتواں نہ تھا" زبور ۱۰۵: ۳۷ +

س ۱۶۔ کیا بنی اسرائیل کے سوائے۔ اُس وقت کوئی اور بھی مصر سے نکلے؟

ج۔ ہاں "ایک دوسری بڑی گروہِ مل جُل کر اُن کے ساتھ گئی۔ اور گلے اور بیل اور بہت بڑے مویشی گئے۔ آیت ۳۸ +

س ۱۷۔ یہ دوسری بڑی گروہ کس غرض سے بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے نکل آئی؟

ج۔ شائد اس سبب سے کہ وہ لوگ وہاں رہنے سے ڈرتے تھے یا بنی اسرائیل کے ساتھ رہنے سے کچھ نفع یا فائدہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے موسیٰ کے ہاتھ سے بڑے بڑے معجزے دیکھے تھے۔ شاید اُن کے دیکھنے سے اُن پر کچھ اثر ہوا ہو گا۔ اِس لئے اُن کے ساتھ مصر سے نکل آئے۔ گنتی ۱۱: ۴ و ۵۔ نحمیاہ ۱۳: ۳۔ متی ۱۳: ۴، ۲، ۳، ۴ +

س ۱۸۔ بنی اسرائیل کتنے برس تک مصر میں رہے تھے؟

ج۔ چار سو تیس برس تک۔ آیت ۴۰ +

س ۱۹۔ پولوس رسول گلتیوں ۳: ۱۷ میں اِن چار سو تیس برس کا کیا ذکر کرتا ہے

ج۔ "میں یہ کہتا ہوں کہ اِس عہد کو جو موسیٰ کے حق میں خدا نے آگے مقرر کیا تھا شریعت جو چار سو تیس برس کے بعد آئی باطل نہیں کر سکتی کہ وہ وعدہ کام نہ آئے" +

س ۲۰۔ پولوس کے اِس بیان سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج۔ یہ کہ جو وعدہ خدا نے ابرہام سے کیا تھا کہ میں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ سو چار سو تیس برس بعد پورا ہونے لگا۔ وہ وعدہ مسیح میں

جو ابرہام کی نسل ہے بالکل پورا ہوگا +

س ۳۶۔ پھر خدا نے موسیٰ اور ہارون کو عید فسح ماننے کا کون سا طریقہ تاکیداً بتایا؟

ج (۱) یہ کہ کوئی بیگانہ اُسے نہ کھائے" آیت ۴۳ (۲) یہ کہ "ہر ایک شخص کا غلام جو زر خرید ہے جب اُس کا ختنہ کیا جائے تو وہ اُسے کھائے" آیت ۴۴ (۳) یہ کہ "ایک ہی گھر میں کھایا جائے اُس کا کچھ گوشت گھر سے باہر نہ لے جایا جائے" آیت ۴۶ + (۴) یہ کہ "اُس کی ہڈی توڑی نہ جائے" آیت ۴۶ (۵) یہ کہ "اسرائیل کی ساری جماعت اُس پر عمل کرے" آیت ۴۷ +

س ۳۷۔ اگر کوئی بیگانہ بنی اسرائیل کے ساتھ مقیم ہو اور خداوند کی فسح کیا چاہے تو اُس کو کیا کرنا چاہئے تھا؟

ج "اُس کے سب مرد اپنا ختنہ کرائیں تب وہ نزدیک آئے اور فسح کرے اور اب وہ گویا تمہاری زمین میں پیدا ہوا ہے کیونکہ نامختون انسان اسے نہ کھائے گا۔ آیت ۴۸ +

س ۳۸۔ عید فسح کی رسم سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اُس رات ہلاک کئے جانے سے رہائی پانے کی صرف ایک ہی راہ و تدبیر تھی یعنے یہ کہ ہر ایک شخص اپنے گھر کی چوکھٹ پر بے عیب برہ کا لہو چھڑک دے اور اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اُس کے گھر پر لعنت آئیگی سو آج کل بھی نجات کی ایک ہی تدبیر ہے۔ اعمال ۴: ۱۲ (۲) جو رسمیں خدا نے مقرر کیں مثلاً بپتسمہ اور عشائے ربانی چاہئے کہ ہم اُن کو حقیر نہ جانیں نہیں تو ہم ہلاک ہوں گے۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۸-۳۱ (۳) جو برہ عید فسح کا ذبح کیا گیا وہ چند باتوں میں خداوند یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتا ہے (۱) وہ برہ بے عیب تھا مسیح بھی بیگناہ تھا۔ ۱ پطرس ۱: ۱۹ آیت عبرانیوں ۹: ۱۴ (۲) وہ برہ ذبح کیا گیا سو مسیح بھی ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا

گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی، تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُس پر لادی" یسعیاہ ۵۳: ۵ و ۶ (۳) وہ برّہ کھایا گیا سو ہم بھی دل سے مسیح مصلوب سے روحانی پرورش پاتے ہیں (۴) اُس برّہ کی کوئی ہڈی توڑی نہ گئی سو جب مسیح صلیب پر کھینچا گیا۔ تو دو شخصوں کی ٹانگیں جو اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے توڑی گئیں لیکن مسیح کی ٹانگیں سپاہیوں نے نہ توڑیں کہ "نوشتہ پورا ہو کہ اُس کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائے گی" یوحنا ۱۹: ۳۶ (۵) وہ برّہ بے خمیری روٹی کے ساتھ کھایا جاتا تھا سو اگر ہمارے دل میں ریاکاری کا خمیر ہو تو ہم مسیح کی موت سے کچھ روحانی پرورش نہیں پا سکتے ہیں (۶) یہ حکم تھا کہ تم زوفے کی ایک مٹھی لو اور اُس لہو میں جو باسن میں ہے۔ غوطہ دے کر اوپر کی چوکھٹ اور دروازے کے دونوں بازو اُس سے چھاپو۔ خروج ۱۲: ۲۲۔ یہ زوفہ ایک چھوٹا اور کم قیمتی بوٹا تھا شاید یہ مسیحی مناد کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ جو مسیح مصلوب کی منادی کرنے کو مقرر ہوئے تھے بڑے بڑے عالم نہ تھے بلکہ زوفے کے بوٹے کی مانند چھوٹے اور عوام سے تھے۔ اعمال ۴: ۱۳۔ پہلا قرنتیوں ۱: ۱۹۔ وہ لبنان کے درخت کی مانند نہ تھے۔ وہ صرف زوفے کی مانند تھے جو دیواروں پر اُگتا ہے پہلا۔ سلاطین ۴: ۳۳ + احبار ۱۴: ۴ + ۶: ۴۹ زبور ۵۱: ۷ (۷) "ایمان سے موسیٰ نے فسح کرنے اور لہو چھڑکنے پر عمل کیا۔ ایسا نہ ہو کہ پہلوٹھوں کا ہلاک کرنے والا اُنہیں چھوئے" عبرانیوں ۱۱: ۲۸۔ سو ہم بھی ایمان کے سبب سے مسیح سے فائدہ اٹھاتے ہیں (۸) مسیح ہماری فسح کہلاتا ہے یعنی فسح مسیح کی پیش نشانی ہے پہلا قرنتیوں ۵: ۷ (۹) بغیر مسیح کے لہو کے گناہ اور شیطان کی غلامی سے رہائی نہیں مل سکتی۔ خروج ۱۲: ۱۳۔ افسیون ۱: ۷۔ قلسیوں ۱: ۱۴

عبرانیوں ۹: ۱۲ و ۱۵ و ۱۶۔ پہلا پطرس ۱-۱۰: ۲ پہلا تمطاؤس ۲: ۶ متی ۲۶: ۲۸ (۱۰) جیسے بڑے چھوٹے سب اسرائیلی موسیٰ سے لے کے چھوٹے بچے تک اُس رات ایک ھی طور سے ہلاکت سے بچ گئے ویسی ہی اب بھی کیا عالم اور بے علم کیا بڑے اور کیا چھوٹے سب مسیح کے لہو سے مخلصی و مغفرت پاتے ہیں (۱۱) اِس فسح کے ملتنے کے طریقہ سے اِس دنیا میں ہماری مسافر کی حالت ظاہر ہوتی ہے بنی اسرائیل کو حکم ملا کہ "تم اُسے یوں کھائیو کمریں باندھ کے اپنی جوتیاں پاؤں میں پہنے ہوئے اپنا عصا اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے اور تم اُسے جلد کھائیو کہ فسح خداوند کی ہے" آیت ۱۱۔ اس سے یہ مراد ہے کہ یہ دنیا ہمارا وطن نہیں ہے ہم اس دنیا میں مسافر ہیں لوقا ۱۲: ۳۵۔ عبرانیوں ۱۱: ۱۴-۱۶ پہلا پطرس ۱: ۱۳ آیت۔ عید فسح کو جلد کھا لینے کے حکم سے یہ مراد ہے کہ ہم ملک موعود یعنی بہشت کی طرف جانے کے مشتاق ہیں اِس لئے جتنی جلدی ہو سکے ہم روانہ ہوں ✣

س ۲۴۔ عیدِ فسح کو کڑوی ترکاری سمیت کھانے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ مصر میں جو کڑواہٹ اور تلخی انہوں نے اُٹھائی تھی وہ اِس کڑوی ترکاری سے اُن کو یاد دلائی گئی۔ خروج ۱: ۱۴۔ استثنا ۱۶: ۳ و ۴ زبور ۶۹۔ (۲) یہ کہ شیطان و گناہ کی غلامی کی سختی اِس کڑوی ترکاری سے ظاہر کی جاتی ہے (۳) یہ کہ جو مصیبت ہمارے منجی نے ہم کو شیطان کی غلامی سے چھڑانے میں اٹھائی وہ بھی اِس کڑوی ترکاری سے یاد دلائی جاتی ہے (۴) یہ کہ جو غم ہم اپنے گناہوں کے سبب سے رکھیں کڑوی ترکاری کھانا اُس کا ایک ظاہری نشان ہے ✣

س ۲۵۔ عید فسح اور عشاء ربانی میں کون سی باتوں میں موافقت و مناسبت ہے؟

ج (۱) یہ کہ دونوں ایک عجیب واقعہ کی یادگاری کے لئے مقرر ہوئے عید فسح اس بات کی یادگاری ہے کہ بنی اسرائیل کس طور سے مصر اور فرعون کی غلامی سے چھوٹ گئے۔ عشاء ربانی اس بات کی یادگاری ہے کہ ہم جو مسیح پر ایمان لائے کس طور سے گناہ کی سزا اور ہلاکت سے بچ جاتے ہیں۔ (۲) جن واقعات کی یادگاری وہ کرتے ہیں اُن دونوں واقعات سے ذرا پہلے عیدِ فسح اور عشاء ربانی مقرر ہوئیں۔ جس رات بنی اسرائیل نے مصر کی غلامی سے رہائی پائی۔ عیدِ فسح مقرر ہوئی اور جس رات مسیح پکڑوایا گیا اُس نے عشاء ربانی مقرر کی (۳) عیدِ فسح میں مسیح ایک بے عیب برّہ کے وسیلے سے ظاہر کیا جاتا اور عشاء ربانی میں روٹی اور مے سے (۴) عیدِ فسح مسیح کی پہلی آمد کی طرف اشارہ کرتی ہے اور عشاء ربانی اُس کی طرف دوسری آمد کی طرف۔ پہلا قرنتھیوں ۱۱: ۲۶ (۵) دونوں مسیح کے لہو کی قدر و کیفیت اور تاثیر کی طرف اشارہ کرتے ہیں (۶) دونوں رسموں سے خداوند کے لوگوں کی یگانگت ظاہر کی جاتی ہے خدا کے لوگ عید فسح اور عشاء ربانی کے وقت باہم ملکر کھاتے ہیں ٭

تیرھواں باب

س ۱۔ خدا نے بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں کے حق میں کیا حکم دیا؟

ج۔ یہ کہ "سب پہلوٹھے میرے لئے مقدس کر جو کوئی کہ بنی اسرائیل میں کھولنے والا رحم کا ہے کیا انسان اور کیا حیوان میرا ہے" آیت ۲ ٭

س ۲۔ خدا نے بنی اسرائیل کے پہلوٹھوں کو اپنے لئے مقدس کرنے کا کیا حکم دیا؟

ج۔ اِس لئے کہ جس رات مصری پہلوٹھے مارے گئے اُس نے اسرائیلی پہلوٹھوں کو بچایا اُس نے انکو موت کے فتویٰ سے رہائی دی لہٰذا وہ خاص طور سے

اُس کے تھے +

س ۳۔ اسرائیلی پہلوٹھوں کا مقدّس کرنا کِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟
ج۔ یہ کہ جتنے مسیح کے وسیلے سے ابدی موت کے فتوےٰ سے بچائے گئے وہ سب پہلوٹھوں کی کلیسیا کہلاتے ہیں۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۳ پہلا قرنتیون ۶: ۲۰ +

س ۴۔ گدھے کے پہلے بچے کے بدلے میں کون سا فدیہ دینے کا حکم تھا؟
ج۔ گدھے کے پہلے بچے کے بدلے برّے کو فدیہ دیجیو اور اگر تو اُس کا فدیہ نہ دے تو اُس کی گردن توڑ ڈالیو اور اپنے فرزندوں میں آدمی کے سارے پہلوٹھوں کا فدیہ دیجیو۔" آیت ۱۳ +

س ۵۔ گدھے کے پہلے بچے کے بدلے میں برّے کو فدیہ دینے کے حکم سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟
ج۔ یہ کہ جس جانور کے فدیہ سے یعنے برّا کے فدیہ سے آدمی رہائی پاتا تھا اُسی سے گدھے کا بچہ بھی رہائی پاتا تھا۔ انسان کی ذاتی پست حالی یوں ظاہر ہوتی ہے کہ وہ گدھے کے بچے کے برابر ہے یہ جانور ناپاک جانوروں میں شمار کیا گیا ہے۔ خروج ۳۴: ۲۰ گنتی ۱۸: ۱۵۔ سو بنی آدم بھی ذات سے ناپاکوں میں گنے جاتے ہیں۔ ہم بذاتہ ناپاک گدھے کے برابر ہیں۔ اور اگر خداوند یسوع مسیح کی قربانی سے مثل برّے کے فدیہ کے ہم گناہ سے رہائی نہیں پاتے ہیں۔ تو ہم گردن توڑے ہوئے گدھے کی مانند ٹھہرتے ہیں کاشکہ ہم سب اپنی ذاتی و طبعی کم قدری و نالائقی کو پہچانیں "ہماری ساری راستبازیاں گندی دھجی سی ہیں"! یسعیاہ ۶۴: ۶۔ اے میرے دل تو کیوں بھول جاتا ہے تو ذات سے گردن توڑے ہوئے گدھے کی سی قدر رکھتا ہے بھول مت جا تو بہ کر اور فوراً خداوند کے برّہ کو جو تیرے گناہوں کو اٹھائے جاتا ہے قبول کر +

س ۶۔ موسیٰ نے بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے چھٹکارا پانے کی نسبت اپنے بیٹوں کو کیا کہنا سکھایا؟

ج ۶۔ "جب تیرا بیٹا آیندہ کو تجھ سے پوچھے اور کہے کہ یہ کیا ہے؟ تو تو اُس سے کہیو کہ خداوند ہم کو بہ زبردستی مصر اور غلاموں کے گھر سے باہر لایا۔ اور جب فرعون نے چاہا کہ ہمیں جانے دے تو یوں ہوا کہ خداوند نے مصر میں سب پہلوٹھے انسان کے پہلوٹھوں سے لیکے حیوان کے پہلوٹھوں تک مار ڈالے اس واسطے میں اُن سب نروں کو جو رحم کے کھولنے والے ہیں۔ خداوند کے لئے ذبح کرتا ہوں لیکن اپنے فرزندوں کے سب پہلوٹھوں کا فدیہ دیتا ہوں" آیت ۱۴ و ۱۵ +

س ۷۔ مصر سے ملک کنعان میں جانے کے لئے کونسا راستہ نزدیک تھا؟

ج ۔ فلستیوں کا +

س ۸۔ خدا نے اُن کو فلستیوں کی راہ سے یعنی نزدیک کی راہ سے ملک کنعان میں جانے کا حکم کیوں نہ دیا؟

ج ۔ "اس لئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ لڑائی دیکھ کر پچھتائیں اور مصر کو پھر جائیں" آیت ۱۷ +

س ۹۔ خدا نے کون سی راہ سے اُن کی راہ بری کی؟

ج ۔ "دریائے قلزم کے بیابان کی طرف" آیت ۱۸ +

س ۱۰۔ خدا نے نزدیک اور آسان راہ سے بنی اسرائیل کو ملک کنعان میں نہیں پہنچایا تو اس سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج ۔ (۱) یہ کہ جس راہ سے خداوند ہماری راہبری کرے وہی بہتر ہے۔ خواہ مشکل ہی کیوں نہ ہو۔ (۲) یہ کہ ہم ایمان سے چلیں نہ کہ دیکھ دیکھ کر ہم ظاہر پر نہ دیکھیں ورنہ ہم ہمیشہ آسان اور نزدیک راہ کو اختیار کریں گے (۳) یہ کہ جو مشکل ہمارے سامنے آئے وہ یقیناً عین وقت پر حل ہو جائیگی۔

بشرطیکہ ہم خداوند کے حکم کے مطابق چلیں۔

س ۱۱۔ موسیٰ مصر سے کس کی ہڈیاں اپنے ساتھ لے گیا؟

ج۔ موسیٰ نے یوسف کی ہڈیاں ساتھ لیں کیونکہ اُس نے بنی اسرائیل کو تاکیداً قسم دے کے کہا تھا کہ خدا یقیناً تمہاری خبرگیری کریگا اور تم یہاں سے میری ہڈیاں اپنے ساتھ لے جائیو۔ آیت ۱۹ +

س ۱۲۔ یوسف کی ہڈیاں ساتھ لینے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ بنی اسرائیل نے بھاگتے ہوئے مصر کو نہیں چھوڑا اور وہ گھبرائے ہوئے نہیں گئے ورنہ وہ اپنے ساتھ ایک مردہ کی ہڈیاں نہ لیجا سکتے (۲) یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جب سے یوسف مر گیا تھا بنی اسرائیل کو قوی اُمید تھی کہ ہم پھر اپنے باپ دادوں کے وطن کو جائیں گے اس لئے وہ یوسف کی ہڈیوں کی خبرگیری کرتے تھے تاکہ وہ اپنے وعدے کے مطابق اُن کو ساتھ لے چلیں۔ (۳) یہ کہ اس دیندار خدا پرست یوسف کی ہڈیاں چارسو برس سے زیادہ وعظ کرکے یہ کہتی تھیں کہ خدا تم کو ملک مصر کی غلامی سے رہائی دیگا شک مت لاؤ (۴) یہ کہ خدا اپنے سچے بندوں کی کی اُمید کو باطل نہیں ٹھہراتا۔ مرتے وقت یوسف نے اپنی اُمید اور خداوند پر اپنا بھروسہ یوں ظاہر کیا۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ میں مرتا ہوں اور خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا اور تم کو اس زمین سے باہر اُس زمین میں جس کی بابت اُس نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے قسم کی ہے۔ لے جائیگا۔ اور یوسف نے بنی اسرائیل سے قسم لے کے کہا خدا یقیناً تم کو یاد کرے گا اور تم میری ہڈیوں کو یہاں سے لے جائیو۔" پیدائش ۵۰: ۲۴ و ۲۵

س ۱۳۔ خداوند کس طرح دن و رات میں بنی اسرائیل کی رہبری کرتا اور اُن کو روشنی دیتا تھا؟

ج۔ خداوند دن کو بدلی کے ستون میں اور رات کو آگ کے ستون میں ہوکر

اُن کے آگے آگے چلتا تھا۔ آیت ۲۱ و ۲۲ ✦

س ۱۶۔ بنی اسرائیل کی اِس طرح رہبری ہونے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ خدا آج اور کل اور ابد تک یکساں رہتا ہے۔ کیا وہ آج کل بھی اپنے بندوں کو جیسا اُن دنوں میں رہبری کر کے خطروں سے محفوظ رکھتا تھا نہ رکھے گا ؟ ہاں وہ ضرور اُن کی رہبری کرے گا (۲) خدا نے رات دن دونوں وقت بنی اسرائیل کو روشنی دی تاکہ وہ دن رات چلے جائیں۔ آیت ۲۱۔ اِس لئے وہ ہر وقت رات اور دِن چل سکتے تھے اور رات اور دِن بھی اُن کے چلنے کے لئے برابر ہوئے سو خداوند آج کل ہماری رہبری کرنے سے ایک دم بھی باز نہیں رہتا۔ زبور ۳۲: ۸ (۳) خدا دونوں طرح سے بنی اسرائیل کی رہبری کرتا تھا یعنی آگ کے ستون سے اور بدلی کے ستون سے سو آج کل بھی خدا نے ہماری رہبری کے لئے دو خاص وسیلے مقرر کئے ہیں یعنی ایک تو پاک نوشتے اور دوسرے رُوح قدس۔ اُن کے وسیلے سے ہم ہر وقت اور ہر حالت میں الٰہی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں (۴) جیسے بنی اسرائیل کی سلامتی اُن دونوں ستونوں کے پیچھے رہنے اور اُن کے پیچھے چلنے پر موقوف تھی ویسے ہی ہماری سلامتی پاک کلام اور رُوح پاک کی پیروی کرنے اور اُن کے ماتحت رہنے پر موقوف ہے (۵) یہ بدلی اور آگ کا ستون مسیح کی حضوری کا نشان ہے۔ وہ رات دن اپنے بندوں کے ساتھ ہاں اُن کے بیچوں بیچ ہے (۶) یہ بدلی اور آگ کا ستون خداوند کے بندوں کی اُس خوش وقت حالت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب کہ خدا نشانوں کے وسیلے سے نہیں بلکہ درحقیقت اپنے بندوں کے بیچوں بیچ سکونت کرے گا۔ مکاشفات ۲۱: ۳ و ۴ و ۲۲ و ۲۳۔ کاش کہ وہ مبارک دن جلد آئے ✦

چودھواں باب

س ۱۔ جب فرعون نے بنی اسرائیل کے بھاگ جانے کی خبر پائی تو اُس نے کیا کیا
ج ۔ اُس نے چھ سو گاڑیاں لے کے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔ آیت ۵ - ۷ ۔
س ۲ ۔ آیت ۸ میں یہ لکھا ہے " کہ خداوند نے شاہ مصر فرعون کے دل کو سخت کر دیا " اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ خیر فرعون کی ہلاکت خدا کی مرضی تھی وہ لاچار تھا تو اس اعتراض کا کیا جواب دینا چاہیئے ؟
ج (۱) یہ کہ خدا نے اُسکی ہلاکت نہیں چاہی بلکہ خدا یہ چاہتا ہے کہ " سارے آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں " پہلا تمطاؤس ۲ : ۴ " وہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ خدا یہ چاہتا ہے کہ سب توبہ کریں " ۲ پطرس ۳ : ۹ (۲) خدا نے فرعون کے پاس موسیٰ اور ہارون کو بھیجا کہ وہ اُس سے بنی اسرائیل کی آزادی مانگیں لیکن فرعون نے اُن کی عرض نہ سُنی بلکہ برعکس اِس کے زیادہ سختی اور بے رحمی کے ساتھ اُن سے بدسلوکی کی ۔ (۳) بنی اسرائیل اُس کے غلام نہ تھے وہ مصری نہ تھے وہ اُس ملک میں مسافر اور پردیسی کے طور پہ تھے ملک مصر کو چھوڑنا اور اپنے وطن کو لوٹ جانا اُن کا حق تھا لہٰذا اُن کی اِس عرض کو نا منظور کرنا بالکل بے انصافی کی بات تھی (۴) خدا نے اس امر میں فرعون پر اپنی مرضی ایسے صاف طور پر ظاہر کی کہ اُسے شک لانے کی جگہ نہ رہی ۔ بار بار بڑے بڑے معجزوں سے فرعون کی طرف اپنی ناراضی ظاہر کی تھی ۔ آخر کو جب اُس نے کوئی بات بھی نہ مانی تو خدا نے اُس کے دل کو سزا کی راہ سے سخت کر دیا (۵) فرعون کی توبہ جھوٹی تھی خدا نے دس دفعہ اُسکو سزا دی اور اُسنے بار بار توبہ کی اور موسیٰ سے عرض کی کہ میرے لئے شفاعت

کرو تو بھی پھر ویسا ہی گناہ کیا (۲) آخر کو خدا نے اُس کے دِل کے حال کو جانچا کہ آیا سچ مچ نرم ہے یا سخت ۔ اِس لئے خدا نے بنی اسرائیل کو بیابان کی اُس جگہ میں پہنچایا جہاں فرعون کی نظر میں اُن کے نکلنے کی کچھ اُمید نہ تھی ۔ اب دیکھا جائیگا ۔ کہ وہ خدا کی مرضی سے خوش ہے ۔ یا پھر اُس کا مقابلہ کریگا اُس نے مقابلہ کیا ۔ اِس لئے وہ ہلاک ہوا ۔ کیا اُس کی ہلاکت میں کچھ بیرحمی یا بے انصافی معلوم ہوتی ہے ؟ ہرگز نہیں بلکہ برعکس اِس کے خدا کا بے پایاں صبر اور عدل دونوں ظاہر ہوتے ہیں *

س ۳ ۔ جب فرعون نزدیک ہوا اور بنی اسرائیل نے آنکھیں اوپر کیں ۔ اور مصریوں کو اپنے پیچھے آتے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے کیا کیا ؟

ج ۔ وہ شدّت سے ڈرے اور خداوند سے فریاد کی *

س ۴ ۔ بنی اسرائیل نے موسیٰ سے اُس وقت کیا شکایت کی ؟

ج ۔ "کیا مصر میں قبروں کی جگہ نہ تھی کہ تو ہم کو وہاں سے بیابان میں مرنے کے لئے لایا ؟ تو نے ہم سے یہ کیا معاملہ کیا کہ ہم کو مصر سے نکال لایا ؟ کیا یہ وہی بات نہیں جو ہم نے مصر میں تجھ سے کہی تھی کہ ہم سے ہاتھ اُٹھا تا کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں ؟ کہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر تھا ۔" آیت ۱۱ و ۱۲ *

س ۵ ۔ موسیٰ نے کس طور سے بنی اسرائیل کو دلاسہ دیا ؟

ج ۔ "موسیٰ نے لوگوں کو کہا خوف نہ کرو کھڑے رہو اور خداوند کی نجات دیکھو جو آج کے دن وہ تمہیں دیگا کیونکہ ان مصریوں کو جنہیں تم آج دیکھتے ہو تم انہیں پھر تا ابد نہ دیکھوگے ۔ خداوند تمہارے لئے جنگ کرے گا اور تم چپ چاپ رہوگے ۔" آیت ۱۳ و ۱۴ *

س ۶ ۔ جب موسیٰ نے خداوند کے آگے نالہ کیا تو خداوند نے کیا کہا ؟

ج ۔ "خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تو کیوں میرے آگے نالہ کرتا ہے ؟ بنی اسرائیل سے

کہہ کہ وہ آگے چلیں۔ تو اپنا عصا اُٹھا اور دریا پر اپنا ہاتھ بڑھا اور اُسے دو حصے کر بنی اسرائیل دریا کے بیچوں بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر جائینگے اور دیکھ میں مصریوں کے دلوں کو سخت کر دوں گا اور وہ اُن کا پیچھا کریں گے اور میں فرعون اور اُسکی سپاہ اور اُس کی گاڑیوں اور اُس کے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کروں گا اور یہ مصری جب میں فرعون اور اُس کی گاڑیوں اور اُس کے سواروں پر اپنا جلال ظاہر کرونگا تو جانیں گے کہ میں خداوند ہوں۔" آیت ۱۵-۱۸ *

س ۷۔ خدا کے اِس جواب سے کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا کے آگے نالہ کرنا کبھی کبھی بیجا ہوتا ہے۔ جب ہم خدا کے حکم کے موجب چلتے ہیں تو خدا نہیں چاہتا ہے کہ ہم اُس وقت اُس کے آگے نالہ کریں الٰہی حکم کی راہ میں آگے آگے بڑھنا ہی خدا کو نہایت پسندیدہ ہے۔ (۲) جب ہم خدا کے حکم کے مطابق آگے بڑھیں گے تو ہر ایک مشکل حل ہو جائے گی (۳) جب کسی کا دل سزا کی راہ سے سخت کیا جائے گا۔ تو وہ نادانی پر نادانی کرے گا۔ وہ اپنے آپ کو ہلاک کریگا۔ خدا کی نافرمانی سے ایک طور کی دیوانگی سزا کی راہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہی دیوانگی نافرمانی کا پھل اور سزا ہے۔ سخت دلوں اور لاتائبوں کی ہلاکت سے خدا کا جلال آخر کو ظاہر ہوگا۔ آیت ۱۸ *

س ۸۔ کس عجیب تدبیر سے رات بھر مصری لشکر بنی اسرائیل کے نزدیک نہیں آسکے؟

ج: خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے چلا جاتا تھا پھرا اور اُنکی پشت پر آرہا اور بدلی کا وہ ستون اُن کے سامنے سے گیا اور اُن کی پشت پر جا ٹھہرا اور مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ میں آیا اور وہ ایک اندھیری بدلی ہو گیا۔ پھر رات کو روشن ہوا سو تمام رات ایک لشکر دوسرے

کے نزدیک نہ آیا۔ آیت ۱۹ و ۲۰ +

س ۹۔ اس سے کیا نتیجے نکلتے ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ جس تدبیر سے خدا کے بندوں کا فائدہ ہوا اُسی سے اُس کے دشمنوں کو نقصان پہنچا (۲) خدا اپنے بندوں کی محافظت کے لئے صدہا تدبیریں نکال سکتا ہے۔ وہ تدبیروں کے نکالنے میں لاچار نہیں ہے (۳) ایک اور رات خدا نے فرعون اور مصریوں کو مہلت و موقعہ دیا کہ ہوش میں آکر توبہ کریں اور اپنے برے منصوبے سے باز آئیں۔ اُس بادلی کے ستون نے جو بنی اسرائیل کو روشنی دیتا تھا مصریوں کو تاریکی میں گرفتار کیا۔ کیا وہ تاریک ستون بڑی آواز سے فرعون اور مصریوں کو یہ نہیں پکارتا تھا کہ تم کیوں ہلاک ہوتے ہو اب بھی توبہ کرو۔ اب وقت ہے انہوں نے اس آخری نشان کو بھی نہیں مانا اس لئے دوسرے دن ہلاک ہوئے

س ۱۰۔ بنی اسرائیل کے لال سمندر کے پار گذر جانے کا حال بیان کرو؟

ج "موسیٰ نے دریا پر ہاتھ بڑھایا اور خداوند نے بسبب بڑی پوربی آندھی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو سکھا دیا اور پانی کو دو حصے کئے۔ اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر گئے اور پانی کی اُن کے داہنے اور بائیں دیوار تھی۔" آیت ۲۱ و ۲۲ -

س ۱۱۔ بنی اسرائیل کی سلامتی سے لال سمندر کے پار گذر جانے کی کیفیت سے کون کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ جب موسیٰ نے خدا کے حکم بموجب ہاتھ بڑھایا۔ تب خدا نے اپنی قدرت دکھائی آج کل بھی ایسا ہی ہوتا ہے خدا کے حکم مانتے ہوئے اُس کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر کوئی پوچھے کہ آج کل خدا کی قدرت بکثرت کیوں نہیں دکھائی دیتی ہے تو اس کا ایک جواب ہے کہ جس وقت ہم مانیں اُسی وقت ہم اُس کی قدرت دیکھیں گے متی ۱۲: ۱۳-۱۴: ۲۸ و ۲۹ (۲) ایمان کی ضرورت معلوم ہوتی ہے موسیٰ

نے یقین کیا کہ خداوند اب اپنی قدرت عجیب طور سے دکھائیگا عبرانیوں ۱۱: ۲۹ - کتنی ہی موقعہ خدا اور ہمارے منجی نے یہ کہا کہ جیسا تو ایمان لایا ہے ویسا ہی تیرے لئے ہو متی ۱۵: ۲۸ - مکاشفات ۱۰: ۵ ۲ یوحنا ۵: ۶

(۳) اس ماجرے سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ خدا ہوا کے وسیلے سے بھی اپنی مرضی کو پورا کرتا ہے "خداوند نے بسبب بڑی پوربی آندھی کے تمام رات میں دریا کو چلایا اور دریا کو سوکھا دیا اور پانی کو دو حصے کیا" آیت ۲۱ -

س ۱۲ - مصریوں کے لال سمندر میں ہلاک ہونیکا بیان کرو -

ج "مصریوں نے (بنی اسرائیل کا) پیچھا کیا اور اُنکا پیچھا کئے ہوئے وہ اور فرعون کے سب گھوڑے اور اُس کی گاڑیاں اور اُس کے سوار دریا کے بیچوں بیچ تک آئے - اور یوں ہوا کہ خداوند نے پچھلے پہر اُس آگ اور بدلی کے اُس ستون میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی اور مصریوں کی فوج کو گھبرا دیا اور ان کی گاڑیوں کے پہیوں کو نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں چنانچہ مصریوں نے کہا کہ آؤ کہ اسرائیلیوں کے منہ پر سے بھاگ جائیں کیونکہ خداوند اُن کے لئے مصریوں سے جنگ کرتا ہے اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پر بڑھا تا کہ پانی مصریوں اور اُن کی گاڑیوں اور اُن کے سواروں پر پھر آئے اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور دریا صبح ہوتے اپنی قوت اصلی پر لوٹا اور مصری اس کے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوں کو دریا میں ہلاک کیا - اور پانی پھرا اور گاڑیوں اور سواروں اور فرعون کے سب لشکر کو جو اُن کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپا لیا اور ایک بھی اُن میں باقی نہ چھوٹا پر بنی اسرائیل خشک زمین پر دریا کے بیچ میں چلے گئے اور پانی کی اُن کے داہنے اور بائیں دیوار تھی سو خداوند نے اُس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے پر دیکھیں" ۱۱

آیت ۲۳-۳۰ +

س۱۳۔ مصریوں کی ہلاکت اور خدا کی اِس بڑی قدرت کے دیکھنے سے بنی اسرائیل پر کیا اثر ہوا؟

ج۔ "لوگ خداوند سے ڈرے تب خداوند پر اور اُس کے بندے موسیٰ پر ایمان لائے"۔ آیت ۳۱ +

س۱۴۔ مصریوں کا خدا کے ہاتھ سے ہلاک ہونے کے بیان سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اگر ہم سچی توبہ کے پھل نہ دکھائیں تو ہم بھی ہلاک ہوں گے۔ لوقا ۱۳: ۱-۹ (۲) یہ کہ جس راہ پر چلنے سے بنی اسرائیل مصر کی غلامی اور عملداری سے نکل گئے اُسی راہ مصری ہلاک ہوئے یہ بات خداوند یسوع کی صلیب کی ایک بیش نشانی ہے۔ پہلا قرنتیوں ۱: ۱۸-۲۴۔ (۳) یہ کہ خدا نے پچھلے پہر اُس آگ اور بدلی کے اُس ستون میں سے مصریوں کے لشکر پر نظر کی اور مصریوں کی فوج کو گھبرا دیا۔ آیت ۲۴۔ سو وہی نظر جو ایمانداروں کے لئے روشنی اور نجات بخش ہے اوروں کے لئے غضبناک اور مہلک ہے (۴) یہ کہ فرعون اور مصری اپنے گھوڑے اور گاڑیوں پر فخر کر کے بہت بھروسہ رکھتے تھے سو خدا نے اُن کی گاڑیوں کے پہیوں کو نکال ڈالا ایسا کہ مشکل سے چلتی تھیں"۔ آیت ۲۵ "یہ گاڑیوں کا وہ گھوڑوں کا پر ہم خداوند اپنے خدا کے نام کا ذکر کریں گے"۔ زبور ۲۰: ۷ (۵) یہ کہ جب بنی اسرائیل مصری لشکروں کا مقابلہ کرنے سے بالکل لاچار ہو گئے تو خدا نے اُن کو یاد کیا اور بادلوں کو اپنی رتھ بنا کر اُن کی رہائی کے لئے دوڑا۔ زبور ۱۰۴: ۳۔ سو جب خدا کے بندے اپنی ساری تدبیروں سے بالکل لاچار ہو جاتے ہیں۔ تو خدا اُن کی مدد کرتا ہے۔ یسعیاہ ۶۳: ۵ (۶) یہ کہ خدا نے طرح طرح کے وسیلوں سے اپنی مرضی کو پورا کر کے مصریوں کو ہلاک

کیا اور بنی اسرائیل کو رہائی دی مثلاً موسیٰ اور اُس کا عصا بدلی اور آگ کا ستون ایک بڑی پوربی آندھی سمندر کا پانی وغیرہ مثالیں ہیں۔
(۷) یہ کہ مصریوں کی ہلاکت اور بنی اسرائیل کا بچاؤ اُس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جبکہ خدا کے بندوں کے سارے مخالف ہلاک کئے جائیں گے۔ اور خدا کے بندے سلامت رہیں گے۔ بنی اسرائیل کا یہ غلبہ کلیسیا کی فتح یابی کی ایک خاص پیش نشانی ہے۔ آخر کو خدا کے بندے سب ملکے موسیٰ اور برہ کا گیت گائیں گے۔ مکاشفات ۱۵: ۳ +

س ۱۵۔ پولوس رسول پہلا قرنتیوں ۱۰: ۱ و ۲ میں بنی اسرائیل کے لال سمندر کے پار جانیکا کیا بیان کرتا ہے؟

ج "پس اے بھائیو میں نہیں چاہتا کہ تم اِس سے ناواقف رہو کہ ہمارے باپ دادے سب بادل کے نیچے تھے اور وہ سب سمندر میں سے ہو کر نکل گئے اور سبھوں نے اُس بادل اور سمندر میں موسیٰ کا بپتسمہ پایا"+

س ۱۶۔ اب بتاؤ کہ پولوس کی اِن آیتوں کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ یہ کہ جیسے بنی اسرائیل نے اُس وقت موسیٰ کی پیروی کی گو کہ اُن کو پانی کے بیچوں بیچ جانا پڑا اور اِس طور سے اپنا ایمان ظاہر کیا اور اُس کے پیرو ہوئے سو بپتسمہ پاتے وقت ہم مسیح کے شاگرد ظاہر کئے جاتے ہیں۔ ہم اُس وقت اپنا یہ ارادہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہم مسیح کے ہیں۔ ہم اُس وقت مسیح کے پیرو علانیہ بنتے ہیں۔ جیسے بنی اسرائیل موسیٰ کی پیروی کرنے سے مصر کی عملداری و حکمرانی سے جدا ہوئے سو ہم بھی بپتسمہ کے وقت مسیح کے ساتھ ظاہراً ایسے پیوند کئے جاتے ہیں کہ گویا ہم دنیا سے الگ کئے جاتے ہیں +

پندرھواں باب

س ۱ - جب موسیٰ اور بنی اسرائیل فرعون اور مصری عملداری و غلامی سے بالکل چھوٹ گئے تھے تو انہوں نے پہلے کیا کیا؟

ج :- تب موسیٰ اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے یہ گیت گایا اور بولے کہ میں خداوند کی حمد و ثنا گاؤں گا۔ کہ اُس نے بڑے جلال سے اپنے تئیں ظاہر کیا اُسنے گھوڑے کو اُس کے سوار سمیت دریا میں ڈال دیا۔" آیت ۱ - ۱۹ ۔

س ۲ - موسیٰ کے اِس گیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جب خدا کی مہربانی سے کوئی برکت یا رہائی حاصل ہو تو اُسے یاد کرنا چاہیئے ۔ (۲) یہ کہ اِس گیت میں شروع سے آخر تک خدا کی تعریف ہے یہ ہماری بندگی کے گیتوں کے لئے اچھا نمونہ ہے ۔ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے بہت سے گیتوں میں انسان کا زیادہ بیان ہے اُن میں انسان کے خیالات اور کمزوریاں کا زیادہ ذکر ہے اور خدا کی بزرگی اور عجائب کاموں کا کم ذکر ہے ۔ (۳) اِس آیت میں خدا کے کتنے ہی عجیب اور تسلی بخش نام پائے جاتے ہیں۔ مثلاً میرے باپ کا خدا اور خداوند صاحب جنگ یہوداہ (۴) یہ لکھا ہے کہ تب موسیٰ اور بنی اسرائیل نے خداوند کے آگے یہ گیت گایا۔ کب؟ جب وہ مصر کی غلامی سے بالکل چھوٹ گئے تھے اور اُس ملک کے باہر پہنچے تھے ۔ یہ ایک مثال ہے جب تک کہ ہم شیطان اور گناہ کی غلامی میں ہیں کیونکر خدا کی بندگی کر سکتے ہیں؟ جب ہم چھوٹ جائیں تب صدق دلی اور خوشی آوازی سے ہم گا سکتے ہیں ۔ جب ہمارے دل میں شک وشبہ باقی ہے کہ آیا یہوداہ نے ہمیں بچایا ہے یا نہیں آیا ہم شیطان کے غلام ہیں یا خدا کے

بندے اُس وقت ہمارے دل میں خدا کی تعریف کی ایسی باتیں پیدا نہ ہونگی جو موسیٰ اور بنی اسرائیل کے دلوں میں آئیں۔ جب کہ وہ مصر سے بالکل باہر نکل گئے اور لال سمندر کی لہروں اور دشمنوں کے چنگل سے چھوٹ گئے۔
(۵) انسان کی بطالت و کمزوری خدا کے سامنے کیا ہی صاف طور سے ظاہر ہے۔

س ۳۔ جب بنی اسرائیل تین دن تک بیابان میں چلے گئے تو کیا مشکل اُن کے سامنے پیش آئی؟
ج۔ اُنہوں نے پانی نہ پایا۔ آیت ۲۲ ✦
س ۴۔ جب بنی اسرائیل آگے بڑھ کے مارہ میں آئے تو اُن کو کیسا پانی ملا؟
ج۔ کڑوا۔ آیت ۲۳ ✦
س ۵۔ اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟
ج۔ یہ کہ برکت کے بعد آزمائشیں ہوتی ہیں۔ مثلاً جب ابرہام نے فتح پائی تو وہ سدوم کے بادشاہ سے آزمایا گیا۔ جب خداوند یسوع مسیح روح القدس سے بھر گیا اور خدا کی طرف سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ تو وہ اُس وقت بیابان میں آزمایا گیا ✦
س ۶۔ جب مارہ کا پانی نہ پی سکے تو بنی اسرائیل نے کیا کیا؟
ج۔ موسیٰ سے شکایت کی کہ ہم کیا پئیں ✦
س ۷۔ ایسی حالت میں بنی اسرائیل کو کیا کرنا چاہیئے تھا؟
ج۔ موسیٰ سے شکایت کرنا بیجا تھا۔ اُن کو خدا سے یُوں عرض کرنا چاہئے تھا کہ اے خداوند ہم نے تیرے حکم کے بموجب بدلی اور آگ کے ستونوں کی پیروی کی اور انہوں نے ہم کو یہاں پہنچایا تو ہماری پیاس کو دیکھتا ہے ہم پر رحم کر کے پانی ہم کو دے یہ تیرے نزدیک کچھ مشکل نہیں ہے۔ کاش کہ ہم مشکل میں پڑ کے اِس بات کو یاد کریں ✦

س ۸۔ جب موسیٰ نے خدا کے آگے فریاد کی تو مارہ کا وہ کڑوا پانی کیوں کر میٹھا بن گیا؟

ج "خدا نے اُسے ایک درخت دکھایا۔ جسے اُس نے جب پانی میں ڈالا۔ تو پانی میٹھا ہو گیا۔" آیت ۲۵

س ۹۔ وہ درخت جس سے پانی میٹھا بنایا گیا کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

ج۔ مسیح کی صلیب کی طرف۔ اِس میں اِس قدر قدرت ہے پر وہ ہر ایک کڑوی بات کو میٹھی اور ہر ایک مشکل معاملہ کو سہل بنا سکتا ہے۔

س ۱۰۔ آیت ۲۵ میں لکھا ہے کہ خدا نے انہیں وہاں آزمایا اِس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

ج (۱) یہ کہ خدا اپنے بندوں کو طرح طرح سے آزماتا ہے۔ تاکہ اُن کے دلوں کا حقیقی حال اُن پر ظاہر ہو (۲) جب ہم کسی طرح کی مشکل میں پڑ جائیں۔ تو یہ سمجھنا چاہئے کہ اب خدا اِس مشکل سے مجھ کو جانچتا ہے۔ کہ آیا میں اِس پر تکیہ کر کے خاطر جمع ہوں گا یا بے دل اور سست اعتقاد ہو کے بے جا شکایت کروں گا۔ (۳) آزمائشوں میں پڑ کے یعقوب کی نصیحت کو یاد کرو اور خوشی مناؤ۔ "اے میرے بھائیوں جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو تو اُسے کمال خوشی سمجھو یہ جان کر کہ تمہارے ایمان کی آزمائش صبر پیدا کرتی ہے۔" یعقوب ۱: ۲ و ۳ (۴) الٰہی برکتوں کا قائم و برقرار رہنا زندہ ایمان کو کام میں لانے پر موقوف ہے۔

س ۱۱۔ خدا نے کس شرط پر بنی اسرائیل کو مصری بیماریوں سے شفا بخشنے کا وعدہ کیا؟

ج۔ اگر تو دل لگا کے خداوند اپنے خدا کی آواز سُنے اور جو کچھ اُسکی نظر میں اچھا ہے کرے اور اُس کے حکموں کو سُنے اور اس

کے آئینوں کو یاد رکھے تو میں اُن بیماریوں میں سے جو مَیں نے مصریوں پر بھیجیں تجھ پر کوئی نہ بھیجوں گا کہ میں وہ خداوند ہوں جو تجھے شفا بخشتا ہے" آیت ۲۶ +

س ۱۲ جب بنی اسرائیل مارہ کے پانی کو چھوڑ کر آگے بڑھے تو وہ کہاں پہنچے؟

ج وہ ایلیم کو جہاں پانی کے بارہ چشمے اور ستّر درخت کھجور کے تھے آئے اُنہوں نے پانی پر خیمے کھڑے کئے" آیت ۲۷ +

س ۱۳ - کس لئے اِن بارہ چشموں اور ستّر درختوں کا ذکر ہے؟

ج - بعض مسیحی بزرگ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بارہ چشمے مسیح کے بارہ رسولوں کے پیش نشان ہیں اور یہ ستّر درخت اُس کے ستّر مناد ہیں جنہیں اُس نے انجیل کی بشارت سُنانے اور بیماریوں سے شفا بخشنے کے لئے بھیجا۔ بعض بزرگ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا کل سفر کوچ بکوچ مسیحی تجربہ اور مسافرت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اِسلئے وہ یہ کہتے ہیں کہ مارہ کے پانی سے شریعت کی وہ کڑواہٹ مراد ہے۔ جو اکثر نو مرید مسیحیوں کو پیش آتی ہے بعد اس کے جب وہ فضل اور تجربہ حاصل کرتے ہیں اور مسیحی مسافرت میں ذرا اور آگے بڑھتے ہیں تو وہ بارہ رسولوں کے چشموں کے پاس پہنچتے اور وہاں کھجور کے درخت کے سایہ میں بیٹھ کر دلی آرام پاتے ہیں۔ قدیم زمانوں کے مسیحی بزرگ پاک نوشتوں کے ہر ایک ماجرہ سے ایسی ایسی بہت سی مثالیں نکالتے تھے ہیں ان کی ایسی تفسیروں کا یہ نمونہ دیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہودی قوم اب تک مارہ کے پانی کے پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ اِس لئے کہ وہ صلیب کے درخت کو حقیر جانتی ہے +

سولھواں باب

س ۱۔ جب بنی اسرائیل سین کے بیابان میں پہنچے تو وہ موسیٰ اور ہارون پر کیوں جھنجلائے؟

ج۔ "بنی اسرائیل بولے کہ کاش ہم خداوند کے ہاتھ سے زمین مصر میں جس وقت کہ ہم گوشت کی ہانڈیوں کے پاس بیٹھے تھے اور روٹی من بھر کے کھاتے تھے مارے جاتے کیونکہ تم ہمکو اس بیابان میں نکال لائے ہو کہ سارے مجمع کو بھوک سے ہلاک کرو"۔ آیت ۳ *

س ۲۔ خدا نے آسمان سے روٹی برسانے کے حق میں کیا کہا؟

ج۔ "خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھ میں آسمان سے تمہارے لئے روٹیاں برساؤں گا یہ لوگ ہر روز نکلکے جتنا ایک ہی دن کے لئے کفایت کرے ہر ایک دن سمیٹ لیا کریں تاکہ میں انہیں جانچوں کہ وہ میری شریعت پر چلیں گے یا نہیں اور یوں ہوگا کہ چھٹے دن وہ اُسے جو لے آئیں گے پکا کے تیار کرینگے مگر جتنا کہ روز روزنہ جمع ہوتا ہے اُس کا دُونا ہو جائے گا"

آیت ۴ و ۵ *

س ۳۔ من کے برسنے کی کیفیت سناؤ؟

ج۔ "جب اوس پڑ چکی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بیابان میں ایک چھوٹی چھوٹی گول چیز ایسی سفید جیسے برف کا چھوٹا ٹکڑا زمین پر پڑی ہے۔ اور بنی اسرائیل نے دیکھ کے آپس میں کہا کہ من ہے کیوں کہ انہوں نے نجانا کہ وہ کیا ہے تب موسیٰ نے انہیں کہا یہ روٹی ہے جو خداوند نے کھانے کو تمہیں دی ہے"۔ آیت ۱۴ و ۱۵ *

س ۴۔ من کے جمع کرنے کا حال بیان کرو۔
ج ۴۔ "یہ وہ بات ہے جو خداوند نے تمہیں فرمائی تھی۔ ہر ایک اُس میں سے بقدر اپنے کھانے کے آدمی پیچھے ایک اومر جمع کرے ہر ایک اپنے لوگوں کا شمار کر کے اُن کے لئے جو اُس کے خیمے میں ہیں لے چنانچہ بنی اسرائیل نے یونہی کیا اور اُن میں سے بعضوں نے زیادہ اور بعضوں نے کم جمع کیا۔ اور جب انہوں نے اومر سے ناپا تو جس نے بہت جمع کیا تھا کچھ زیادہ نہ پایا اور اُس کا جس نے کم جمع کیا تھا کم نہ ہوا ہر ایک نے اُن میں سے بقدر اپنے کھانیکے جمع کیا تھا" آیت ۱۶-۱۸ +
س ۵۔ جب موسیٰ کے حکم کے برخلاف بعضوں نے من میں سے صبح تک کچھ باقی رہنے دیا تو کیا ہوا؟
ج ۔ اس میں کیڑے پڑ گئے اور وہ سڑ گیا +
س ۶۔ مقدس سبت کے روز من کے جمع کرنے کے بارے میں کیا حکم ہوا؟
ج ۔ یہ کہ "چھ دن تک اُسے تم جمع کرو گے پر ساتویں دن جو سبت ہے کچھ نہ پاؤ گے" آیت ۲۶ +
س ۷۔ جنہوں نے کہ چھٹے دن ساتویں دِن کے لئے جمع نہ کیا بلکہ ساتویں دن بھی جمع کرنے کو گئے اُن کا کیا حال ہوا؟
ج ۔ انہوں نے کچھ نہ پایا +
س ۸۔ من کیسی شکل کا تھا اور اُس کا مزا کیسا تھا؟
ج ۸۔ "وہ دھنیئے کے بیج کی طرح سفید اور مزا اُس کا شہد میں ملی ہوئی پھلوری کا تھا" آیت ۳۱ +

س ۹۔ موسیٰ نے اُس من کے ایک اومر کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا حکم دیا؟

ج:۔ "موسیٰ نے ہارون کو کہا ایک مرتبان لے اور ایک اومر من اُس میں بھر اور خداوند کے آگے لا تاکہ وہ تمہارے قرنوں کے لئے محفوظ رہے۔" آیت ۳۳ +

س ۱۰۔ ہارون نے اُس مرتبان کو کہاں رکھا؟

ج۔ شہادت کے صندوق کے آگے۔ آیت ۳۴ +

س ۱۱۔ بنی اسرائیل کب تک من کھاتے رہے؟

ج۔ چالیس برس یعنی جب تک کہ وہ زمین کنعان کی نواحی میں آئے آیت ۳۵

س ۱۲۔ خدا کی طرف سے من کے برسنے سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ حقیقی رزاق خدا ہے (۲) یہ کہ خدا نے ہر ایک کے کھانے کے موافق اُس کو دیا (۳) یہ کہ جیسے وہ من روز روز جمع کیا گیا ایسے ہی ہم بھی روز روز خدا کے پاک کلام سے اپنی روح کے لئے خوراک جمع کرتے ہیں (۴) یہ کہ گذرا ہوا تجربہ سڑے ہوئے من کی مانند ہے (۵) یہ کہ اس بیابان دنیا میں ہمیشہ روزینہ اور روحانی روٹی کے لئے خدا کی طرف دل لگانا چاہیئے (۶) یہ کہ من برسانا ہماری نظر میں ایک عجیب معجزہ دکھائی دیتا ہے لیکن خدا روز بروز ہم کو کھلاتا اور ہماری حاجت روائی کرتا ہے پر ہم اُس کا ہاتھ نہیں پہچانتے ہیں افسوس ہماری آنکھیں ایسی بند ہیں کہ روزمرّہ کی خوراک پاکر خدا کو یاد نہیں کرتے اور شکر گزار نہیں ہوتے ہیں +

س ۱۳۔ اس من میں جو بیابان میں بنی اسرائیل کی خوراک کے لئے برسایا گیا اور مسیح میں کون سی موافقتیں پائی جاتی ہیں؟

ج (۱) دونوں آسمان پر سے آئے ۔ یوحنا ۶: ۴۸-۵۱ (۲) دونوں خدا کی بخشش ہیں (۳) دونوں سبھوں کے لئے ہیں (۴) دونوں نظر میں چھوٹے اور حقیر ہیں (۵) بنی اسرائیل کو حکم ملا کہ ہر ایک اپنی حاجت کے مطابق من کو جمع کرے سو ہر ایک اپنی حاجت کے مطابق مسیح میں سب کچھ پائیگا

س ۱۴ ۔ خدا نے سبت کے دن کو پاک کرنے کے لئے من کی نسبت کون سے تین معجزے دکھائے ؟

ج (۱) یہ کہ خدا نے چھٹے دن دوچند برسایا ۔ آیت ۲۲ و ۲۳ (۲) اُس نے سبت کے دن ایک ٹکڑا بھی نہ برسایا (۳) اور دنوں پر کل کا من سڑ جاتا تھا ۔ آیت ۲۰ ۔ لیکن سبت کے دن وہ نہ سڑا اور نہ اُس میں کیڑے پڑے +

س ۱۵ ۔ ان تینوں معجزوں سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ خدا نے سبت کے دن کو پاک کرنا چاہا (۲) یہ کہ اُس دن پر سب کام سے فراغت پانے سے نقصان نہیں ہوتا بلکہ برکت ملتی ہے ۔ (۳) یہ کہ اگر ہم اور چھ دنوں میں غافل اور بے پرواہ رہیں تو سبت کا دن ہمارے لئے نہ تو مقدس اور نہ مبارک ہوگا ۔ بہتیرے لوگ سبت کو خوشی اور برکت کا دن نہیں پاتے کیونکہ وہ پہلے چھ دنوں کو جیسے کہ چاہیئے کام میں نہیں لاتے جن بنی اسرائیلیوں نے چھٹویں دن دوچند من جمع نہیں کیا انہوں نے بے شک سبت کے دن کچھ تسلی نہیں پائی ۔

ستارھواں باب

س ۱ ۔ بنی اسرائیل نے سین کے بیابان سے کوچ کر کے رفیدیم میں کیوں ڈیرہ

کیا۔ آیت ۱ ✚

س ۲۔ رفیدیم میں لوگوں کو کیا مشکل پیش آئی ؟

ج ۔ یہ کہ وہاں لوگوں کے پینے کو پانی نہ تھا ✚

س ۳۔ رفیدیم میں پینے کے لئے پانی نہ ملنے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ ہم خدا کے فرمان کے مطابق عمل کرنے سے کبھی کبھی مصیبتوں میں پڑ جاتے ہیں (۲) یہ کہ مصیبت خدا کی ناراضی کا نشان نہیں ہے کیونکہ بنی اسرائیل خدا کی مرضی کے مطابق چل کر اس مصیبت میں پڑ گئے تھے۔ (۳) یہ کہ خدا ان مصیبتوں کے وسیلے سے ہمارے ایمان کو جانچنا اور اُس کو مضبوط کرنا چاہتا ہے ✚

س ۴۔ اِس مصیبت سے بنی اسرائیل پر کیا اثر ہؤا ؟

ج ۔ وہ موسیٰ سے جھگڑ کر کہنے لگے کہ ہم کو پانی دے کہ ہم پئیں ۔ آیت ۲ ✚

س ۵۔ موسیٰ نے اُن کو سمجھا کے کیا کہا ؟

ج ۔ تم مجھ سے کیوں جھگڑتے ہو اور خداوند کا کیوں امتحان کرتے ہو ؟

س ۶۔ موسیٰ کے سمجھانے سے اُن پر کیا اثر ہؤا ؟

ج ۔ وہ اور بھی ناراض ہو کر اُس پر جھنجلائے اور کہا کہ تو ہمیں مصر سے کیوں نکال لایا کہ ہمیں اور ہمارے لڑکوں اور ہماری مویشی کو پیاس سے ہلاک کرے" ؟ آیت ۳ ✚

س ۷۔ جب موسیٰ نے خداوند سے فریاد کر کے کہا کہ میں اِن لوگوں سے کیا کروں وہ سب کے سب مجھے ابھی سنگسار کرنے کو تیار ہیں تو خدا نے اُس سے کیا کہا ؟

ج ۔ یہ کہ لوگوں کے آگے جا اور بنی اسرائیل کے بزرگوں کو اپنے ساتھ لے اور اپنا عصا جو تو دریا پر مارتا تھا اپنے ہاتھ میں لے اور جا ۔ دیکھ کہ میں وہاں

حورب کی چٹان پر تیرے آگے کھڑا ہوں گا۔ تو اُس چٹان کو ماریو۔ اُس سے پانی نکلیگا تاکہ لوگ پئیں۔ چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے یہی کیا۔" آیت ۵ و ۶ +

س ۸۔ موسیٰ نے اُس جگہ کا نام کیوں مسہ اور مریبہ رکھا؟

ج ۸۔ اس لئے کہ بنی اسرائیل نے وہاں جھگڑا کیا تھا اور اس لئے کہ انہوں نے خداوند کا امتحان کیا تھا اور کہا تھا کہ خداوند ہمارے بیچ میں ہے کہ نہیں" آیت ۷ +

س ۹۔ زبور ۹۵: ۸ میں مسہ اور مریبہ کا کیا بیان ہے؟

ج ۹۔ تم اپنے دلوں کو سخت نہ کرو جیسا کہ مریبہ میں آزمائش کے دن بیابان کے درمیان کرتے تھے۔ زبور ۷۸: ۱۵ و ۱۰۵: ۴۱۔ استثنا ۶: ۱۶۔ گنتی ۲۰: ۲ +

س ۱۰۔ موسیٰ کے حورب کی چٹان کو مارنے اور پھر اُس سے پانی نکالنے کی کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج ۱۰۔ (۱) یہ کہ خدا ہر ایک بڑی مشکل کو ایک دم میں حل کرسکتا ہے (۲) یہ کہ جس مصیبت کے بیابان میں ہم مایوس ہوگئے ہیں وہاں حورب کی سی چٹان بھی موجود ہے کہ جس سے ہماری حاجت رفع ہو (۳) یہ کہ حورب کی وہ چٹان مسیح مصلوب کی ایک پیش نشانی ہے۔ پولوس رسول صاف یہ کہتا ہے "اور سبھوں نے ایک ہی روحانی پانی پیا کیونکہ اُنہوں نے اُس روحانی چٹان میں سے جو اُن کے ساتھ چلی پانی پیا مگر وہ چٹان مسیح تھی۔" پہلا قرنتیوں ۱۰: ۴ +

س ۱۱۔ حورب کی چٹان کون سی باتوں میں مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے؟

ج (۱) یہ کہ مسیح کی چھیدی ہوئی پسلی سے ہم کو آبِ حیات حاصل ہوتا ہے (۲) وہ چٹان ایک ہی بار ماری گئی سو مسیح بھی ایک ہی بار ہمارے گناہوں کے بدلے قربان ہُوا نہ کہ بار بار (۳) مسیح کی موت کے بعد رُوح قدس نازل ہوئی وہ مثل حورِب کی چٹان کے پانی کے ہماری روحانی پیاس کو دور کر دیتی ہے۔ یُوحنّا ۷: ۳۷ و ۳۸ +

س ۱۲۔ جب عمالیق آئے اور رفیدیم میں بنی اسرائیل کے ساتھ لڑے تو موسیٰ نے یشوع سے کیا کہا؟

ج ”ہم میں سے لوگ چُن اور نکل اور جا کر عمالیق سے جنگ کر۔ کل میں خدا کا عصا اپنے ہاتھ میں لے کے پہاڑ کی چوٹی پر کھڑا ہُوں گا۔ سو یشوع نے جیسا موسیٰ نے اُسے کہا تھا کیا اور عمالیق کے ساتھ جنگ کی موسیٰ اور ہارون اور حور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے“۔ آیت ۹ و ۱۰ +

س ۱۳۔ جب موسیٰ اپنا ہاتھ اُٹھاتا تھا تو کیا ہوتا تھا اور جب وہ ہاتھ لٹکا دیتا تھا تو پھر کیا ہوتا تھا؟

ج جب موسیٰ اپنا ہاتھ اُٹھاتا تھا تو بنی اسرائیل فتح پاتے تھے اور جب ہاتھ لٹکا دیتا تھا تو عمالیق غالب ہوتے تھے۔ آیت ۱۱ +

س ۱۴۔ جب موسیٰ کے ہاتھ بھاری ہو رہے تھے تب ہارون اور حور نے اُس کی کیا مدد کی؟

ج ”وہ انہوں نے ایک پتھر لیکے اُس کے نیچے رکھا وہ اُس پر بیٹھا اور ہارون اور حور ایک ایک طرف اور دوسرا دوسری طرف ہو کے اُس کے ہاتھوں کو سنبھالے رہے۔ تب اُس کے ہاتھ آفتاب کے غروب ہوتے تک مضبوطی سے اُٹھے رہے“ آیت ۱۲ +

س ۱۵ - جب موسیٰ پہاڑ پر خدا کی طرف ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھا تو یشوع کیا کر رہا تھا؟

ج - وہ عمالیق اور اُس کے لوگوں کے ساتھ جنگ کر رہا تھا اور اُس نے اُن کو شکست دی - آیت ۱۳ +

س ۱۶ - عمالیق پر فتح پانے کی یادگاری کے لئے خدا نے موسیٰ کو کیا حکم دیا؟

ج - یادگاری کے لئے کتاب میں اِسے لکھ رکھ اور یشوع کے کان میں یہ کہہ دے کہ میں عمالیق کا نام و نشان آسمان کے تلے سے بالکل مٹا دوں گا" آیت ۱۴ +

س ۱۷ - موسیٰ کو کتاب میں لکھنے کا حکم دینے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ موسیٰ نے خدا کے حکم سے خروج کی کتاب لکھی (۲) جو شخص اِس بات پر شک لائے کہ آیا موسیٰ لکھ سکتا تھا یا نہیں اُس کا شک اِس حکم کے پڑھنے سے مٹ جانا چاہئے - اگر موسیٰ لکھنا نہ جانتا جیسا کہ بعض گمان کرتے ہیں تو کیا خدا اُس کو لکھنے کا حکم دیتا؟ ہرگز نہیں اِس لئے کہ یہ حکم فضول ہوتا (۳) اِس بات سے خروج کی کتاب کے الہامی ہونیکا ثبوت ملتا ہے (۴) یقین ہے کہ موسیٰ نے جیسے کہ خدا نے فرمایا ویسا ہی لکھا اور وہ کتاب موجود ہے - کیونکہ "یادگاری کے لئے" یہ کتاب لکھی گئی - البتہ جس کتاب میں یہ لکھا گیا اگر وہ برباد کیجائے تو وہ کیونکر اِس ماجرے یا اور کسی ماجرے کو یاد دلائیگی - خروج ۲۴: ۴ و ۷ گنتی ۳۳: ۱ و ۲ و ۳۶: ۱۳ و استثناء ۲۸: ۶۱ +

س ۱۸ - عمالیق کون تھا؟

ج۔ وہ عیسو کا پوتا تھا پیدائش ۳۶: ۱۲ و ۱۶۔ گنتی ۲۴: ۲۰ و استثنا ۲۵: ۱۷۔ ۱۹۔ پہلا سموئیل ۱۴: ۴۸ +

س ۱۹۔ کیا خدا کا یہ کلام کہ "مَیں عمالیق کا نام و نشان آسمان کے تلے سے بالکل مٹا دوں گا" (آیت ۱۴) پورا ہؤا؟

ج۔ ہاں گنتی ۲۴: ۲۰۔ استثنا ۲۵: ۱۹ دوسرا سموئیل ۸: ۱۲ عزرا ۹۵: ۱۴ +

س ۲۰۔ موسیٰ نے کتاب میں صرف عمالیق کی شکست ہی کا حال نہیں لکھا بلکہ اُس کی یادگاری کے واسطے کچھ اور بھی لکھا ہے سو اُس کا حال بیان کرو؟

ج۔ "موسیٰ نے قربان گاہ بنائی اور اُس کا نام یہوداہ نسی رکھا" آیت ۱۵ +

س ۲۱۔ یہوداہ نسی کے معنی کیا ہیں؟

ج۔ خداوند میرا جھنڈا ہے +

س ۲۲۔ موسیٰ نے اُس قربان گاہ کو یہ نام یہوداہ نسی دے کر کیا ظاہر کیا؟

ج۔ یہ کہ خدا نے عمالیق پر فتح پائی۔ اُس کے ہاتھ نے فتح پائی نہ کہ میرے ہاتھ نے۔ یشوع نے جنگ کی اور میں نے ہاتھ اُٹھایا لیکن فتح خدا ہی نے بخشی۔ جیسے پولوس نے کہا "پولوس کون اور اپولوس کون ہے۔ مگر خدمت کرنے والے جن کے وسیلے سے تم ایمان لائے ہو سو بھی اتنا جتنا خداوند نے ہر ایک کو بخشا۔ میں نے درخت لگایا اور اپولوس نے سینچا پر خدا نے بڑھایا۔ پس لگانے والا کچھ چیز نہیں اور نہ سینچنے والا مگر خدا جو بڑھانے والا ہے لگانے والا اور سینچنے والا دونوں ایک ہیں اور ہر ایک اپنی محنت کے موافق اپنا اجر پائے گا" پہلا قرنتیوں ۳: ۵۔ ۸ +

س ۲۳۔ عمالیق کا بنی اسرائیل پر چڑھ جانا اور اُن سے لڑنا کس بات کی مثال اور نشانی ہے؟ •

ج (۱) یہ کہ اگرچہ اہل عمالیق عیسو کے پوتے کی اولاد ہو کر بنی اسرائیل سے کچھ جسمانی رشتہ رکھتے تھے تو بھی اُن پر چڑھائی کر کے اُن سے جنگ کی۔ ایسے ہی ہمارے جسم سے بھی بہت سے دشمن نکلتے ہیں جو ہم کو ملک موعود میں پہنچنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں (۲) یہ کہ اگرچہ بنی اسرائیل فرعون کی غلامی سے چھوٹ گئے تھے۔ تو بھی اُن کو اور دشمنوں سے لڑنا پڑا نہ صرف مصر میں بلکہ بیابان میں دشمن موجود تھے سو اگرچہ ہم مسیحی لوگ شیطان کی حکومت سے چھوٹ گئے ہیں اور اُس کے غلام نہیں ہیں اور اگرچہ ہم نے مسیح مصلوب سے مثل حورب کی چٹان کے آب حیات پایا اور آسمانی من کھایا تو بھی ہمارے جسم کے اندر ایسے دشمن ہیں کہ مثل عمالیق کے ہم کو اُس چٹان کے پانی پینے اور من کھانے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ فرعون کی حکومت سے شیطان کی حکومت مراد ہے۔ عمالیق کی دشمنی سے جسم کی مخالفت مراد ہے جیسے کہ لکھا ہے کہ "خداوند کی جنگ عمالیق کے ساتھ نسل در نسل ہو گی"۔ آیت ۱۶۔ سو خداوند کی روح جو ہم میں بستی ہے وہ ہر وقت ہمارے جسم سے جنگ کرتی ہے جیسا کہ لکھا ہے۔ "کیونکہ جسم کی خواہش روح کی مخالف ہے اور روح کی خواہش جسم کی مخالف ہے اور یہ ایک دوسرے کے برخلاف ہیں۔ یہاں تک کہ جو کچھ تم چاہتے ہو سو نہیں کر سکتے ہو"۔ گلتیوں ۵: ۱۷۔ خدا کا شکر ہو کہ جیسے اُس نے موسیٰ سے یہ وعدہ کیا کہ "میں عمالیق کا نام و نشان آسمان کے تلے سے بالکل مٹا دوں گا" (آیت ۱۴) سو اُس نے ہم کو فتح پانے کا وعدہ دیا ہے۔ پہلا قرنتیوں ۱۵: ۵۷ + رومیوں ۸: ۳۷ + پہلا قرنتیوں ۱۰: ۱۱

س ۴۴۔ عمالیق پر فتح پانے کی کل کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ جب تک ہم ملک موعود تک نہ پہنچیں اِس دنیاوی اور بیابانی مسافرت میں بہت سے دشمن مثل عمالیق کے ہم کو وہاں پہنچنے سے روکنے کی کوشش کریں گے (۲) جیسے موسیٰ پہاڑ پر اپنے ہاتھ میں عصا اُٹھا کے بنی اسرائیل کے لئے خدا سے دعا مانگتا تھا سو مسیح خدا کے حضور میں گویا اپنے ہاتھ میں اپنی صلیب اُٹھا کے ہماری سفارش کرتا ہے (۳) جو غلبہ بنی اسرائیل نے عمالیق پر پایا سو طرح طرح کے وسیلوں کو استعمال میں لانے سے ہُوا مثلاً موسیٰ یشوع ہارون حور موسیٰ کا عصا پتھر تلوار وغیرہ سے یہ سب وسائل مل کے عمالیق پر فتحیابی کے باعث ہوئے سو اِس روحانی جنگ میں طرح طرح کے وسیلوں سے ہم فتحیاب ہوتے ہیں۔ (۴) وہ غلبہ جو عمالیق پر ہوا وہ موسیٰ کی دعا اور یشوع کی لڑائی سے ہُوا پس چاہیئے کہ آج کل بھی دعا اور محنت دونو ملی جلی رہیں۔ اعمال ۱: ۱۴ پہلا تمطاؤس ۲: ۸ زبور ۲۸: ۲ و ۶۳: ۴ (۵) جس جگہ پر خدا نے بنی اسرائیل کے سامنے حورب کی چٹان سے اُن کو پانی دیا تھا یعنی رفیدیم میں وہاں عمالیق اُن پر چڑھ آئے۔ آج کل بھی اکثر ایسا ہوتا ہے جس جس جگہ اور جس جس وقت ہم خدا کے ہاتھ سے بڑی بڑی برکتیں پاتے ہیں وہاں دُنیا اور جسم دونوں مل کے ہم پر چڑھ آتے اور اِن برکتوں کو ہم سے چھین لینا چاہتے ہیں لہذا موسیٰ کی مانند دُعا مانگنے میں تھک نہ جانا بلکہ یشوع کی مانند اُن سے لڑنا چاہیئے۔ زبور ۱۴۴: ۱ و ۲ ✦

اٹھارھواں باب

س ۱۔ تیرو کون تھا؟
ج۔ وہ موسیٰ کا خسر اور مدیان کا کاہن تھا اور ابرہام کی بیوی قتورہ کی اولاد میں سے تھا۔ خروج ۲: ۱۶ و ۱۸ اور ۳: ۱ گنتی ۱۰: ۲۹ پیدائش ۲۵: ۱۔ ۴ +

س ۲۔ جب موسیٰ کے خسر تیرو نے یہ سب سُنا کہ خدا نے موسیٰ اور اپنی قوم اسرائیل کے لئے کیا کیا اور خداوند اسرائیل کو مصر سے باہر لایا تو اُس نے کیا کیا؟
ج۔ وہ موسیٰ کی بیوی سفورہ کو اور اُس کے دونوں بیٹوں کو اُس کے پاس لے آیا۔ آیت ۲۔ ۶ +

س ۳۔ موسیٰ نے اپنے خسر سے کیا بیان کیا؟
ج۔ سب کچھ کہ خداوند نے اسرائیل کے لئے فرعون اور مصریوں سے کیا کیا اور راہ میں اُن پر یہ یہ مصیبتیں پڑیں اور خداوند نے انہیں کیوں کر بچایا۔ آیت ۸ +

س ۴۔ جب تیرو نے سنا کہ خدا نے اسرائیل پر کس قدر احسان کیا تو اُس کے دل پر کیا اثر ہوا؟
ج۔ تیرو نے کہا کہ مبارک ہے وہ خدا جس نے تم کو مصریوں کے ہاتھ اور فرعون کے ہاتھ سے نجات بخشی اور جس نے قوم کو مصریوں کے نیچے سے بچایا۔ اب میں جانتا ہوں کہ خداوند سب معبودوں سے بڑا ہے کیونکہ

وہ ان کاموں میں جو انہوں نے غرور سے کئے ان پر غالب ہُوا"۔ آیت ۱۰ و ۱۱ +

س ۵۔ پھر یترو خدا کے لئے کیا لایا؟

ج۔ "ایک سوختنی قربانی اور ذبیحے خداوند کے لئے لایا اور ہارون اور اسرائیل کے سب بزرگ موسیٰ کے سسرے کے ساتھ روٹی کھانے خدا کے آگے آئے"۔ آیت ۱۲ +

س ۶۔ یترو پاک نوشتوں کے اور کن شخصوں سے تشبیہہ دیا جا سکتا ہے؟

ج۔ ملک صدق اور ایوب سے +

س ۷۔ اب موسیٰ کے خسر یترو اور موسیٰ کی بیوی سفورہ اور اُس کے دو بیٹوں کے موسیٰ کے پاس آنے اور خدا کے لئے قربانیاں گذراننے اور ہارون اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے اُس کے ساتھ خدا کے آگے روٹی کھانے کی کل کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ موسیٰ کی بیوی سفورہ اُس کے دو بیٹے کلیسیا کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب موسیٰ نے پہلے اپنے بھائیوں کو بچانے چاہا تو انہوں نے اُس کو قبول نہ کیا۔ سو موسیٰ نے مدیان کے بیابان میں جا کر اُس غیر ملک کے کاہن یترو کی بیٹی کو پایا اور اُس سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ یہ غیر قوم کی عورت موسیٰ کو اُسکی پست حالی میں ملی اور اب اُس کی سرفرازی کے وقت سارے بنی اسرائیل کے سامنے اُس کی بیوی اور اُس کے بیٹے قبول کئے گئے اور بڑی عزت کے ساتھ وہ موسیٰ کے سب سے زیادہ عزیز قرار دیئے گئے کیا یہ کلیسیا کی حالت کی صاف پیش نشانی نہیں ہے؟ جب مسیح اپنوں پاس آیا انہوں نے اُسے قبول نہیں کیا بلکہ اُس پر الزام لگایا اِس عرصہ

میں مسیح غیر قوموں میں سے اپنے لئے کلیسیا پاتا ہے اور آخر کو اسرائیلی قوم کے سامنے اُس کلیسیا کو ایسی عزت بخشے گا جیسے کہ موسیٰ نے سفورہ اور اُس کے بیٹوں کو دی "یہ بھید بڑا ہے پر میں مسیح اور کلیسیا کی بابت بولتا ہوں" افسیوں ۵ : ۳۲۔ جیسے یوسف نے جس عرصے میں وہ اُسکے بھائیوں نے اُس کو مُردہ سمجھا ایک غیر قوم کی عورت کو پایا ایسا ہی موسیٰ نے جس عرصے میں وہ اپنے بھائیوں سے مقبول نہ تھا غیر قوم کی عورت کو پایا آخر کو جب یوسف اور موسیٰ دونوں سرفراز کئے گئے اور اپنے بھائیوں سے پہچانے گئے اور اُن کے اُوپر بادشاہ قرار دیئے گئے تب اُن کی غیر قوم والی عورتیں اور اُن کے بیٹے بنی اسرائیل کی نظر میں ذی عزت ٹھہرے یہ مسیح اور اُس کی کلیسیا کی ایک صاف پیش نشانی ہے بنی اسرائیل نے مسیح کی قدر نہیں جانی بلکہ اُس سے بیرحمی اور سختی سے پیش آکر اُسے مار ڈالا اب وہ اُن کی نظر میں مُردہ ہے جیسے کہ یوسف اور موسیٰ اپنے بھائیوں کی نظر میں معلوم ہوئے لیکن اِس عرصے میں مسیح غیر قوموں میں سے اپنے لئے ایک کلیسیا کو پاتا ہے اور آخر کو بنی اسرائیل اُس کو زندہ اور بادشاہ دیکھیں گے اور اُس کے ساتھ یہ غیر قوم والی کلیسیا بھی دیکھیں گے اور جانیں گے کہ وہ مسیح کی نظر میں سب سے زیادہ پیاری اور عزیز ہے۔ کاش وہ دن جلد آئے (۲) اِس کیفیت سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ "یترو جو مدیان کا کاہن تھا سوختنی قربانی اور ذبیحے خدا کے لئے لایا اور ہارون اور اسرائیل کے سب بزرگ موسیٰ کے سُسرے کے ساتھ روٹی کھانے خدا کے آگے آئے۔ آیت ۱۲۔ یہ غیر قوم والے عابدوں کا پہلا پھل ہے یہ اُس نبوت اور اُس دن کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ "آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند

کے گھر کا پہاڑ پہاڑیوں کی چوٹی پر قائم کیا جائے گا اور ٹیلوں سے اونچا کیا جائے گا اور ساری قومیں اُس کی طرف روانہ ہوں گی بلکہ بہت سے لوگ جائیں گے اور کہیں گے آؤ ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں اور یعقوب کے خدا کے گھر میں کہ وہ اپنی راہیں ہم کو بتائے گا اور ہم اُس کے رستوں پر چلیں گے کیونکہ شریعت صیحون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلے گا"۔ یسعیاہ ۲: ۲ و ۳ (۳) خدا ہر قوم میں سے ایسے عابدوں کو ڈھونڈتا ہے جیسا کہ تیرو"۔ وہ گھڑی آتی ہے بلکہ اب بھی ہے کہ جس میں سچے پرستار روح اور راستی سے باپ کی پرستش کریں گے کیوں کہ باپ بھی اپنے پرستاروں کو چاہتا ہے کہ ایسے ہوں"۔ یوحنا ۴: ۲۳ + اعمال ۱۰: ۳۴ و ۳۵ +

س ۸۔ جب مدیان کے کاہن تیرو نے موسیٰ کو بنی اسرائیل کے مقدموں کا فیصلہ کرتے ہوئے دیکھا تو اُس نے کیا صلاح دی؟

ج۔ یہ کہ تو یقیناً ماندہ ہو جائے گا تو اکیلا اُن کے فیصلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اب میرا کہا مان اور اُن لوگوں میں سے اعتباری خدا ترس اور سچے آدمیوں کو ہزاروں اور سینکڑوں اور پچاس پچاس اور دس دس پر حاکم کر دے تاکہ وہ ہر ایک بڑا مقدمہ تجھ پاس لائیں اور چھوٹے کا خود فیصلہ کریں۔ آیت ۱۳۔ ۲۶ +

س ۹۔ کیا موسیٰ کے لئے اپنے خسر کا کہا ماننا اچھا تھا؟

ج (۱) اس کی نسبت مسیحی بزرگ مختلف رائے دیتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نہیں اس لئے کہ اگر یہ صلاح اچھی ہوتی تو خدا ہی موسیٰ کو یہ صلاح دیتا اور جو کام خدا نے موسیٰ کو دیا گیا وہ موسیٰ کی طاقت

سے باہر تھا۔ اِن آیات کا گنتی ۱۱: ۱۱-۱۸ سے مقابلہ کرو وہاں پر یہ لکھا ہے کہ میں اُس روح میں سے جو تجھ میں ہے کچھ لے لوں گا اور ان میں ڈالوں گا اس بات سے یہ صاف ظاہر ہے کہ روح کی کچھ زیادتی نہیں ہوئی صرف وہی رُوح جو موسیٰ میں تھی ستر آدمیوں میں بانٹا دی گئی جو کچھ کہ اُس وقت تک خدا موسیٰ کے وسیلے کر رہا تھا اب ستر آدمیوں کے وسیلے سے کرنے لگا۔ اِس امر میں بھی موسیٰ نے وہی کم اعتقادی ظاہر کی جو کہ اُس نے اپنی زبان کی لکنت کے سبب سے فرعون کے پاس جانے سے اِنکار کرکے ظاہر کی تھی۔ اِس رائے کے خلاف بعض اور مسیحی اپنی یہ رائے دیتے ہیں کہ موسیٰ نے اچھا کیا (۱) اِس لئے کہ پاک نوشتوں میں اُس کا اپنے خسر کا کہنا ماننا کہیں بھی گناہ نہیں لکھا ہے (۲) اِس لئے کہ خدا کے بندوں کو اوروں کی نیک صلاح اور تجربہ کی باتوں کیموافق چلنا کچھ عیب کی بات نہیں ہے (۳) اِس لئے کہ خداوند یسوع مسیح نے خود اپنی کلیسیا کے انتظام کے لئے مختلف عہدے دار مقرر کئے۔ افسیوں ۴: ۱۱ (۴) اِس لئے کہ جب رسولوں نے آپ ہی سب کام کرنا چاہا تو بڑی بے انتظامی ہوئی اور اُنہوں نے خود بیواؤں کی خبر گیری کی خدمت چھوڑ کر سات معتبر مسیحیوں کو اِس کام کے واسطے مقرر کیا (۵) اِس لئے کہ پولوس نے خود کہا میں نے "تجھے اِس واسطے قریتے میں چھوڑا تا کہ تو باقی چیزیں درست کرے اور بزرگوں کو شہر بشہر مقرر کرے جیسا کہ میں نے تجھے حکم کیا ہے"۔ طیطس ۱: ۵۔ اِن سب باتوں پر غور کرکے یہ گمان غالب ہوتا ہے کہ موسیٰ نے اپنی مدد کے لئے مددگاروں کو مقرر کرنے سے گناہ نہیں کیا۔

انیسواں باب

س ۱۔ ملک مصر سے نکلنے کے تین مہینے بعد بنی اسرائیل کہاں پہنچے؟
ج۔ سینا کے بیابان میں۔ آیت ۱ +
س ۲۔ بنی اسرائیل نے کہاں خیمہ کھڑا کیا؟
ج۔ کوہ سینا کے آگے۔ آیت ۲ +
س ۳۔ خدا نے موسیٰ کے ذریعہ سے بنی اسرائیل سے کیا وعدہ کیا؟
ج۔ یہ کہ "اب اگر تم میری آواز کے فی الحقیقت سننے والے ہوگے اور میرے عہد کو حفظ کرو گے تو تم ساری قوموں سے زیادہ میرے لئے ایک خزانہ خاص ہوگے کیونکہ ساری زمین میری ہے۔" آیت ۵ +
س ۴۔ جب بنی اسرائیل نے موسیٰ سے یہ سُنا تو انہوں نے کیا کہا؟
ج۔ "خداوند نے سب جو کچھ کہ فرمایا ہے ہم کریں گے۔ اور موسیٰ نے لوگوں کا جواب خداوند کے پاس پہنچایا۔" آیت ۸ +
س ۵۔ خداوند کس غرض و مراد سے موسیٰ کے پاس اندھیری بدلی میں آکے بولا؟
ج۔ "تاکہ لوگ جب میں تجھ سے باتیں کروں سُنیں۔ اور ابد تک تیرے معتقد رہیں۔" آیت ۹ +
س ۶۔ خداوند نے لوگوں کو پاک ہونے کا کیا حکم دیا؟
ج۔ خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں پاس جا اور آج اور کل میں

انہیں پاک کر اور اُن کے کپڑے دُھلوا اور تیسرے دن تیار رہیں کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اُتر آئے گا اور تو لوگوں کے لئے گرداگرد حدیں باندھیو اور کہیو کہ آپ سے خبردار پہاڑ پر نہ چڑھیں اور اُس کی سرحد کو نہ چھوئیں جو کوئی پہاڑ کو چھوئیگا۔ البتہ جان سے مارا جائیگا ۔۔۔۔ اور جب قرنائی کی آواز بہت بڑھائی جائے تو وہ پہاڑ پر چڑھیں"۔ آیت ۱۰-۱۳ +

س ۷۔ جب لوگوں نے اِس طرح سے دو دن تک اپنے کو پاک کر رکھا تو تیسرے دن کیا ہؤا؟

ج۔ یوں ہؤا کہ تیسرے دن صبح کو بادل گرجے اور بجلیاں چمکیں اور پہاڑ پر کالی گھٹا اُمڈی اور قرنائی کی آواز بہت بلند ہوئی چنانچہ سارے لوگ ڈیروں میں کانپ گئے اور موسیٰ لوگوں کو خیمہ گاہ سے باہر لایا کہ خدا سے ملائے اور وہ پہاڑ کے نیچے آ کھڑے ہوئے اور سب کوہ سینا پر زیر و بالا دھواں تھا کیونکہ خداوند شعلہ میں ہو کے اُس پر اُترا اور تنور کا سا دھواں اُس پر سے اُٹھا اور پہاڑ سراسر ہل گیا۔ اور جب قرنائی کی صدا بہت بڑھائی گئی اور بلند سے بلند ہوتی جاتی تھی موسیٰ نے کلام کیا اور خدا نے اُسے ایک آواز سے جواب دیا اور خداوند کوہ سینا پہاڑ کی چوٹی پر نازل ہؤا اور خداوند نے پہاڑ کی چوٹی پر موسیٰ کو بلایا اور موسیٰ چڑھ گیا۔ آیت ۱۶-۲۰ +

س ۸۔ عبرانیوں ۱۲: ۱۸-۲۹ میں کوہ سینا پر خداوند کے اترنے اور بنی اسرائیل سے کلام کرنے کا کیا بیان ہے؟

ج۔ تم اُس پہاڑ تک نہیں آئے جسے چھو سکو۔ اُس کی دھدکتی آگ اور کالی بدلی اور تاریکی اور طوفان اور نرسنگے کے شور اور کلام کی آواز کے

پاس......اور وہ جو نظر آیا ایسا ڈراؤنا تھا کہ موسیٰ بولا میں حیران اور لرزاں ہوں بلکہ تم صیحون کے پہاڑ اور زندہ خدا کے شہر میں جو آسمانی یروشلم ہے اور لاکھوں فرشتوں کے پاس بلکہ اُن کی تمام جماعت کے بیچ میں اور پہلوٹھوں کی کلیسیا ہیں جن کے نام آسمان پر لکھے ہیں اور خدا کے پاس جو سب کا حاکم ہے اور کامل کئے ہوئے راستبازوں کی روحوں کے پاس اور یسوع کے جو نئے عہد کا درمیانی ہے اور اُس چھڑکے ہوئے لہو کے جو ہابل کی نسبت سے بہتر باتیں بولتا ہے پاس آئے ہو"۔

س ۹۔ کوہِ سینا پر شریعت دینے کی کیفیت سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ پولوس رسول اِس کل کیفیت کی سچائی کی تائید کرتا ہے عبرانیوں ۱۲: ۱۸-۲۰۔ اگر کوئی اِس کیفیت پر شک لائے تو وہ انجیل مقدس پر بھی شک لاتا ہے (۲) یہ کہ خدا کے نزدیک آنے کے لئے اور اُس کی شریعت سننے کے لئے کیا ہی بڑی پاکیزگی چاہیئے۔ آیت ۱۰۔ عبرانیوں ۱۰: ۲۲۔ افسیوں ۵: ۲۶ (۳) یہ کہ خدا اِس شریعت کے توڑنے والے کو بھسم کر دیگا۔ خدا نے کوہ سینا کے واقعات سے یہ خطاب پایا "ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے"۔ عبرانیوں ۱۲: ۲۹ (۴) یہ کہ اگر موسیٰ کی شریعت کا حقیر جاننا بڑا گناہ گنا گیا "تو ہم کیونکر بچیں گے۔ اگر اتنی بڑی نجات سے غافل رہے ہوں جس کا بیان پہلے خداوند سے ہوا اور سننے والوں سے ہم پر ثابت ہوا"۔ عبرانیوں ۲: ۲ و ۴ (۵) یہ کہ مصر کی غلامی سے نکلنے کے پچاس روز بعد شریعت دی گئی سو مسیح کی موت کے پچاس روز بعد پنتیکوست کے دن پر روح قدس نازل ہوئی شریعت کے نازل ہونے سے لوگوں کو بڑا خوف ہوا۔ روح قدس کے نازل ہونے سے کس قدر تسلی اور خوشی ہوئی (۶) یہ کہ اگر شریعت ایسے

جلال کے ساتھ دی گئی تو انجیل کس قدر زیادہ حقیقی جلال کے ساتھ نہ ہوگی ؟ دوسرا قرنتیوں ۳:۷ +

بیسواں باب

س ۱ - دس احکام کا دیباچہ سناؤ ؟
ج :- خداوند تیرا خدا جو تجھے زمین مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا میں ہوں"۔ آیت ۲ +
س ۲ - پہلا حکم سناؤ ؟
ج :"میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو - آیت ۳ +
س ۳ - اِس پہلے حکم سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟
ج (۱) یہ کہ سوائے ابرہام واضحاق اور یعقوب کے خدا کے کوئی دوسرا خدا نہیں ہے - جس کی پرستش غیر قومیں کرتی ہیں وہ خدا نہیں ہے = "غیر قومیں جو قربانی کرتی ہیں شیاطین کے لئے کرتی ہیں نہ خدا کے لئے" پہلا قرنتیوں ۱۰: ۲۰ (۲) یہ کہ سوائے ابرہام واضحاق اور یعقوب کے خدا کے کوئی دوسرا معبود ہم کو شیطان وگناہ کی غلامی سے اسطرح نہیں چھڑا سکتا ہے جیسے کہ اُس نے بنی اسرائیل کو مصر کی غلامی سے چھڑایا (۳) یہ کہ اور قوموں کے خدا اپنے پرستاروں کو مختلف معبودوں کی پرستش کرنے دیتے ہیں لیکن ہمارا خدا کسی اور کی پرستش کرنے کی برداشت نہیں کرتا ہے +
س ۴ - دوسرا حکم سناؤ ؟

ج۔ "تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا تو اُن کے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُن کی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں اُن کی اولاد پر جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہوں پر اُن میں سے ہزاروں پر جو مجھے پیار کرتے اور میرے حکموں کو حفظ کرتے ہیں رحم کرتا ہوں"۔ آیت ۴۔ ۶ +

س ۵۔ اس دوسرے حکم سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ جو کوئی مورت بناتا یا پوجتا ہے وہ سخت گناہ کرتا ہے (۲) یہ کہ خدا رُوح ہے اس لئے روح و راستی سے اُس کی پرستش کرنا چاہئے نہ کہ صرف ظاہری طور پر (۳) یہ کہ مورت کی پوجا کی سخت سزا یہ ہے کہ خدا ایسے پوجاریوں کی اولاد پر اُن کی بدکاریاں تیسری اور چوتھی پشت تک پہنچاتا ہے۔ آیت ۴، ۵ +

س ۶۔ تیسرا حکم سناؤ؟

ج۔ تو خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ مت لے کیونکہ جو اس کا نام بے فائدہ لیتا ہے۔ خداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائیگا۔ آیت ۷ +

س ۷۔ اس تیسرے حکم سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج۔ (۱) یہ کہ عام گفتگو میں خدا کا نام بیجا لینا جیسے کہ بہتوں کا دستور ہے منع ہے یہ کہنا کہ خدا جانے یا خدا کی قسم کھاتا ہوں ایشور جانے یہ سب کچھ بیجا اور منع ہے۔ متی ۵: ۳۵ یعقوب ۵: ۱۲ +

س ۸۔ چوتھا حکم سناؤ؟

ج۔ تو سبت کا دن پاک رکھنے کے لئے یاد کر چھ دن تک تو محنت کر کے

اپنے سارے کام کاج کر لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے اس میں کچھ کام نہ کرنا تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیری مویشی اور نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین دریا اور سب کچھ جو اُن میں ہے بنایا اور ساتویں دن آرام کیا اس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا۔ آیت ۸ - ۱۱ ۔

س ۹۔ اِس حکم سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ یہ نیا حکم نہیں ہے۔ یہ لکھا ہے کہ یاد کر اور اِس سے ظاہر ہے کہ شروع ہی سے یہ حکم دیا گیا تھا۔ پیدائش ۲: ۳۔ خروج ۱۶: ۲۱ - ۲۲ (۲) یہ کہ سب دنوں میں سے خدا نے ایک دن کو اپنی خاص خدمت و بندگی کے لئے مخصوص کیا ہے۔ لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ ہفتے کا ایک دن خدا کی خاص بندگی و خدمت میں خرچ کریں (۳) یہ کہ یہ دن آرام کا دن ہے اِس دن سارے کام کاج سے فراغت پانی چاہئے تندرستی کے لئے ہفتے میں ایک دن کا آرام چاہئے (۴) یہ کہ خدا غلام اور لونڈی اور مویشی کا خیال رکھتا ہے اور نیز اُن کے آرام کے لئے فکر کرتا ہے۔ خروج ۲۳: ۱۲۔ استثنا ۵: ۱۴ (۵) یہ کہ ایک دن کو پاک رکھنا اور اُس میں آرام کرنا برکت کا باعث ہے۔ جو اِس دن کو مانتا ہے خدا اُس کو مبارک کہتا ہے۔

س ۱۰۔ چونکہ لکھا ہے کہ خدا نے ساتواں دن مقدس ٹھہرایا تو مسیح کے شاگرد کیوں ساتویں دِن کو پاک نہیں ملتے بلکہ ہفتے کے پہلے دِن کو مقدس جانتے ہیں؟

ج۔ اِس کے سبب مفصلہ ذیل ہیں۔ (۱) جب خدا خلقت کو پیدا کر چکا

اور اپنے اِس کام سے فراغت پا چکا تب اُس نے ساتویں دن آرام کیا اِس سے ظاہر ہے کہ خلقت کی پیدائش کے تمام ہونے کے سبب سے ساتواں دن پاک اور مبارک ٹھہرا اور چونکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح نے ہفتے کے دن پر نئی خلقت کے کام کو پورا کیا اِس لئے ہم مسیحی اُس دن کو پاک اور مبارک مانتے ہیں (۲) پہلے دن کے پاک ماننے کا ایک اور سبب یہ ہے کہ مسیحی لوگ رسولوں کے وقت سے اب تک اِس دن کو پاک اور مبارک مانتے چلے آئے ہیں سو ہم بھی رسولوں اور قدیم کلیسیا کے نمونہ پر چل کر ہفتے کے پہلے دن کو مانتے ہیں یوحنا ۲۰: ۱۹+ اعمال ۲۰: ۷+ پہلا قرنتیوں ۱۶: ۲+ مکاشفات ۱: ۱۰ (۳) ہمارے خداوند یسوع مسیح نے جاتے وقت اپنے شاگردوں سے کہا کہ روح حق تم کو ساری سچائی دکھائے گی چنانچہ اِس وعدہ کے مطابق روح حق نے کل مسیحیوں پر ہفتے کے پہلے دن کو پاک و مبارک کرنیکی فضیلت ظاہر کی ہے۔ اگر اُس کے ماننے میں کچھ قباحت ہوتی یا رُوح قدس کو کچھ رنج ہوتا تو یہ بات ضرور کسی نہ کسی طرح سے ظاہر کی جاتی (۴) رسولوں کے خطوط یا اعمال کی کتاب میں کہیں یہ حکم نہیں پایا جاتا ہے کہ ساتویں دن کو ماننا چاہیئے۔ اِن خطوط میں اور حکموں کے ماننے کی ضرورت لکھی ہے مگر ہفتے کے ساتویں دن کے ماننے کا کچھ ذکر یا حکم نہیں پایا جاتا ہے مرقس ۱۰: ۱۹ رومیوں ۳: ۹+

س ۱۱۔ پانچواں حکم سناؤ؟

ج۔ تو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اُس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔ آیت ۱۲+

س ۱۲۔ اس حکم سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ ہر ایک شخص اپنے ماں باپ کو نہ فقط پیار کرے بلکہ عزت بھی دے (۲) یہ کہ اس حکم کے ماننے والوں کو ایک خاص برکت کا وعدہ ہے۔ یعنی عمر کی درازی کا وعدہ (۳) یہ کہ یہ حکم پھر تاکیداً نئے عہدنامہ میں لکھا ہوا ہے تو اپنے ماں باپ کی عزت کر کہ یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ وعدہ ہے۔ افسیوں ۶: ۲ +

س ۱۳۔ چھٹا حکم سناؤ؟

ج۔ تو خون مت کر۔ آیت ۱۳ +

س ۱۴۔ اس حکم سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

ج (۱) یہ کہ جو کوئی ناحق اپنے بھائی سے ناراض ہوتا ہے وہ اس حکم کا توڑنے والا ہے۔ متی ۵: ۲۱ و ۲۲ (۲) یہ کہ خودکشی منع ہے بلکہ سخت گناہ ہے جو خودکشی کرتا ہے وہ خدا کی صورت کو مارتا ہے اور یہ سخت گناہ گنا جاتا ہے۔ (۳) یہ کہ کسی کو یہاں تک غصہ دلانا کہ وہ اپنے بھائی کو مار ڈالے یہ اس حکم میں منع ہے غصہ دلانے والا آپ ہی خونی ٹھہریگا۔ (۴) یہ کہ کسی کو اوروں کے مار ڈالنے کو اُکسانا یا اُبھارنا گناہ میں شامل ہے +

س ۱۵۔ ساتواں حکم کیا ہے؟

ج۔ تو زنا مت کر۔ آیت ۱۴ +

س ۱۶۔ اس حکم سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ زناکاری خون اور چوری کے ساتھ سخت گناہوں میں شمار کی جاتی ہے (۲) یہ کہ جو کوئی عورت پر بدنگاہ سے

نظر کرے اُس نے یہ گناہ کیا۔ متی ۵: ۲۸ و ۱۹ (۳) یہ کہ بیاہ کرنا ایک الٰہی انتظام ہے کہ جس سے آدمی اِس سخت گناہ کی آزمایش سے بچ جاتا ہے۔ لہٰذا بیاہ کرنا اہانت اور بے عزتی کا کام نہیں۔ عبرانیوں ۱۳: ۴ (۴) یہ کہ بہت سے جوان مجرد رہنے سے اپنے آپ کو ناحق آزمائش میں ڈال دیتے ہیں۔ جب ایسی حالت میں جوان خدا سے دعا مانگتا ہے کہ اے خدا مجھے آزمائش میں نہ ڈال بلکہ برائی سے بچا تو پاک کلام اُس کو یہ جواب دیتا ہے کہ بیاہ کر اور اِس آزمائش سے بچا رہ (۵) یہ کہ یہ گناہ سب گناہوں سے سخت اور مہلک ہے اگر کوئی مسیحی اِس میں گرفتار ہو تو خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ پہلا قرنتیوں ۳: ۱۶ و ۱۷ اور ۶: ۱۵-۱۹ +

س ۱۷۔ آٹھواں حکم سناؤ؟

ج۔ تو چوری مت کر۔ آیت ۱۵ +

س ۱۸۔ اِس حکم کے متعلق کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ کسی کا حق مارنا چوری میں داخل ہے (۲) یہ کہ چرائی ہوئی چیز کو غیروں سے دیدہ و دانستہ مول لینا چوری کی خاطر داری کرنا ہے (۳) یہ کہ خدا چور کو اپنی بادشاہت میں داخل ہونے نہ دے گا۔ پہلا قرنتیوں ۶: ۱۰ (۴) یہ کہ جو کوئی اِس گناہ سے سچی توبہ کرتا ہے وہ نہ فقط چوری کی ہوئی چیز کو واپس کرے گا۔ بلکہ اِس کے علاوہ سود سمیت بمعہ اُس ہرجہ و نقصان کے جو ہُوا ہو دیگا۔ جب ذکی چوری کے گناہ سے قائل کیا گیا تو اُس نے چار گنا زیادہ واپس کیا۔ لوقا ۱۹: ۸ + افسیوں ۴: ۲۸ +

س ۱۹۔ نواں حکم کیا ہے؟

ج۔ تُو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے۔ آیت ۱۶ ✤

س ۲۰۔ اِس حکم سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جھوٹی گواہی نہ فقط قاضی یا سرکار کے دفتر میں بلکہ خدا کے دفتر میں بھی لکھی جاتی ہے (۲) یہ کہ جھوٹی گواہی کسی نہ کسی دن ظاہر کی جائیگی اور جھوٹ بولنے والا شرمندہ کیا جائے گا (۳) یہ کہ جھوٹی گواہی دینا مسیحیوں میں ایسا سخت گناہ ہے کہ جب حنانیاہ اور اُس کی عورت سفیرہ نے پطرس اور کلیسیا کے بزرگوں کے سامنے جھوٹی گواہی دی تو وہ دونوں یکبارگی مارے گئے۔ اعمال ۵: ۳ (۴) یہ کہ بیان میں مبالغہ کرنا اِس حکم کے خلاف ہے بعضوں کی یہ بد عادت ہے کہ جس بات کا بیان کرتے ہیں اُس میں یا تو کچھ بڑھاتے یا گھٹاتے ہیں یا اُس کو اپنے خیال یا خواہش سے کچھ نہ کچھ رنگین کرتے ہیں۔ وہ جھوٹ بولنے کا اِرادہ نہیں رکھتے تو بھی عادت ایسی پڑ گئی ہے کہ بمشکل حق بات کو بیان کر سکتے ہیں اِس بد عادت کی بُرائی پہچاننی چاہیئے اور اُس سے چھوٹ جانے کی کوشش کرنی چاہیئے ✤

س ۲۱۔ دسواں حکم کیا ہے؟

ج۔ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ مت کر۔ تُو اپنے پڑوسی کی جورو اور اُس کے غلام اور اُس کی لونڈی اور اُس کے بیل اور اُس کے گدھے اور کسی چیز کا جو تیرے پڑوسی کی ہے لالچ مت کر۔ آیت ۱۷؟

س ۲۲۔ اِس حکم سے کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ لالچ سے طرح طرح کی برائیاں اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لالچی آدمی اپنے لالچ کے سبب سے جھوٹ بولتا اور خون کرتا اور فریب دیتا اور چوری کرتا ہے (۲) یہ کہ جو کچھ ہمارے پاس ہو ہم اُسی پر

قناعت کریں۔ ہماری حقیقی خوشی اِس بات پر موقوف نہیں ہے کہ ہمارے پاس بہت کچھ ہو حقیقی خوشی دل کی حالت پر موقوف ہے لوقا ۱۲: ۱۵+

س ۲۳۔ اِن دس حکموں سے کیا کیا نتیجے نکلتے ہیں؟

ج (۱) یہ کہ ایسے حکم اِنسان کے دل میں کبھی پیدا نہیں ہوئے۔ کیا کوئی آدمی اپنے برے دل سے ایسے پاک حکم نکال سکتا ہے! اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ موسیٰ نے خدا سے یہ حکم پائے نہ کہ اپنی عقل یا دل سے اُن کو ایجاد کیا اور نہ کسی اور شخص سے اُن کو سیکھا (۲) اِن حکموں سے خدا کی کمال پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے۔ جس نے یہ پاک حکم دئے وہ خود کیسا پاک ہوگا (۳) یہ کہ انسان کی ذاتی اور بگڑی ہوئی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ اگر اس کی ذات بالکل بگڑ نہ جاتی تو ایسے حکم دینے کی ضرورت نہ ہوتی۔ اِنسان کی ذات ہی میں چوری کرنے جھوٹ بولنے اور خون اور زنا کرنے کی خواہش ہے۔ اِس لئے اِن حکموں کی ضرورت ہوئی یہ حکم اِنسان پر اُس کی ذاتی بگڑی ہوئی حالت کو ظاہر کرتے ہیں جیسا کہ آئینہ آدمی کے منہ کا داغ اُس کو دکھاتا ہے (۴) کوئی انسان اعمال کی راہ سے نجات نہیں پا سکتا اِس لئے کہ کوئی اِنسان اِن دس حکموں کو جیسا کہ چاہئے پورا نہیں کر سکتا۔ رومیوں ۳: ۱۹ و ۲۰ (۵) یہ دس احکام پہلے ایک ہی زبان میں ایک ہی قوم کو سنائے گئے لیکن انجیل کی خوشخبری پنتکوست کے دن سب قوموں کو اُن کی مختلف زبانوں میں سنائی گئی (۶) ہمارے خداوند یسوع مسیح نے انسان ہو کے اِن حکموں کو پورا کیا۔ اِن کی پوری و کامل فرماں برداری کرنے سے یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ خدا نے اِنسان کو کوئی ایسا حکم نہیں

دیا جو کہ اِنسان سے پورا نہیں ہو سکتا ہے جو الزام خدا پر لگایا جاتا ہے کہ اُس نے اِنسان کی طاقت سے باہر حکم دئے ہیں یہ الزام مسیح کے اِن حکموں کی پوری فرمانبرداری سے بے بنیاد ٹھہرتا ہے (۷) جس قدر مسیح کی رُوح کسی میں بستی ہے اُسیقدر وہ اِن حکموں کے تابع ہوتا ہے رومیوں ۸: ۲-۴ +

س ۲۴ - خدا نے بنی اسرائیل کو کیسی قربان گاہ بنانے کا حکم دیا؟

ج - تو میرے لئے مٹی کی قربان گاہ بنائیو اور تو وہاں اپنی سوختنی قربانیاں اور اپنی سلامتی کی قربانیاں ذبح کیجیئو اپنی بھیڑوں اور اپنے بیلوں میں سے اور جس جگہ مَیں اپنے نام کو ظاہر کروں گا وہاں میں تجھ کنے آؤں گا اور تجھے برکت دوں گا - اور اگر تو میرے لئے پتھر کی قربان گاہ بنائے تو تراشے ہوئے پتّھر کی مت بنائیو - کیونکہ اگر تو اُسے اوزار لگائے گا تو تو اُسے ناپاک کرے گا - اور تو میری قربان گاہ پر سیڑھی سے ہرگز مت چڑھیئو تاکہ تیری برہنگی اُس پر ظاہر نہ ہو - آیت ۲۴-۲۶ +

س ۲۵ - اِس حکم سے کہ تراشے ہوئے پتھر کی قربان گاہ مت بنانا کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج - یہ کہ خدا کی بندگی کے لئے انسان کا کوئی کام ضرور نہیں ہے وہ خالی ہاتھ خدا کے پاس آئے آدمی اپنے کاموں سے جن کی بیش نشانیاں تراشے ہوئے پتّھر اور اوزار ہیں خدا کی نزدیکی و قربت حاصل نہیں کر سکتا - آدمی اپنی محنت کے پھل سے خدا کے حضور میں داخل نہیں ہو سکتا +

س ۲۶ - اِس حکم کے کیا معنی ہیں کہ تو میری قربان گاہ پر سیڑھی سے

ہرگز مت چڑھیو؟

ج۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اپنی بنائی سیڑھی سے یعنی اپنے کسی کام سے خدا تک نہیں چڑھ سکتے اور اگر چڑھنا چاہیں تو ہماری ناراستی اور ناپاکی ظاہر ہوگی۔ جو آدمی اپنے کاموں کے وسیلے سے خدا تک پہنچنا چاہتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شرمندہ کیا جائے گا۔

اکیسواں باب

س ۱۔ کتنے عرصے کے بعد عبرانی غلام آزاد ہوتے تھے؟

ج۔ سات برس کے بعد۔ آیت ۲ +

س ۲۔ اگر عبرانی غلام جورو والا ہوتا تھا تو کیا حکم تھا؟

ج۔ اگر وہ اکیلا آیا تھا اکیلا جائے گا اگر وہ جورو والا تھا تو اُس کی جورو اُس کے ساتھ جائے گی۔ آیت ۳ +

س ۳۔ اگر اُس کی جورو عبرانی نہ ہوتی تھی بلکہ اُس کے آقا نے اپنے غیر قوم کے غلاموں میں سے اُس کو ایک عورت دی تھی تو کیا حکم تھا؟

ج۔ اگر اُس کے آقا نے اُس کا بیاہ کر دیا اور جورو اُس کی اُس سے بیٹے اور بیٹیاں جنی تو جورو و بچوں سمیت آقا کی ہوگی اور وہ اکیلا چلا جائے آیت ۴ +

س ۴۔ اگر عبرانی غلام صاف کہتا تھا کہ میں اپنے آقا اور اپنی جورو اور اپنے لڑکوں کو دوست رکھتا ہوں میں آزاد ہو کے چلا نہ جاؤں گا تو کیا

حکم تھا؟

ج ۔ تو اُس کا آقا اُسے قاضیوں کے پاس لے جاتے پھر اُسے دروازے پر یا دروازے کی چوکھٹ پر لائے اور ستاری سے اُس کا کان چھیدے اور وہ ہمیشہ اُس کی غلامی کرے ۔ آیت ۶ +

س ۵ ۔ اس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں ؟

ج (۱) یہ کہ جیسے وہ عبرانی غلام اپنے آقا کو پیار کر کے خوشی سے اُس کا غلام ہوتا تھا سو ہم مسیحی بھی اپنے خداوند یسوع مسیح کو پیار کر کے خوشی سے اُس کے غلام بنتے ہیں (۲) یہ کہ مسیح کا غلام بننا اس سے بہتر ہے کہ ہم آزاد ہو کے اپنے وقت اور مال اور فعلوں کے مالک ہوں مبارک اور سعادت مند وہ آدمی ہے جو اپنی فعل مختاری اور آزادی کو مسیح کے سپرد کر کے بالکل اُس کا غلام ہو جاتا ہے ۔ آدم خود مختار اور فعل مختار ہو کے گناہ میں پھنس گیا ۔ مسیح کا غلام بننا یہ گناہ سے بچانے اور اس پر غالب آنے کی راہ ہے ۔ (۳) یہ کہ پولوس اپنے آپ کو اکثر مسیح کا غلام کہتا ہے ۔ یہ خطاب اُس کو نہایت دل پسند تھا ۔ رومیوں ۱:۱ ۔ فلپیوں ۱:۱ ۔ طیطس ۱:۱ ۔ قلسیوں ۱۲:۴ +

س ۶ ۔ اگر کوئی عبرانی باپ اپنی بیٹی کو کسی شخص سے منگنی کرائے اور پھر کبھی وہ شخص اُس لڑکی سے ناراض ہو تو کیا حکم تھا ؟

ج ۔ یہ کہ وہ اسکو نہ بیچے اور اس کے کھانے کپڑے وغیرہ میں کمی نہ کرے ۔ اور اگر وہ یہ نہ دے تو وہ مفت بغیر روپے دئے آزاد ہو کے چلی جائے آیت ۱۱ +

س ۷ ۔ اگر کوئی کسی مرد کو مارتا اور وہ مرجاتا تو کیا حکم تھا ؟

ج۔ وہ البتّہ قتل کیا جاتا تھا۔ آیت ۱۲+

س ۸۔ اگر اُس شخص نے قتل کا قصد نہیں کیا تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ جو جگہ ایسے لوگوں کے لئے ٹھہرائی گئی تھی وہ وہاں بھاگے اور پناہ لے+

س ۹۔ اگر کوئی شخص بدخواہی سے اپنے ہمسائے پر چڑھ آئے تاکہ اُسے مکر سے مارے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ تو میری قربان گاہ سے اُسے جدا کر دے تاکہ وہ مرے۔ آیت ۱۴+

س ۱۰۔ اگر کوئی شخص کسی آدمی کو چرا لے جائے اور اُسے بیچ ڈالے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ وہ البتہ مار ڈالا جائے۔ آیت ۱۶+

س ۱۱۔ اگر کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ وہ مار ڈالا جائے۔ آیت ۱۷+

س ۱۲۔ اگر دو شخص جھگڑیں اور ایک دوسرے کو پتھر یا مکّا مارے اور وہ نہ مرے پر قابل چلنے پھرنے کے نہ رہے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ اگر وہ اُٹھ کھڑا ہو اور لاٹھی لے کے راہ چلے تو وہ جس نے مارا بے الزام ہے اور فقط اُس کے کاروبار کا نقصان جو ہوا ہو سو بھر دے اور اُسے بالکل چنگا کرائے۔ آیت ۱۹+

س ۱۳۔ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھیاں مارے اور وہ مار کھا کے مر جائے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ اُسے سزا دی جائے لیکن اگر وہ ایک دن یا دو دن جئے تو اُسے

سزا نہ دی جائے اِس لئے کہ وہ اُس کا مال ہے۔ آیت ۲۱۔ موت کی سزا مالک کو دی نہ جائے اِس لئے کہ غلام کے سزا پانے کے بعد دو ایک دن جیتے رہنے سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ اُس کے آقا نے قصداً اُس کو نہیں مار ڈالا لہٰذا یہ حکم تھا کہ وہ غلام کے مول کا نقصان اُٹھائے جو کہ بہت تھا ٭

س ۱۴۔ سزا کے حق میں کون سا عام حکم دیا گیا ؟

ج یہ کہ جان کے بدلے تو جان لے اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔ پاؤں کے بدلے پاؤں جلانے کے بدلے جلانا زخم کے بدلے زخم چوٹ کے بدلے چوٹ۔ آیت ۲۴ و ۲۵ ٭

س ۱۵۔ کیا یہ حکم مناسب ہے ؟

ج۔ ہاں جیسا آدمی کا گناہ ہو جہاں تک ہو سکے اُس کی سزا اُس کے مطابق ہو یہ حکم گلتیوں ۶: ۷ و ۸ میں پایا جاتا ہے۔ تم دغا نہ کھاؤ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے سو ہی کاٹیگا اِس لئے کہ جو اپنے جسم کے لئے بوتا ہے سو جسم سے خرابی لائے گا اور جو روح کے لئے بوتا ہے رُوح سے ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔ گلتیوں ۶: ۷ و ۸۔ دوسرا تسلونیقیوں ۳: ۱۰ ٭

س ۱۶۔ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کی آنکھ پر مارے کہ اُس کی آنکھ پھوٹ جائے تو کیا حکم تھا ؟

ج۔ یہ کہ وہ اُس کی آنکھ کے بدلے میں اُسے آزاد کر دے۔ آیت ۲۶ و ۲۷ ٭

س ۱۷۔ اگر بیل مرد یا عورت کے سینگ مارے ایسا کہ وہ ہلاک ہو تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ وہ بیل پتھروں سے مارا جائے اور اُس کا گوشت کھایا نہ جائے اور بیل کا مالک بیگناہ ہے۔ پر اگر وہ بیل آگے سے سینگ مارنے کی لت رکھتا تھا اور اُس کے مالک کو خبر دی گئی اور اُس نے اُسے باندھ نہ رکھا اور اُس نے مرد یا عورت کو ہلاک کیا تو بیل پر پتھراؤ کیا جائے اور اُس کا مالک بھی مارا جائے۔ آیت ۲۸ و ۲۹ +

س ۱۸۔ اگر کوئی کنؤاں کھودے اور اُس کا مُنہ نہ ڈھانپے اور بیل یا گدھا اُس میں گر پڑے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ تو کنوئیں کا مالک آپ نقصان اُٹھائے اور اُس کے مالک کو قیمت دے اور وہ جو مرا۔ اُسی کا ہوگا۔ آیت ۳۴ +

س ۱۹۔ اگر کسی کا بیل دوسرے کے بیل کو ایسے مارے کہ وہ ہلاک ہو جائے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ وہ جیتے بیل کو بیچیں اور اُس کا دام آدھوں آدھ آپس میں بانٹ لیں اور وہ مُؤا ہُوا بیل بھی ان میں آدھوں آدھ بانٹا جائے۔ اور اگر جانا جائے کہ اُس بیل کو سینگ مار بیٹھنے کی عادت تھی۔ اور اُس کے مالک نے اُسے باندھ نہ رکھا وہ البتہ بیل کے بدلے بیل دے اور وہ مُؤا ہُوا اُس کا مال ہوگا۔ آیت ۳۵ و ۳۶ +

س ۲۰۔ اِن سب حکموں سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ اگرچہ خدا عظیم الشان ہے تو بھی اُس کی نظر میں کوئی بات چھوٹی اور حقیر نہیں ہے جو جھگڑا آدمیوں کے بیچ میں بیل یا غلام کے بانٹنے کے

حق میں ہو وہ دیکھتا اور اُس کے فیصلہ کے لئے صاف حکم دیتا ہے (۲) یہ کہ خدا نہیں چاہتا کہ آدمیوں میں جھگڑا ہو اس لئے اُس کو دُور کرنے کے لئے اُس نے یہ حکم دیا (۳) یہ کہ آدمیوں کی جان کی قدر ظاہر ہوتی ہے اگر کوئی کسی کی جان قصداً لے خواہ غلام ہی ہو تو وہ جان سے مارا جائے

بائیسواں باب

س ۱ - اگر کوئی شخص کسی کا بیل یا بھیڑ چرائے اور اُسے ذبح کرے یا بیچے تو کیا حکم تھا؟

ج - یہ کہ وہ ایک بیل کے بدلے پانچ بیل اور ایک بھیڑ کی چار بھیڑیں دے آیت ۱ +

س ۲ - اگر کوئی چور سیندھ مارتے ہوئے دیکھا جائے اور کوئی اُسے مار بیٹھے اور وہ مر جائے تو کیا حکم تھا؟

ج - یہ کہ اُس کے لئے خون نہ کیا جائے۔ آیت ۲ +

س ۳ - اگر چور دن کو چوری کرے اور وہ مارا جائے تو کیا حکم تھا؟

ج - یہ کہ اُس کے لئے خون نہ کیا جائے ایسی حالت میں وہ مارا نہ جائے وہ پورا بدلا دے اگر وہ کنگال ہو تو چرائی ہوئی چیز کے بدلے بیچا جائے اگر چوری کی چیز اُسی طرح اُس کے ہاتھ میں زندہ پائی جائے خواہ وہ بیل ہو خواہ گدھا خواہ بھیڑ تو وہ ایک ایک کے دو دو دے۔ آیت ۴ +

س ۴ - اگر کوئی کھیت یا تاکستان کھلائے یا اپنے چارپائے اُس

میں چھوڑے یا دوسرے کے میدان میں چرائے تو کیا حکم تھا؟
ج - وہ اپنا اچھے سے اچھا کھیت اور بہتر سے بہتر انگوری باغ اُسکے بدلے دے - آیت ۵ +
س ۵ - اگر آگ بھڑکے اور کانٹوں میں جا لگے ایسا کہ اناج کا ٹال یا اناج کا کھڑا ہُوا کھیت یا میدان کا نقصان ہو جائے تو کیا حکم تھا؟
ج - یہ کہ جس نے آگ لگائی ہو البتہ وہ ٹوٹا دے - آیت ۶ +
س ۶ - اگر کوئی اپنے ہمسائے کو نقد یا جنس رکھنے کو سونپے اور اُس شخص کے گھر سے چوری ہو جائے تو کیا حکم تھا؟
ج - یہ کہ جب وہ چور ہاتھ لگے تو دُونا بھر دے - اگر چور پکڑا نہ جائے تو اُس گھر کا مالک قاضیوں کے آگے لایا جائے تو معلوم ہو کہ اُس نے اپنے ہمسائے کے مال پر ہاتھ بڑھایا کہ نہیں ہاں واسطے کہ سب قسم کی خیانت میں خواہ بیل کی خواہ گدھے یا بھیڑ یا کپڑے کی یا کسی چیز کی جو گم ہوئی ہو جس کا کوئی دعوی کرتا ہے - کہ میرا ہے دونوں طرف والوں کا جھگڑا قاضیوں کے حضور لایا جائے اور قاضی جسے مجرم کرے وہ اپنے ہمسائے کو دُونا دے - آیت ۸ و ۹ +
س ۱۰ - اگر کوئی اپنے ہمسائے پاس گدھا یا بیل یا بھیڑ یا کوئی چارپایہ امانت رکھے اور وہ مر جائے یا چوٹ کھائے بغیر کسی کے دیکھے ہانک دیا جائے تو کیا حکم تھا؟
ج - یہ کہ اُن دونوں کے درمیان خداوند کی قسم سے فیصلہ کیا جائے کہ اُس نے اپنے ہمسائے کے مال پر اپنا ہاتھ بڑھایا یا نہیں اور مال کا مالک قبول کرے تب وہ اُس کو اُس کا ٹوٹا نہ دے اگر وہ اُس کے پاس

سے چوری جائے تو وہ اُس کے مالک کو ٹوٹا دے۔ اور اگر اُس کو کسی درندے نے پھاڑ ڈالا تو وہ اُس کو گواہی کے واسطے لائے اور پھاڑے ہوئے کا ٹوٹا نہ دے۔ آیت ۱۱۔۱۳ *

س ۸۔ اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے سے کچھ عاریت لے اور وہ زخمی ہو یا مرجاسے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ اگر مالک اُس کے ساتھ نہ تھا تو وہ اُس کا بدلا دے پر اگر ساتھ تھا تو وہ ٹوٹا نہ دے اگر کرائے کیا ہو تو یہ صرف اُس کے کرائے کی اجرت دے۔ آیت ۱۴۔۱۵ *

س ۹۔ جادوگرنی سے کیسا سلوک کرنے کا حکم تھا؟

ج۔ تو جادوگرنی کو جینے مت دے۔ آیت ۱۸ *

س ۱۰۔ اگر کوئی کسی معبود کے لئے قربانی کرے سوائے خداوند کے تو کیا حکم تھا؟

ج۔ یہ کہ وہ عذاب سے مار ڈالا جائے۔ آیت ۲۰ *

س ۱۱۔ کیوں ایسی سخت سزا بت پرستوں کو دی گئی؟

ج۔ اس لئے کہ خدا بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا لہذا اُس کے سوائے کسی غیر کو ماننا فساد اور فتنہ انگیزی میں شامل تھا ایسا گناہ ایک قسم کی ملکی بغاوت تھی جیسے کہ آج کل ملک کے بادشاہ سے مقابلہ کرنا ہے اس لئے وہ سخت گناہ گِنا گیا *

س ۱۲۔ مسافروں سے کیسا سلوک کرنے کا حکم تھا؟

ج۔ تو مسافر کو ہرگز نہ ستا اور اُس سے بدسلوکی نہ کر اس لئے کہ تم بھی زمین مصر میں مسافر تھے۔ آیت ۲۱ *

س ۱۳۱۔ بیواؤں اور یتیموں کے ستانیوالوں کے لئے کیا سزا تھی ؟

ج ۔ تم کسی بیوہ یا یتیم لڑکے کو دکھ مت دو اگر تو اُن کو کسی طور سے ستائے گا اور وہ مجھ سے فریاد کریں تو میں یقیناً اُن کی فریاد سنوں گا اور میرا قہر بھڑکے گا میں تجھے تلوار سے مار ڈالوں گا اور تیری جورواں رانڈیں اور تیرے بچے لاوارث ہو جائیں گے ۔ آیت ۲۲ - ۲۴ *

س ۱۴۱۔ بنی اسرائیل کو اپنے بھائیوں سے سود لینے کے بارے میں کیا حکم تھا ؟

ج ۔ اگر تو میرے لوگوں میں سے جس کسی کو جو تیرے آگے محتاج ہے کچھ قرض دے تو اُس سے بیاجیوں کی طرح سلوک مت کر اور اُس سے سود مت لے ۔ آیت ۲۵ *

س ۱۵۱۔ ہمسائے کا کپڑا گرو میں رکھ لینے کے بارے میں کیا حکم تھا ؟

ج ۔ اگر تو کسی وقت اپنے ہمسائے کے کپڑے گرو میں رکھ لے تو چاہئے کہ تو سورج ڈوبتے ہوئے اُسے پہنچا دے ۔ کیونکہ یہ اُس کا فقط اوڑھنا ہے یہ اُس کے بدن کے لئے لباس ہے جس میں وہ سو رہتا ہے اور یوں ہوگا کہ جب میرے آگے فریاد کرے گا میں اُس کی سنوں گا کیونکہ میں مہربان ہوں ۔ آیت ۲۶ و ۲۷ *

س ۱۶۱۔ حاکموں کو بد دعا یا لعنت کرنے کی نسبت کیا حکم تھا ؟

ج ۔ تو حاکموں کو بد دعا مت دے اور اپنی قوم کے سردار کو لعنت نہ کر ۔ آیت ۲۸ *

س ۱۷۱۔ کھلیان کے فیض گذراننے اور پہلوٹھے دینے کے حق میں کیا حکم تھا ؟

ج ۔ تو اپنے کھلیان کے فیض اور اپنے کولھو کے رس سے مجھے گذراننے

میں دیر مت کیجئو تو اپنے بیٹوں سے پہلوٹھا مجھے دیجئو۔ ایسا ہی اپنے بیلوں سے اور بھیڑوں سے کیجئو سات دن تک وہ ماں کے ساتھ رہے آٹھویں دن تو اُسے مجھے دیجئو۔ آیت ۲۹ و ۳۰ +

س ۱۸۔ اِس سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ جو کچھ ہمارا ہے وہ خدا کا دیا ہُوا ہے۔ اور پہلوٹھے دینے سے ہم اپنا فرض اور خدا کا حق مانتے ہیں +

س ۱۹۔ درندوں کے پھاڑے ہوئے گوشت کے کھانے کے حق میں کیا حکم تھا؟

ج۔ تم میرے پاک لوگ ہو درندوں کا پھاڑا ہُوا گوشت جو میدان میں پڑا ہو مت کھائیو تم اُسے کتّوں کو دیجئو۔ آیت ۳۱ +

س ۲۰۔ اِس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا ہمارے کھانے پینے کا بھی لحاظ کرتا ہے۔ ایسی باتیں اُس کے خیال اور حکم سے باہر نہیں ہیں (۲) یہ کہ درندوں کی سی عادتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے خدا کے بندے درندوں کے مہمان اور اُن کی ضیافتوں میں ساجھی نہ ہوں (۳) یہ کہ درندے خون کھاتے ہیں اور یہ خدا کی طرف سے منع ہے (۴) یہ کہ ایسے گوشت کے کھانے سے تندرستی میں خلل پڑتا ہے لہذا ایسے گوشت سے پرہیز کرنا خدا کے بندوں کا فرض ہے +

تئیسواں باب

س ۱۔ جھوٹی خبر پھیلانے کی نسبت کیا حکم تھا؟
ج۔ تو کسی کی جھوٹی خبر مت اڑا تو ظلم کی گواہی میں شریروں کا ساتھی مت ہو۔ آیت ۱ ٭

س ۲۔ گروہ کی پیروی کرنے کا کیا حکم تھا؟
ج۔ تو گروہ کی پیروی بدی کرنے میں مت کیجیؤ اور تو کسی جھگڑے میں لوگوں کی بہتائت کے سبب اُن کی طرف مائل ہو کے ناحق مت کیجیؤ۔ آیت ۲ ٭

س ۳۔ کنگال کی طرف داری کرنے کی نسبت کیا حکم تھا؟
ج۔ اور نہ کنگال کی اُس کے مقدمہ میں طرف داری کیجیؤ۔ آیت ۳ ٭

س ۴۔ اگر دشمن کے بیل یا گدھے کو بے راہ چلتے دیکھتے تھے تو کیا کرنے تھے؟
ج۔ اگر تو اپنے دشمن کے بیل یا گدھے کو بے راہ جاتے دیکھے تو ضرور اُسے اُس کنے پہنچائیو اگر تو اُس کے گدھے کو جو تیرا کینہ رکھتا ہے دیکھے کہ بوجھ کے نیچے بیٹھ گیا اور تو اُس کی مدد کرنا نہ چاہے تو البتہ تو اُس کی کمک کر آیت ۴ و ۵ ٭

س ۵۔ ہدیہ لینے کے بارے میں کیا حکم تھا؟
ج۔ تو ہدیہ نہ لینا کیونکہ ہدیہ دانشمندوں کو اندھا کرتا ہے اور صادقوں کی باتوں کو پھیر دیتا ہے۔ آیت ۸ ٭

س ۶۔ ساتویں برس زمین کی کھیتی چھوڑ دینے کا کیا حکم تھا؟

ج ۔ اور چھ برس زمین میں کھیتی کر اور اُس سے جو پیدا ہو جمع کر پر ساتویں برس اُسے چھوڑ دے کہ پڑتی رہے تاکہ تیری قوم کے مسکین اُس سے کھائیں اور جو اُن سے بچے میدان کے چار پائے چریں۔ ایسا ہی تو اپنے انگور اور زیتون کے باغ کا معاملہ بھی کیجیو۔ آیت ۱۰ و ۱۱ +

س ۷۔ اس سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج ۔ اس سے ملک موعود ایک پھلدار درخت کی طرح ظاہر ہوتا ہے اور خدا پر توکّل کرنے کی ضرورت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

س ۸۔ سال بھر میں کئے دفعہ عید کرنے کا حکم تھا؟

ج ۔ تو سال بھر میں تین مرتبہ میرے لئے عید کر۔ آیت ۱۴ +

س ۹۔ اِن تینوں عیدوں کے نام بتاؤ؟

ج (۱) فطیری روٹی کی عید۔ آیت ۱۵ (۲) فصل کاٹنے کی عید۔ آیت ۱۶۔ (۳) جمع کرنے کی عید آیت ۱۶ +

س ۱۰۔ راہ میں بنی اسرائیل کی نگہبانی کرنے کے لئے خدا نے کس کو بھیجنے کا وعدہ کیا؟

ج ۔ دیکھ میں ایک فرشتہ تیرے آگے بھیجتا ہوں کہ راہ میں تیرا نگہبان ہو اور تجھے اُس جگہ جو میں نے تیار کی ہے لے آئے۔ اُس کے آگے ہوشیار رہ اور اُس کا کہا مان اُسے مت چڑا کیونکہ وہ تیری خطا نہ بخشے گا کہ میرا نام اُس میں ہے پر اگر تو سچ مچ اُس کا کہا مانے اور سب جو میں کہتا ہوں کرے تو میں تیرے دشمنوں کا دشمن اور تیرے بیریوں کا بیری ہونگا۔ کہ میرا فرشتہ تیرے آگے چلے گا۔ اور تجھے اموریوں اور حتیوں اور فرزیوں اور کنعانیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے بیچ میں

لائے گا اور میں اُن کو ہلاک کروں گا۔ آیت ۲۰-۲۳ *

س ۱۱۔ خدا نے کنعانیوں کو نکالنے کے لئے کن کو بھیجنے کا وعدہ کیا؟
ج۔ میں تیرے آگے زنبوروں کو بھیجوں گا جو حوّی اور کنعانی اور حِتّی کو تیرے سامنے سے بھگائیں گے۔ آیت ۲۸ *

س ۱۲۔ خدا نے کنعانیوں کو رفتہ رفتہ نکالنے کی نسبت کیا کہا؟
ج۔ میں اُن کو ایک ہی سال میں تیرے آگے سے دفع نہ کروں گا تا نہ ہو کہ زمین ویران ہو اور میدان کے درندے تیرے مقابل فراواں ہو جائیں۔ آیت ۲۹ *

س ۱۳۔ خدا نے بنی اسرائیل کو کنعانیوں کے ساتھ عہد باندھنے کے بارے میں کیا حکم دیا؟
ج۔ تو اُن سے اور اُن کے معبودوں سے عہد مت باندھیو وہ تیری زمین پر نہ رہیں گے تا نہ ہو کہ وہ تجھے میرا گنہگار کریں کیونکہ اگر تو اُن کے معبودوں کی عبادت کرے تو یہ تیرے لئے البتہ پھندا ہوگا۔ آیت ۳۲ و ۳۳ *

چوبیسواں باب

س ۱۔ خدا نے کن کن شخصوں کو اپنے پاس پہاڑ پر بلایا؟
ج۔ اُس نے موسیٰ سے کہا کہ خداوند پاس چڑھ آ۔ تو اور ہارون اور ندب اور ابی ہو اور بنی اسرائیل کے بزرگوں سے ستّر شخص تم دور سے سجدہ کرو۔ آیت ۱ *

س ۲۔ کون اکیلا خدا کے نزدیک سجدہ کرنے پاتا تھا؟
ج۔ موسیٰ۔ آیت ۲ +
س ۳۔ جب موسیٰ نے آکر خداوند کی ساری باتوں اور عدالتوں کا بیان لوگوں سے کیا تو لوگوں نے کیا کہا؟
ج۔ سارے لوگوں نے متفق ہو کے جواب دیا اور کہا کہ ساری باتیں جو خداوند نے فرمائی ہیں ہم کریں گے۔ آیت ۳ +
س ۴۔ جو باتیں خدا نے موسیٰ سے کہی تھیں موسیٰ نے ان سے کیا کیا؟
ج۔ اور موسیٰ نے خداوند کی ساری باتیں لکھیں۔ آیت ۴ +
س ۵۔ موسیٰ نے خداوند کے لئے کہاں قربان گاہ بنائی؟
ج۔ کوہ سینا کے نیچے +
س ۶۔ اُس نے کون سی قربانیاں گذرانیں؟
ج۔ سوختنی اور سلامتی کی آیت ۵ +
س ۷۔ جو عہد خدا نے بنی اسرائیل سے باندھا اُس کا کون سا نشان اور کون سی مُہر تھی؟
ج۔ موسیٰ نے اُس لہو کو لے کے لوگوں پر چھڑکا اور کہا یہ لہو اس عہد کا ہے جو کہ خداوند نے اُن باتوں کی بابت تمہارے ساتھ باندھا ہے۔ آیت ۸ +
س ۸۔ یہ لہو کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟
ج۔ مسیح کے لہو کی طرف۔ اسی کے لہو کے سبب اور وسیلے سے ہم گناہ کی معافی پاتے اور خدا کے نزدیک آسکتے ہیں۔ بغیر اس کے لہو کے نہ تو معافی اور نہ قربت حاصل ہوسکتی ہے۔ افسیوں ۱: ۷۔ قلسیوں ۱: ۱۴

پہلا پطرس ۱: ۱۸۔ عبرانیوں ۹: ۱۲-۱۴۔ پہلا یوحنا ۱: ۷۔ مکاشفات ۱: ۶ و ۵: ۹۔

س ۹۔ موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابی ہُو اور اسرائیل کے ستر بزرگ کب پہاڑ کے اُوپر گئے اور خدا کے جلال کو دیکھا؟

ج۔ جب کہ موسیٰ نے سوختنی قربانی اور سلامتی کی قربانیاں گذران کر ان کا لہو سبھوں پر چھڑکا۔ آیت ۸ *

س ۱۰۔ خدا کا جلال کیسا معلوم ہُوا؟

ج۔ انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا اور اُس کے پاؤں کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچکاری اور اُس کی شفافی جرم آسمان کی مانند تھی۔ آیت ۱۰ *

س ۱۱۔ خدا نے موسیٰ سے شریعت اور احکام کے لکھنے کا کیا وعدہ کیا؟

ج۔ خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ پہاڑ پر مجھ پاس آ اور وہاں رہ اور میں تجھے پتھر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میں نے لکھے ہیں دوں گا تاکہ تو انہیں سکھائے۔ آیت ۱۲ *

س ۱۲۔ جب موسیٰ پہاڑ کے اوپر خدا کے نزدیک پہنچا تو کیا ہُوا؟

ج۔ ایک بدلی نے پہاڑ کو ڈھانپ لیا۔ اور خداوند کا جلال کوہِ سینا پر ٹھہرا اور بدلی اسے چھ دن تک ڈھانپے رہی اور ساتویں دن اُس نے بدلی میں سے موسیٰ کو بلایا اور خداوند کا جلال بنی اسرائیل کی نظر میں پہاڑ کی چوٹی پر دھدکتی آگ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ آیت ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ *

س ۱۳۔ موسیٰ کتنے دن پہاڑ پر بدلی کے درمیان رہا؟

ج۔ چالیس دن رات رہا۔ آیت ۱۸ *

س ۱۴۔ موسیٰ کے پہاڑ پر جا کر خدا کی قربت حاصل کرنے کی کیفیت سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ یہ سب کچھ اُس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جبکہ ہم سب جو مسیح کے لہو سے پاک کئے ہوئے ہیں خدا کے گھر میں اُس کے ساتھ فرزندوں کے طور پر کھائیں گے پئیں گے اور خوشی منائیں گے کاشکہ وہ دن جلد آئے۔ متی ۲۶: ۲۹ مرقس ۱۴: ۲۵ لوقا ۲۲: ۱۵-۱۸ (۲) یہ کہ جیسے موسیٰ نے پہاڑ پر چڑھ کے بدلی کے درمیان خدا کی قربت پائی سو خداوند یسوع مسیح کے تین پیارے شاگرد یعنی پطرس۔ یعقوب اور یوحنّا پہاڑ کے اوپر اُس کے ساتھ چڑھ گئے اور وہاں بادل آیا اور اُن پر سایہ کیا اور بادل میں جا نیسے وہ ڈر گئے اور بادل سے ایک آواز نکلی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے اُس کی سُنو۔ لوقا ۹: ۳۵ (۳) جیسا کہ موسیٰ بغیر لہو لینے اور اُس سے پاک ہونے کے خدا کے حضور داخل نہیں ہو سکا ویسا ہی اب کوئی آدمی مسیح کے کفّارہ پر بھروسہ رکھنے کے بغیر خدا کے حضور داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ اب خداوند یسوع مسیح کی موت کے وسیلے سے اور اُس کے لہو سے جو صلیب پر بہایا گیا خدا کے حضور کی راہ کھولی گئی ہے۔

پچیسواں باب

س ۱۔ کس غرض سے بنی اسرائیل کو خدا کی نذر گذراننے کا حکم دیا گیا؟

ج۔ اِس غرض سے کہ خدا کے لئے ایک مَقدِس بنائی جائے۔ آیت ۸ ۲

س ۲۔ وہ مقدس کون سی چیزوں سے بنائی گئی؟

ج۔ سونا۔ روپا۔ پیتل اور آسمانی وار غوانی اور قرمزی رنگوں اور مہین

سوت اور بکرے کی پشم سے اور مینڈھوں کی سرخ رنگی ہوئی کھالوں اور تخس کی کھالوں اور شطیم کی لکڑی سے ٭

س ۳۔ عہد کے صندوق میں کیا کیا چیزیں رکھی گئیں ؟

ج ۔ شریعت کی لوحیں اور من کا برتن اور ہارون کی لاٹھی جس میں کونپلیں پھوٹیں اور پھول پھولے اور بادام لگے تھے ۔ خروج ۱۶ : ۳۳ ۔ ۳۴ اور ۲۵ : ۱۶
گنتی ۱۷ : ۱۰ ۔ استثنا ۱۰ : ۲ ۔ ۵ اور ۳۱ : ۲۶ عبرانیوں ۹ : ۴ ٭

س ۴۔ عہد کا صندوق کس کی طرف اشارہ کرتا ہے ؟

ج ۔ مسیح کے بدن کی طرف ۔ زبور ۴۰ : ۸ ۔ قلسیوں ۲ : ۹ ٭

س ۵۔ کفارہ کا سرپوش کس چیز کا بنایا گیا ؟

ج ۔ خالص سونے کا ٭

س ۶۔ خدا نے کس مقام پر لوگوں سے ہمکلام ہونے کا وعدہ کیا ؟

ج ۔ میں کفّارہ گاہ کے اوپر سے کرّوبیوں کے درمیان سے جو عہد نامہ کے صندوق کے اوپر ہوں گے اُن سب چیزوں کی بابت جو میں بنی اسرائیل کے لئے تجھے حکم کروں گا تجھ سے بات چیت کروں گا ۔ آیت ۲۲ ٭

س ۷۔ ثابت کرو کہ مسیح ہمارا کفّارہ ہے ؟

ج ۔ رومیوں ۳ : ۲۳ ۔ ۲۵ ۔ عبرانیوں ۹ : ۱۱ ۔ ۱۴ ۔ پہلا یوحنّا ۲ : ۲ ٭

س ۸ ۔ جو کرّوبی کفارہ کے سرپوش کے دونوں طرف تھے وہ کیسے بنے تھے ؟

ج ۔ ایک کرّوبی ایک طرف میں اور دوسرا کرّوبی دوسری طرف میں بنا اور اُن کروبیوں کو اُس کفارے کے سرپوش کے دونوں کونوں میں بنائیو اور وہ کروبی پر پھیلائے ہوں ایسا کہ کفارہ گاہ اُن کے پروں تلے ڈھنپ

جائے اور اُن کے مُنہ آمنے سامنے کفارہ گاہ کی طرف ہوں۔ آیت ۱۹ و ۲۰ +

س ۹۔ نذر کی روٹیاں کس میز پر رکھی جاتی تھیں ؟

ج۔ اُس میز پر جو شطیم کی لکڑی سے بنی اور خالص سونے سے مڑھی ہوئی تھی؟

س ۱۰۔ نذر کی روٹیاں کس کی طرف اشارہ کرتی ہیں ؟

ج۔ ہماری روح کی خوراک یعنی مسیح کی طرف جو خدا کی طرف سے ہم کو بطور خوراک بخشا گیا ہے یوحنّا ۶: ۴۸-۵۸ +

س ۱۱۔ اُس شمعدان کا جو خدا کے گھر میں رکھا گیا تھا کچھ حال بیان کرو ؟

ج۔ وہ خالص سونے کا تھا دونوں طرف سے اس کی سات شاخیں نکلی ہوئی تھیں اور اُن پر سات چراغ رکھے گئے تھے۔ آیت ۳۱-۳۹ +

س ۱۲۔ یہ سب چیزیں جو مقدس کے اندر رکھی گئی تھیں کس کی طرف اشارہ کرتی ہیں ؟

ج۔ وہ سب مسیح کی پیش نشانیاں تھیں مثلاً اُس شمعدان سے یہ ظاہر ہوا کہ مسیح مثل اُس شمعدان کے دنیا کو روشن کرتا ہے +

س ۱۳۔ خیمہ کے اِن سب اسباب کے بنانے کا کیا حکم تھا؟

ج۔ ہوشیار ہو کر تو اُنہیں اُس ڈول کا کہ میں نے تجھ کو پہاڑ میں دکھایا بنا۔ آیت ۴۰ +

چھبیسواں باب

س ۱۔ خیمہ کے لئے کتنے پردے اور کس قسم کے بنانے کا حکم تھا؟

ج۔ تو دس پردے خیمہ کے لئے باریک کتے ہوئے کتان سے بنا آسمانی رنگ قرمزی رنگ سرخ رنگ کے ہوں اور تو ان میں صورتیں کروبیوں کی اُستادکاری سے بنا۔ آیت ۱ ۔

س ۲۔ خیمہ کے ڈھانپنے کے لئے کیسا پردہ بنانیکا حکم تھا؟

ج۔ چاہیئے کہ ہر ایک تختے کے لئے دو دو چولیں ہوں ہر ایک چول دوسری کے برابر اور تو یہی سب مسکن کے تختوں میں کر۔ آیت ۱۷ ۔

س ۳۔ خیمہ کے پاک ترین مکان کے اندر کون سی چیزیں رکھنے کا حکم تھا؟

ج (۱) صندوق شہادت (۲) کفارہ کا سرپوش شہادت کے صندوق پر آیت ۳۳ و ۳۴ ۔

س ۴۔ خیمہ کے پاک ترین مکان کے پردے کے باہر پاک مکان میں کونسی چیزیں تھیں؟

ج۔ تین چیزیں (۱) بخور جلانے کا مذبح (۲) ایک طرف میز جس پر نذر کی بارہ روٹیاں رکھی جاتی تھیں (۳) شمعدان جس کی سات شاخیں روشنی دیتی تھیں ۔

س ۵ پاک ترین مکان اور پاک جگہ کے پردے کیسے بنے تھے؟

ج۔ پاک ترین مکان اور پاکِ جگہ کے پردے دونوں ایک ہی قسم کی چیزوں سے بنائے گئے یعنی آسمانی وار غوانی اور قرمزی رنگ اور بٹے ہوئے کتان کروبیوں کی صورت سمیت اُستادکاری سے بنے تھے۔ آیت ۳۱ و ۳۶ و ۲۷:۱۶ ۔

س ۶۔ اس سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ پردے مسیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں اُسی کے ذریعہ سے اور اسی سے ہو کے ہم خدا کے حضور پاک ترین مکان میں پہنچتے ہیں۔

(۲) ایک ہی قسم کے پردے سے سب خدا کے حضور میں جاتے تھے سو اکیلے مسیح کے ذریعہ سے سب بڑے چھوٹے خدا کے حضور میں جانے پاتے ہیں +

ستائیسواں باب

س ۱۔ پاک جگہ کے باہر کیسی قربانگاہ بنانے کا حکم تھا؟

ج۔ تو شطیم کی لکڑی سے ایک قربانگاہ بنا لمبائی اُس کی پانچ ہاتھ اور چوڑائی اُس کی پانچ ہاتھ وہ قربان گاہ چوکھونٹی ہو اور بلندی اُس کی تین ہاتھ ہو اور تو اُس کے لئے اُس کے چاروں کونوں پر سینگ بنا اور وہ سینگ اُسی سے ہوں اور تو اُن کو پیتل سے مڑھ۔ آیت ۱ و ۲ +

س ۲۔ جو قصور وار اُس قربانی کے سینگ کو پکڑتا تھا تو اُس کے حق میں کیا حکم تھا؟

ج۔ وہ بچ جاتا تھا۔ پہلا سلاطین ۱: ۵۰ و ۵۱ +

س ۳۔ یہ پیتل کی قربان گاہ کن باتوں میں مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے؟

ج (۱) یہ کہ اِس قربان گاہ پر گنہگار اپنی قربانیاں گذران کے خدا سے میل پاتا تھا سو مسیح کے کفارہ پر تکیہ کر کے ہم بھی خدا سے میل پاتے ہیں (۲) خطا کار اس قربان گاہ کے سینگ کو پکڑ کے سلامت رہتا تھا کوئی اس کو اُس جگہ پر مار نہیں سکتا تھا۔ پہلا سلاطین ۱: ۵۲ + عبرانیوں ۶: ۱۸ +

س ۴۔ باہر کے پردے کا کن چیزوں سے بنانیکا حکم تھا؟

ج۔ اُس باہر کے پردے اور پاک جگہ اور پاکترین مکان کے پردوں میں

کچھ فرق نہ تھا سبھوں کے لئے ایک ہی قاعدہ تھا جس سے یہ بات ظاہر ہوتی کہ پاک جگہ یا پاکترین مکان کے اندر جانے کی ایک ہی راہ تھی ۔

س ۵۔ روشنی کے لئے خیمے کے اندر کس چیز کے جلانے کا حکم تھا؟

ج۔ تو بنی اسرائیل کو حکم کر کہ تیرے پاس کوٹے ہوئے زیتون کا خالص تیل چراغ کے لئے لائیں تاکہ وہ ہمیشہ روشن رہے۔ آیت ۲۰ ۔

س ۶۔ اس سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ جو چیز خدا کی خدمت میں پیش کی جائے وہ خالص ہو (۲) یہ کہ بنی اسرائیل ہی کو حکم دیا گیا کہ وہ چراغ کے لئے خالص تیل لائیں نہ کہ کاہنوں کو اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو خرچ خدا کی بندگی کرانے میں ہو وہ عابدوں ہی کی طرف سے ہو (۳) واعظ کا وعظ کوٹے ہوئے زیتون کے خالص تیل کی مانند ہونا چاہئے تاکہ اُس سے روشنی نکلے۔ جو واعظ خالص تیل کی مانند نہ ہوگا اُس سے کم روشنی نکلے گی بہت سے وعظ نکمے ہوتے ہیں اس لئے کہ کوٹے ہوئے نہیں ہیں۔ پہلا تمطاؤس ۴: ۱۳ و ۱۴ + دوسرا تمطاؤس ۱: ۱۳ اور ۲: ۱۵ اور ۴: ۲-۵ + اعمال ۲۰: ۲۸ ۔

اٹھائیسواں باب

س ۱۔ خدا نے بنی اسرائیل میں سے کن کو کاہن ٹھہرایا تھا؟

ج۔ ہارون اور اُس کے بیٹوں کو۔

س ۲۔ ہارون کے لئے کیسا لباس بنایا گیا؟

ج۔ مقدس لباس عزت و حرمت کے لئے۔ آیت ۲ +

س ۳۔ سردار کاہن کے خاص خاص لباس کون سے تھے؟

ج۔ وہ لباس جو بنائیں گے سو چپراس اور افود اور جبہ اور منقش کرتہ اور کلاہ اور پٹکا ہے اور پاک لباس تیرے بھائی ہارون اور اُس کے بیٹوں کے لئے بنائیں تاکہ میرے لئے کاہن ہوں اور وہ سونا اور آسمانی رنگ اور ارغوانی رنگ اور قرمزی رنگ اور مہین کتان لیں۔ آیت ۴ و ۵ +

س ۴۔ سردار کاہن کا افود کن کن چیزوں سے بنایا گیا تھا؟

ج۔ افود سونے اور آسمانی رنگ اور ارغوانی رنگ اور قرمزی رنگ اور مہین کتے ہوئے کتان کا اُستادکاری سے بنائیں۔ آیت ۶ +

س ۵ اُن سلیمانی دو پتھروں پر جو ہارون کے دونوں کندھوں پر رکھے گئے تھے کیا کندہ کیا گیا تھا؟

ج۔ بنی اسرائیل کے نام۔ چھ ایک پتھر پر اور چھ دوسرے پر +

س ۶۔ اس سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ جب ہمارا سردار کاہن ہمارے واسطے خدا کے حضور جاتا ہے۔ تو ہم کو نام بنام پیش کرتا ہے۔ یوحنا ۱۰: ۳ +

س ۷۔ عدل کی چپراس کیسی بنانے کا حکم تھا؟

ج۔ اُستادکاری سے افود کے طور پر سونے اور آسمانی رنگ اور ارغوانی رنگ اور قرمزی رنگ اور مہین کتے ہوئے کتان سے بنا۔ آیت ۱۵ +

س ۸۔ عدل کی چپراس میں کتنے اور کیسے جواہر لگائے گئے اور اُن جواہروں میں کن کے نام کندہ کرنے کا حکم تھا؟

ج۔ بارہ جواہر۔ بنی اسرائیل کے نام ہر ایک نام بارہ فرقوں کے موافق

ایک ایک جواہر پر کندہ کیا گیا تھا۔ مکاشفات ۷: ۵-۸ + ۲۱: ۱۲ + دوسرا تمطاؤس ۲: ۱۹ +

س ۹۔ پاک مکان میں داخل ہونے کے وقت ہارون کو اپنے پاس کیا رکھنے کا حکم تھا؟

ج۔ ہارون بنی اسرائیل کے نام عدل کی چپڑاس میں اپنے سینہ پر پاک مکان میں داخل ہونے کے وقت خداوند کے روبرو یاد کے لئے ہمیشہ اٹھائے رہے۔ آیت ۲۹ +

س ۱۰۔ اس عدل کی چپڑاس میں جو اریم و تمیم رکھے گئے ان کے معنی کیا تھے؟

ج۔ اریم سے روشنی اور تمیم سے کمالیت یا صداقت مُراد تھی۔ آیت ۳۰۔ یہ مسیح کی پیش نشانی ہے۔ گنتی ۲۷: ۱۹ و ۲۱۔ استثنا ۳۳: ۸ + قاضیوں ۱: ۱ و ۲۰: ۸ و ۲۸ و ۱ سموئیل ۲۳: ۹ سے ۱۲ تک ۲۸: ۶۔ بعض یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اریم اور تمیم سے خدا کی رُوح اور خدا کا کلام مراد ہے۔ یہ دونوں ساتھ ساتھ کام کرتے ہیں۔ یہ دونوں خدا کی بخشش ہیں۔ یہ دونوں مل کے ہماری ہدایت اور رہنمائی کرتے ہیں۔ ان دونوں سے الٰہی روشنی حاصل ہوتی ہے۔

س ۱۱۔ ہارون کی پیشانی پر کیا رکھا جاتا تھا؟

ج۔ خالص سونے کا پتھر جس پر یہ کندہ تھا قُدس یہوواہ کی لئے۔ آیت ۳۶۔ اس سے مسیح کی اصل پاکیزگی ظاہر ہوئی۔ جو پوشاک سردار کاہن پہنتا تھا وہ سب مسیح کی کہانت کے کام کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

———x:x———

اُنتیسواں باب

س ۱- ہارون اور اُس کے بیٹے کہانت کے لئے کس طرح مخصوص کئے گئے؟

ج (۱) وہ خیمہ کے دروازہ پر پانی سے نہلائے گئے (۲) پھر اُن کو لباس پہنائے گئے (۳) پھر ایک بیل کے سر پر اُنہوں نے اپنے ہاتھ رکھے اور وہ خداوند کے روبرو جماعت کے خیمے کے دروازہ پر ذبح کیا گیا اور اِس بیل کے خون میں سے کچھ قربان گاہ پر لگایا گیا بعد اِس کے ایک مینڈھا چڑھایا گیا اور پھر ایک گروہ روٹی اور بعد اس کے ایک کلچہ تیل ملا ہُوا اور پھر بے خمیری چپاتی اور یہ سب خداوند کے روبرو واُٹھائی قربانی کے لئے تھی۔

آیت ۱ سے ۲۸ +

س ۲- اِن سب باتوں سے کیا ظاہر ہُوا؟

ج- یہ کہ سردار کاہن سوختنی قربانی گناہ کی قربانی خطا کی قربانی اور نذر کی قربانی سے پاک و صاف کیا جائے اور مقبول خدا ہو تب وہ کہانت کے لائق ٹھہرے اور جب تک کہ ہم مسیح کو اپنی سوختنی قربانی گناہ کی قربانی تقصیر کی قربانی اور نذر کی قربانی نہ سمجھیں ہم خدا کے دربار میں دخل نہیں پا سکتے ہیں +

س ۳- قربان گاہ کے پاک کرنے کے لئے کیا کیا جاتا تھا؟

ج- تو ہر روز ایک بیل کو خطا کی قربانی کے لئے کفارے کے واسطے ذبح کر اور تو قربان گاہ کو جب اُس کے لئے کفارہ دے چکا پاک کر اور تو

اُس پر تیل چھڑکے مقدس ہو۔ تو سات دن قربانگاہ کے لئے کفارہ دے اور اُسے پاک کر تو قربان گاہ نہایت پاک ہو جائیگی اور جو کچھ اُس کو چھوئیگا سو پاک ہو جائیگا۔ آیت ۳۶ و ۳۷ +

س ۴۔ ہر روز قربان گاہ پر کیا چڑھایا جاتا تھا؟

ج ہر روز ہمیشہ ایک برس کے دو برّے ایک برّہ صبح کو چڑھایا ہوا اور دوسرا برّہ زوال اور غروب کے درمیان۔ آیت ۳۸ و ۳۹ +

س ۵۔ اس روزمرہ کی قربانی سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ ہم ہر روز خداوند یسوع مسیح کی قربانی کے وسیلے سے خدا کی قربت حاصل کرتے ہیں ہم ہر روز معافی پانیکے محتاج ہیں اور معافی پانے کی ایک ہی راہ ہے جس کی پیش نشانی یہ روزمرہ ذبح کیا ہوا برّہ تھا

س ۶۔ خدا نے بنی اسرائیل سے کس جگہ ملنے کا وعدہ کیا؟

ج۔ خیمہ کے دروازے پر۔ آیت ۴۲ و ۴۳ +

س ۷۔ خدا نے بنی اسرائیل کے بیچ میں رہنے کا کیا وعدہ کیا؟

ج۔ میں بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کروں گا اور میں اُن کا خدا ہوں گا۔ اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند اُن کا خدا ہوں جو اُنہیں مصر کے ملک سے نکال لایا تاکہ میں اُن کے درمیان سکونت کروں۔ میں یہوواہ اُن کا خدا ہوں۔ آیت ۴۵ و ۴۶ +

س ۸۔ کیا اس زمانہ میں بھی خداوند اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرنے کا کوئی وعدہ کرتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کی ہیکل ہو اور کہ خدا کی رُوح تم میں بستی ہے؟ پہلا قرنتیوں ۳: ۱۶۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا

بدن رُوحِ قدُس کی ہیکل ہے جو تم میں بسنی ہے۔ پہلا قرنتیوں ۶: ۱۹۔
متی ۲۸: ۲۰ عبرانیوں ۸: ۷۔۱۳ +

تیسواں باب

س ۱۔ خدا نے بخور جلانے کیواسطے کیسی قربانگاہ بنانے کا حکم دیا؟
ج (۱) یہ کہ وہ شطیم کی لکڑی سے بنے۔ آیت ۱ (۲) یہ کہ وہ چوکھونٹی ہو۔ آیت ۲ (۳) یہ کہ اُس کا طول ایک ہاتھ اور عرض ایک ہاتھ اور اُس کی بلندی دو ہاتھ ہو (۴) یہ کہ اُس کے سینگ ہوں (۵) یہ کہ وہ بالکل خالص سونے سے منڈھی جائے یعنی اُس کے سرپوش پر اور دیواروں اور سینگ اور کل گرداگرد سونا منڈھا جائے +

س ۲۔ بخور جلانے کی قربان گاہ خیمہ کے اندر کس جگہ پر رکھی گئی؟
ج۔ پاک جگہ کے اُس پردے کے سامنے جو پاکترین مکان کے شہادت کے صندوق کے نزدیک تھا یعنی بخور جلانے کی قربان گاہ اور شہادت کے صندوق کے بیچ میں پاکترین مکان کا پردہ لگا تھا +

س ۳۔ کس کس وقت اُس قربان گاہ پر بخور جلانے کا حکم تھا؟
ج۔ ہارون کو ہر صبح اور ہر شام کو اُس پر بخور جلانے کا حکم تھا۔ آیت ۷ و ۸ +

س ۴۔ بخور جلانے کی قربان گاہ پر کونسی قربانیاں گذراننے کی ممانعت تھی
ج۔ سوختنی اور نذر اور تپاون کی۔ آیت ۹ +

س ۵۔ بخور جلانے کی قربان گاہ سال بسال کیونکر پاک کیجاتی تھی؟
ج۔ ہارون برس میں ایک بار اُس کے سینگوں پر گناہ کی قربانی کے لہو سے کفارہ دیتا تھا۔ آیت ۱۰۔ احبار ۱۶: ۱۸ و ۲۹ و ۳۰ و گنتی ۲۹: ۷ +
س ۶۔ ہارون کے ہاتھ سے روز بروز قربان گاہ پر بخور جلانا کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے؟
ج۔ بخور جلانا دُعا مانگنے کی علامت ہے زبور ۱۴۱: ۲ مکاشفات ۵: ۸ + ۸: ۳ و ۴ + ہمارا سردار کاہن خداوند یسوع مسیح ہر وقت خدا کے مقدس میں ہمارے لئے دُعا و سفارش کرتا ہے۔ عبرانیوں ۷: ۲۵ + ۹: ۲۴
س ۷۔ خدا نے بنی اسرائیل کو فدیہ دینے کا کیا حکم دیا؟
ج (۱) یہ کہ ہر مرد اپنی جان کا خدا کے لئے فدیہ دے۔ آیت ۱۲ (۲) یہ کہ ہر ایک خواہ امیر ہو خواہ غریب نذر کرتے وقت اپنی جان کے فدیہ کے لئے آدھا مثقال مقدس کے مثقال کے حساب سے دے نہ کوئی اس زیادہ اور نہ کوئی اس سے کم دے۔ آیت ۱۴۔ اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خدا ظاہر پر نظر نہیں کرتا۔ اعمال ۱۰: ۳۴ + رومیوں ۲: ۱۱ + یعقوب ۲: ۱ + امثال ۲۲: ۲۔ ہم سب امیر و غریب ایک ہی دام سے مول لئے گئے ہیں پہلا پطرس ۱: ۱۸ و ۱۹۔ ہماری جانوں کا فدیہ ہمارے کام نہیں ہیں۔ صرف خداوند یسوع مسیح کا کفّارہ ہمارا فدیہ ہے۔ یسعیاہ ۵۳: ۴۔ ۸۔
س ۸۔ اگر بنی اسرائیل اپنی جانوں کے فدیہ دینے میں غفلت کریں تو سزا کا کیا حکم تھا؟
ج۔ اُن پر وبا اُترنے کی سزا تھی آیت ۱۲ +
س ۹۔ وہ فدیہ کا روپا کس کام میں صرف ہوتا تھا؟

ج۔ خیمہ کے کام میں ✝

س ۱۰۔ جماعت کے خیمہ اور پیتل کی قربان گاہ کے درمیان کیا رکھا گیا؟

ج۔ ایک حوض پیتل سے اور کرسی اُسکی پیتل سے دھونے کے لئے بنا اور اُس کو جماعت کے خیمہ اور قربان گاہ کے درمیان میں رکھ اور اُس میں پانی ڈال۔ اور ہارون اور اُس کے بیٹے اپنے ہاتھ و پاؤں اس سے دھوئیں اپنے جانے کے وقت جماعت کے خیمے میں پانی سے دھوئیں تاکہ ہلاک نہ ہوں اور اپنے جانے کے وقت قربان گاہ کے پاس تاکہ خدمت کریں اور خداوند کے لئے سوختنی قربانی جلائیں وہ ہاتھ پاؤں دھوئیں تاکہ وہ نہ مریں اور یہ اُن کے یعنی اُس کے اور اُس کی نسل کے لئے اُن کے قرنوں میں ہمیشہ کے واسطے رسم ہوگی۔ خروج ۳۰: ۱۸-۲۱ ✝

س ۱۱۔ اس سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج۔ یہ کہ خدا کی بندگی کے لئے پاک چال چلن چاہیئے۔ اگر خدا کا کوئی عابد دیدہ و دانستہ کسی طرح کے گناہ میں گرفتار رہے اور اُس سے پاک ہونے کی کوشش نہیں کرتا تو اُس کی بندگی خدا کو نامنظور ہے لہذا ہم کو اپنے آپ کو آزمانا چاہیئے اور اکثر یہ دعا کرنی چاہیئے۔ اے خدا مجھے جانچ اور میرے دل کو جان مجھے آزما اور میرے اندیشوں کو پہچان زبور ۱۳۹: ۲۳ ✝ ۲۶: ۶ عبرانیوں ۱۰: ۲۲ ✝

س ۱۲۔ خدا نے مقدس تیل کے بنانے کا کیا حکم دیا؟

ج۔ یہ کہ وہ اوّل مصالحہ سے بنے یعنی خالص مُر اور دارچینی خوشبوئی اور اگر اور تج سے اور زیتون کے تیل سے ✝

س ۱۳۔ یہ مقدس تیل کن چیزوں پر لگایا جائے؟

ج۔ جماعت کے خیمہ اور شہادت کے صندوق پر اور میز اور اُس کے سب برتنوں اور شمعدان اور اُس کے ظروف اور بخور کی قربان گاہ اور سوختنی قربانی کی قربان گاہ پر اور اُس کے سب برتنوں پر اور حوض اور اُس کی کرسی پر اور ہارون اور اُس کے بیٹوں پر۔ آیت ۲۵۔۳۰ +

س ۱۴۔ اِس مقدس تیل کے بنانے اور خرچ کرنے کے بارے کس بات کی ممانعت تھی ؟

ج۔ کسی آدمی کے بدن پر نہ ڈھالا جائے اور تم ایسا اور اُسی ترکیب سے نہ بنائیو اس لئے کہ یہ مقدس ہے پس چاہیئے کہ یہ تمہارے نزدیک مقدس ہو۔ جو انسان ایسا بنالے یا کسی اجنبی پر لگائے تو وہ اپنی قوم سے کٹ جائے۔ آیت ۳۲ و ۳۳ +

س ۱۵۔ جیسا بخور خداوند کے لئے بنایا گیا ویسا بنانے کی کیوں ممانعت تھی ؟

ج۔ اِس لئے کہ وہ مسیح کی پیش نشانی تھی۔ جو بخور یعنی بندگی ہم خدا کے سامنے پیش کریں وہ مسیح کی خوبیوں سے نکالا گیا۔ ہم میں کچھ نہیں ہے کہ جس سے بخور پیدا ہو جو کہ مقدس اور مقبولِ خدا ہو +

س ۱۶۔ یہ مقدس تیل کس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے ؟

ج۔ یہ روح قدس کی پیش نشانی ہے وہ ہماری پرانی انسانیت سے کچھ موافقت نہیں رکھتی۔ اِس میں اور ہمارے جسم میں مخالفت ہے ہم ان کو ملا نہیں سکتے ہیں۔ گلتیوں ۵: ۱۷۔ رومیوں ۸: ۷ و ۸ +

س ۱۷۔ خوشبویاں بنانے کا کیا حکم تھا ؟

ج (۱) یہ کہ جن چیزوں سے وہ بنتی تھیں وہ سب برابر ہوں۔ آیت ۳۴۔ (۲) یہ کہ وہ پاک اور مقدس بنیں۔ آیت ۳۵ (۳) یہ کہ وہ باریک ہوں

آیت ۳۶ (۴) یہ کہ وہ شہادت کے صندوق کے سامنے جماعت کے خیمہ میں رکھی جائیں ⁂

س ۱۸ - خوشبو بنانے کے حکم سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج یہ خوشبو خداوند یسوع مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس میں کوئی صفت زیادہ یا کم نہ تھی۔ اس کی ساری صفتیں باریکی تھیں اور تمام برابر تھیں ان سبھوں سے پاک اور مقدس بخور نکلتا تھا وہ بے مثل اور لاثانی تھا ⁂

اکتیسواں باب

س ۱ - خدا نے خیمہ کے بنانے کے لئے کن لوگوں کو بلایا اور تیار کیا؟

ج - اُس نے یہوداہ کے فرقے میں سے بضلی ایل کو بلایا اور اُس کو حکمت اور فہمید اور علم اور ہر طرح کی ہنرمندی میں روح اللہ سے بھر دیا تاکہ اُستادکاری کے کاموں کو ایجاد کرے اور سونے اور روپے اور پیتل کے کام کرے ⁂

س ۲ - خدا نے کس کو بضلی ایل کا ساتھی کر دیا؟

ج - اہلیاب کو جو دان کے فرقے میں سے تھا۔ آیت ۶ ⁂

س ۳ - خدا نے روشن ضمیر اسرائیلیوں کے دلوں پر کیا اثر کر کے اُن کو اس کام کے بنانے کے لئے تیار کیا؟

ج - اس قدر اُس نے اُن میں یہ حکمت رکھی کہ انہوں نے خیمہ کی سب

چیزیں بنا دیں۔ آیت ۶ ✽

س ۴۔ بظلی ایل اور اہل یاب اور روشن ضمیر اسرائیلیوں کا خیمہ بنانے کے لئے بلائے جانے اور خدا کی رُوح کے وسیلے سے تیار کئے جانے سے کونسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔(۱) یہ کہ جب تک خدا اپنی خدمت کے لئے کسی نہ بلائے اور تیار نہ کرے تب تک وہ اس کام کے لائق نہیں ہے (۲) جیسے کہ خدا نے اس وقت دو خاص شخصوں کو بُلا کر اُن کو اس کام میں ساتھی کر دیا ویسے ہی خدا ہر زمانے میں اکثر ایسا ہی کیا کرتا ہے مثلاً اُس نے موسیٰ اور ہارون کو کام میں ساتھی کر دیا اور پطرس اور یوحنّا کو پولوس اور برنباس کو اور اُن بارہ کو بُلایا اور اُن کو دو دو کر کے بھیجنا شروع کیا۔ مرقس ۶: ۷ (۳) اگر کوئی خداوند کی خدمت کے لئے اپنے کو نالائق سمجھے اور خدا سے دانائی مانگے تو دانائی بخشی جائے گی۔ یعقوب ۱: ۵ و ۱۷ (۴) خدا کا ہر بندہ اپنے دل سے اکثر یہ سوال کرے کہ آیا میں اُس کام کو جو کہ خدا نے مجھ کو سونپ دیا ہے اُس کی رُوح کی ہدایت کے موافق کرتا ہوں یا نہیں۔ جو وصف و لیاقت اور قابلیّت خدا نے مجھے عنایت کی ہے آیا میں اُس کو اُس کی خدمت میں خرچ کرتا ہوں یا نہیں (۵) جو خدمت گذار خداوند کی کلیسیا کے بڑھانے اور سدھارنے کے لئے جائیں خدا وقت بوقت ان کو برپا کرے گا۔ ایسے مدد گار اُس کی بخشش ہیں افسیوں ۴: ۱۱ و ۱۲۔ متی ۹: ۳۷ و ۳۸ ✽

س ۵۔ خدا نے موسیٰ اور بنی اسرائیل کو سبت کا دن ماننے کا دوبارہ کیا حکم دیا؟

ج (۱) یہ کہ اگرچہ خیمہ کا بنانا بڑا اور ضروری اور نیک کام ہے تو بھی سبت کے دن اُس پر کچھ کام نہ کیا جائے (۲) یہ کہ وہ دن خدا اور بنی اسرائیل میں ایک نشانی ہو وہ اس کے ماننے سے خدا کو اپنا مالک جانتے اور ٹھہراتے تھے۔ آیت ۱۳ ۔ ۱۷ (۳) یہ کہ اگر کوئی اُس کو نہ مانے وہ بنی اسرائیل کی قوم سے کاٹا جائے ۔ آیت ۱۴ +

س ۶ ۔ جو دن کہ ہم مسیحی مانتے ہیں وہ کیا کہلاتا ہے ؟

ج ۔ وہ خداوند کا دِن کہلاتا ہے ۔ مکاشفات ۱ : ۱۰ ۔ اِس لئے کہ ہفتے کے پہلے دن ہمارا خداوند قبر سے نکل آیا اور اِس طرح موت کا مالک ٹھہرا۔

س ۷ ۔ پرانے عہد کے سبت کے دن میں اور نئے عہد کے خداوند کے دن میں کیا فرق ہے ؟

ج (۱) یہ کہ سبت کا دن ہفتے کا ساتواں دِن تھا اور خداوند کا دن ہفتے کا پہلا دن ہے ۔ (۲) یہ کہ سبت یعنی آرام کا دن چھ دن کی محنت کے بعد دیا گیا ۔ یہ دن گویا ہماری کمائی کی مزدوری میں شامل تھا ۔ لیکن خداوند کا دن ہفتے کے شروع ہی میں آتا ہے تاکہ یہ بات ظاہر ہو کہ جو آرام خدا ہمیں دیتا ہے سو بطور مزدوری کے یا ہماری محنت کے پھل کے نہیں دیتا ہے بلکہ ہمارے سارے کاموں سے پہلے بطور بخشش کے دیتا ہے ÷

س ۸ ۔ خدا نے موسیٰ کو کوہ سینا پر کیا دیا ؟

ج ۔ شہادت کی دو لوحیں ۔ آیت ۱۸ +

بتّیسواں باب

س ۱- جب بنی اسرائیل نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑ سے اُترنے میں دیری کرتا ہے تو ہارون کے پاس جمع ہو کے کیا کہا؟

ج- یہ کہ اُٹھ ہمارے لیئے معبود بنا کہ ہمارے آگے چلیں کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمیں مصر کے ملک سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہُوا۔ آیت ۱ +

س ۲- ہارون نے اس عرض کے جواب میں کیا کہا؟

ج- ہارون نے انہیں کہا کہ زیور سونے کے جو تمہاری جوروؤں اور تمہارے بیٹوں اور تمہاری بیٹیوں کے کانوں میں ہیں توڑ توڑ کے مجھ پاس لاؤ اور اُس نے اُن کے ہاتھوں سے لیا اور ایک بچھڑا ڈھال کر اُس کی صورت حکاکی کے ہتھیار سے درست کی اور انہوں نے کہا کہ اے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں مصر کے ملک سے نکال لایا۔ اور جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُس کے آگے ایک قربان گاہ بنائی۔ آیت ۲ و ۴ و ۵ +

س ۳- کوہ سینا کے نیچے بنی اسرائیل کے بت پرستی میں پڑ جانے کی کیفیت سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج- یہ کہ جس جگہ شریعت دیگئی اُسی جگہ لوگوں نے اُس کو توڑ ڈالا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت ہی انسان کو پاک نہیں کر سکتی وہ تو صرف انسان کے گناہ کو دکھاتی ہے جیسے کہ آئینہ آدمی کے مُنہ کا میل دکھاتا ہے مگر

اُس کو صاف نہیں کر سکتا ہے یا جیسے ساحل دیوار ٹیڑھے پن کو دکھاتا ہے لیکن اُس کو سیدھا نہیں کر سکتا یا جیسے کہ پیمانہ اناج کی کمی دکھا سکتا ہے مگر اُس کو پورا نہیں کر سکتا +

س ۴۔ بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پرستش کہاں دیکھی تھی ؟

ج ۔ مصر میں اِس لئے کہ مصری لوگ بچھڑے کے پوجنے والے تھے +

س ۵ ہارون کا گناہ کیا تھا ؟

ج ۔ یہ کہ اُس نے یہ گمان کیا کہ بچھڑے کی مورت کے ذریعہ سے خدا کی پرستش ہو سکتی ہے ۔ یہی گناہ بعض کلیساؤں میں مروّج ہے یعنی وہ مریم کی تصویر کی پرستش کر کے بنی اسرائیل کا سا گناہ کرتے ہیں +

س ۶ ۔ جب خدا نے بنی اسرائیل کی بت پرستی اور گردن کشی کے سبب سے اُن کو ہلاک کرنے چاہا تو موسیٰ نے کیا کہا ؟

ج ۔ اُس نے اُن کی اِس طرح سفارش کی کہ اے خداوند کیوں تیرا غضب اپنے لوگوں پر جنہیں شہزوری اور زبردستی کے ساتھ مصر کے ملک میں سے نکال لایا بھڑکتا ہے ؟ کس لئے مصری بولیں اور کہیں کہ وہ اُن کو یہاں سے بدی کے لئے نکال لے گیا تاکہ اُن کو پہاڑوں میں مار ڈالے اور اُن کو رُوئے زمین پر سے ہلاک کرے ؟ اپنے غضب کے بھڑکنے سے باز رہ اور اپنے لوگوں کو بدی پہنچانے سے پھر جا ۔ تو ابرہام اور اضحاق اور اسرائیل اپنے بندوں کو یاد کر جن سے تو نے اپنی ہی قسم کھائی اور اُن سے کہا کہ میں تمہاری نسل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤں گا اور یہ سارا ملک جس کے حق میں میں نے کہا سو میں تمہاری نسل کو بخشوں گا کہ ابد تک اُس کے مالک ہوں آیت ۱۱ ۔ ۱۳ +

س ۷۔ موسیٰ کی اِس دُعا سے کون سی باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج۔ (۱) یہ کہ ہم اپنے خطاکار بھائیوں کے لئے سفارش کریں (۲) یہ کہ جس طور سے موسیٰ نے سفارش کی وہ ہمارے لئے نمونہ ہے اُس نے تین باتیں پیش کیں (اوّل) یہ کہ بنی اسرائیل خدا کا مال و ملکیت ہیں۔ (دوئم) یہ کہ خدا کا جلال بنی اسرائیل کی سلامتی پر موقوف ہے اگر وہ ہلاک کئے جائیں تو خدا کے دشمن اُس کے پاک نام کی تحقیر کرینگے (سوئم) یہ کہ خدا نے بنی اسرائیل کو برکت دینے اور بڑھانے کا وعدہ کیا تھا +

س ۸۔ جب موسیٰ لشکرگاہ کے پاس آیا اور بچھڑے کی مورت اور راگ و ناچ دیکھا تو کیا کیا؟

ج۔ موسیٰ کا غضب بھڑکا اور اُس نے تختے اپنے ہاتھوں سے پھینک دئے اور پہاڑ کے نیچے توڑ ڈالے۔ آیت ۱۹ +

س ۹۔ موسیٰ نے بنی لاوی کے ہاتھ سے اُس وقت کیا کام کرایا؟

ج۔ اُن بت پرستوں کو جو تین ہزار مرد تھے مروایا +

س ۱۰۔ اِس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ انسان کا دل کیسا سخت ہے کہ خدا کے حکم کے خلاف مورت کی پوجا کرتا ہے۔ (۲) گناہ کا پھل کیسا کڑوا ہوتا ہے کیونکہ جس چیز کی انہوں نے پوجا کی وہی ایک بے مزا اور کڑوا پانی بنا جو اُن کو پلایا گیا۔ گناہ کی سزا گناہ ہے۔

س ۱۱۔ جب موسیٰ پھر خداوند کے پاس گیا تو کیا عرض کی؟

ج۔ ہائے اِن لوگوں نے بڑا گناہ کیا کہ اپنے لئے سونے کا معبود بنایا اور اب کاشکہ تو اُن کا گناہ معاف کرتا۔ مگر نہیں تو میں تیری منت کرتا ہوں

کہ مجھے اپنے اُس دفتر سے جو تُو نے لکھا ہے میٹ دے۔ آیت ۳۱-۳۲-

س ۱۲- کیا کسی اَور نے بھی اپنے اسرائیلی بھائیوں کے بچانے کے لئے ایسی دعا کی جیسی کہ موسیٰ نے یہاں کی؟

ج- ہاں پولوس نے بھی یونہی عرض کی۔ رومیوں ۹: ۲ و ۳ +

س ۱۳- کیا موسیٰ اس بات میں مسیح کا پیش نشان ہے؟

ج- ہاں مسیح ہمارے گناہوں کے واسطے خدا کے حضور سے خارج کیا گیا جس وقت کہ وہ صلیب پر کھینچا گیا۔ متی ۲۷: ۴۶ + گلتیوں ۳: ۱۳-

س ۱۴- خدا نے اُس بچھڑے کے بنانے اور اُس کی پرستش کرنے کے سبب سے لوگوں کو کیا سزا دی؟

ج- اُن پر مری بھیجی گئی۔ آیت ۳۵ +

تینتیسواں باب

س ۱- بنی اسرائیل کو کس سبب سے بہت غم ہُوا؟

ج- اِس لئے کہ خدا نے موسیٰ سے یہ کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو کہہ کہ تم گردن کش لوگ ہو۔ آیت ۵ +

س ۲- بنی اسرائیل نے اپنا غم کس طرح سے ظاہر کیا؟

ج- انہوں نے اپنے سنگار اُتارے +

س ۳- موسیٰ نے خیمہ کو لشکر گاہ سے باہر اور دُور کس لئے کھڑا کیا؟

ج- اِس واسطے کہ لوگوں نے بت پرستی کی تھی +

س ۴ ۔ اُس وقت کیا حکم دیا گیا ؟

ج ۔ یہ کہ جو کوئی خداوند کو ڈھونڈنا چاہتا ہے سو وُہ لشکرگاہ سے باہر اُس خیمہ کو جائے ۔

س ۵ ۔ جب موسیٰ خیمہ میں داخل ہُوا تو کیا ہُوا ؟

ج ۔ ستون سا بادل اُترا اور خیمہ کے دروازے پر ٹھہرا اور موسیٰ کے ساتھ خداوند بولا ؟

س ۶ ۔ خداوند موسیٰ کے ساتھ کس طور سے ہمکلام ہُوا ؟

ج ۔ جس طرح کہ کوئی اپنے دوست سے کلام کرتا ہے ۔ آیت ۱۱ ۔ گنتی ۱۲ : ۸ ۔ استثنا ۳۴ : ۱۰ ؛

س ۷ ۔ خدا نے موسیٰ کے ساتھ کیا وعدہ کیا ؟

ج ۔ یہ کہ میری حضوری ساتھ جائیگی اور میں تجھے آرام دوں گا آیت ۱۴ ؛ یسعیاہ ۶۳ : ۹ ملاکی ۳ : ۱ ؛

س ۸ ۔ موسیٰ نے کیا عرض کی ؟

ج ۔ یہ کہ اگر تیری حضوری ساتھ نہ جائے تو ہمیں یہاں سے مت لیجائیو مجھے اپنا جلال دکھا ؛

س ۹ ۔ کیا موسیٰ کی یہ عرض کبھی پوری ہوئی ؟

ج ۔ ہاں ۔ لوقا ۹ : ۳۱ ؛ دوسرا پطرس ۱ : ۱۷ ؛

س ۱۰ ۔ موسیٰ کی اِس عرض سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟

ج ۔ یہ کہ جس قدر ہم خدا کا جلال دیکھیں گے اور اُس کو پہچانیں گے اُسی قدر زیادہ ہم اُس کو دیکھنے کے مشتاق ہونگے ؛

س ۱۱ ۔ خدا نے موسیٰ کے سامنے اپنے نام کی کیا منادی کی ؟

ج - یہ کہ میں اُس پر جس پر مہربان ہوں مہربان ہوں گا اور میں اُس پر رحم فرماؤں گا جس پر رحم فرماؤں گا تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا اس لئے کہ ایسا کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے اور خداوند نے کہا دیکھ یہ جگہ میرے پاس ہے اور تو اُس چٹان پر کھڑا رہ اور یوں ہوگا جب میرے جلال کا گذر ہوگا تو میں تجھ کو اُس چٹان کی دراڑ میں رکھوں گا اور جب تک نہ گذروں تجھے اپنی ہتھیلی سے ڈھانپوں گا اور پھر اپنی ہتھیلی اُٹھاؤں گا اور تو میرا پیچھا دیکھے گا لیکن میرا چہرہ ہرگز دکھائی نہ دیگا۔ آیت ۲۱-۲۳۔

س ۱۲ - اِن آیات کے معنی بتاؤ؟

ج - یہ کہ خدا کا پورا جلال جو اُس کے چہرے سے چمکتا ہے کسی آدمی کو دکھائی نہیں دے سکتا ہے گویا جو جلال خدا کی پیٹھ سے چمکتا ہے انسان بمشکل اُس کی برداشت کر سکتا یا سہہ سکتا ہے۔

س ۱۳ - کیا خدا نے سوا موسیٰ کے کسی اور نبی کو بھی اپنا جلال عجیب طور سے دکھایا؟

ج - ہاں ایلیا نبی کو پہلا سلاطین ۱۹: ۹-۱۳۔

چونتیسواں باب

س ۱ - خدا نے موسیٰ کو دو لوحیں بنانے کا کیا حکم دیا؟

ج - یہ کہ اپنے لئے پہلی لوحوں کے مطابق دو لوحیں پتھر کی تراش اور میں اُن لوحوں پر وہ باتیں جو پہلی لوحوں پر تھیں جنہیں تو نے توڑ ڈالا

لکھوں گا۔ آیت ۱۰؂

س ۲۵۔ جب خداوند بدلی میں ہو کر اُترا اور موسیٰ کے آگے سے گذرا تو اپنے نام کی کیا منادی کی؟

ج۔ خداوند خدا رحیم اور مہربان قہر میں دھیما رب الفیض (دو فاہزار پشتوں) کے لئے فضل رکھنے والا گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہر ساں معاف نہ کرے گا بلکہ باپوں کے گناہ کا اُن کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلا لیگا۔ آیت ۶ و ۷؂

س ۲۶۔ موسیٰ نے کون سی تین درخواستیں خدا سے کیں؟

ج (۱) یہ کہ ہمارے بیچ میں ہو کے چل۔ آیت ۹ (۲) یہ کہ ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر (۳) یہ کہ ہمیں اپنی میراث ٹھہرا؂

س ۲۷۔ خدا نے بنی اسرائیل کو موسیٰ کے ذریعہ سے اُس وقت کیا کیا حکم دئے؟

ج (۱) یہ کہ وہ کنعانیوں سے عہد نہ باندھیں۔ آیت ۱۲ (۲) یہ کہ وہ انکی قربان گاہوں کو ڈھائیں اور اُن کے بتوں کو توڑیں۔ آیت ۱۳ (۳) یہ کہ وہ اپنے بیٹوں کے لئے کنعانیوں کی بیٹیاں نہ لیں۔ آیت ۱۶ (۴) یہ کہ وہ اپنے لئے ڈھالے ہوئے معبودوں کو نہ بنائیں آیت ۱۷ (۵) یہ کہ وہ عید فطیر کی محافظت کریں۔ (۶) یہ کہ وہ اپنے بیٹوں کے سب پہلوٹھوں کا فدیہ دیں (۷) یہ کہ کوئی خدا کے سامنے خالی ہاتھ نہ آئے۔ آیت ۲۰۔ (۸) یہ کہ ساتویں دن وہ آرام کریں۔ آیت ۲۱ (۹) یہ کہ سب نرینہ فرزند سال میں تین مرتبہ خداوند خدا کے آگے جو اسرائیل کا خدا ہے حاضر ہوں۔ آیت ۲۳ (۱۰) یہ کہ وہ اپنی زمین کے پھلوں کا پہلا پھل خداوند کے گھر میں لائیں۔ آیت ۲۶؂

س ۵۔ موسیٰ دوسری مرتبہ کتنے روز پہاڑ پر خداوند کے ساتھ رہا؟
ج۔ وہ وہاں چالیس دن رات خداوند کے پاس تھا وہ نہ روٹی کھاتا نہ پانی پیتا تھا۔ اور اُس نے اُس عہد کی باتوں کو وہ دس حکم لوحوں پر لکھے آیت ۲۸ ÷

س ۶۔ جب موسیٰ شہادت کی دونوں لوحیں اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے کوہ سینا سے اُترا تو اُس کے چہرے کا رنگ کیسا تھا؟
ج۔ اُس کے چہرے کا رنگ خدا کے ساتھ ہمکلام ہونے کے سبب سے چمکتا تھا ÷

س ۷۔ اس سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟
ج (۱) یہ کہ اُس کا چمکتا ہوا چہرہ خدا کی رضامندی کا ایک نشان تھا۔ (۲) یہ کہ اگر شہادت کی خدمت سے اِس قدر روشنی اور جلال نکلا تو انجیل کی خدمت سے کس قدر زیادہ روشنی اور جلال نکلیگا۔ پہلا قرنتیوں ۳: ۶ - ۱۸ (۳) یہ کہ جیسا موسیٰ کو معلوم نہیں ہوا کہ میرے چہرے سے روشنی نکلتی ہے ویسے ہی جو حقیقت میں حلیم ہو وہ اپنی حلیمی کو آپ نہ جانے گا۔ (۴) یہ کہ لوگ اُس شخص کو جس کا دل روشنی سے بھرا ہوا ہے بغیر کسی کے بتائے جان لیں گے ÷

س ۸۔ جب موسیٰ بنی اسرائیل کو خدا کی یہ سب باتیں سُنا رہا تھا تو کیا وہ اُس کے چمکدار چہرے کو دیکھتے تھے؟
ج۔ نہیں جب تک موسیٰ اُن سے باتیں کرچکا تو اُس نے اپنے چہرے پر نقاب ڈالا۔ آیت ۳۳ ÷

س ۹۔ جب موسیٰ خدا کے سامنے پیغام پانے کے لئے جاتا تھا تو کیا

وہ اپنے چہرے پر نقاب ڈالتا تھا؟

ج۔ نہیں جب موسیٰ خداوند کے آگے جاتا تھا کہ اُس سے کلام کرے تو جب تک باہر نہ آتا نقاب کو اُتار دیتا تھا اور جو حکم ہوتا تھا وہ باہر آکے بنی اسرائیل کو کہتا تھا۔ اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کا مُنہ دیکھا کہ اُس کے چہرے کا چمڑا چمکتا ہے اور جب تک کہ موسیٰ خداوند سے باتیں کرنے نہ گیا تب تک اپنے منہ پر نقاب ڈالے رہا۔ آیت ۳۴ و ۳۵

س ۱۰۔ دوسرا قرنتیوں ۳: ۶-۱۸ میں موسیٰ کا منہ چمکنے اور مسیحیوں کے منہ چمکنے کا کیا مقابلہ ہے؟

ج (۱) یہ کہ اگر موسیٰ کا مُنہ چمکتا تھا تو کس قدر زیادہ مسیحیوں کا مُنہ چمکیگا دوسرا قرنتیوں ۳: ۷-۹ (۲) یہ کہ موسیٰ اکیلا خدا کے حضور میں جانے پاتا تھا اور وہی اکیلا بے پردہ خدا کے سامنے کھڑا ہونے پاتا تھا۔ لیکن ہم سب بے پردہ کئے ہوئے چہرے سے خداوند کے جلال کو گویا آئینہ میں دیکھ کے جلال سے جلال تک خداوند کی روح کے وسیلے سے اُس ہی صورت پر بنتے جاتے ہیں: دوسرا قرنتیوں ۳: ۱۸ (۳) یہ کہ موسیٰ کا منہ صرف چند روز چمکتا تھا لیکن ہم لوگ جلال سے جلال تک خداوند کی صورت میں بدلتے جاتے ہیں (۴) یہ کہ جب موسیٰ خدا کے حضور میں جاتا تھا تو اُس کا مُنہ بے پردہ کھُلا ہُوا رہتا تھا سو اگر ہمارے دل میں کوئی گناہ ہو تو وہ مثل پردہ کے خدا کا مُنہ چھپاتا ہے اور خدا کی بندگی سے ہم کچھ رونق نہیں پاتے ہیں ✤

س ۱۱۔ کیا انجیل میں کسی کا مُنہ چمکنے کا کچھ ذکر ہے؟

ج - ہاں متی ۱۷: ۱-۲ لوقا ۹: ۲۹ + اعمال ۶: ۱۵ +

پنتیسواں باب

س ۱ - خدا نے بنی اسرائیل کو خیمہ کے لئے اسباب لانے کا کیا حکم دیا؟
ج - یہ کہ جو کوئی اپنے دل کی خوشی سے چاہے سو خداوند کے لئے تحفہ لائے سونا اور روپا اور پیتل وغیرہ - آیت ۵ - ۱۹ +
س ۲ - بنی اسرائیل نے خیمہ کے بنانے میں کس طرح دل اور ہاتھ لگائے؟
ج سب مرد و عورت جن کے دلوں نے اُن کو اُبھارا کہ اس کام کے لئے اپنی خوشی سے ہدیہ لائے آیت ۲۹ +
س ۳ - خدا نے بظلی ایل اور اہلیاب کو خیمہ کے بنانیکے لئے کس طرح سے تیار کیا؟
ج - اُس نے اُن کو رُوح اللہ سے معمور کیا اور ہر ایک نادر کام کے بنانے میں ماہر کیا اور اُن کے دلوں میں ہنر سکھانے کی بات ڈالی اور ایسی حکمت اُن میں بھری کہ وہ ہر طرح کے کام بناتے اور ایجاد کرتے تھے آیت ۳۰ - ۳۵ +

چھتیسواں باب

س ۱ - بنی اسرائیل خیمہ کے بنانے کے لئے کس طور سے اور کس قدر

مال واسباب لاتے تھے؟

ج (۱) وہ ہر صبح کے وقت اپنی خوشی سے ہدیہ لایا کرتے تھے آیت ۳

(۲) وہ احتیاج سے زیادہ لاتے تھے۔ آیت ۵ +

س ۲۔ خیمہ کے بنانے کے لئے بنی اسرائیل کے اِس قدر اسباب لانے کے سبب سے موسیٰ کو کیا حکم دینا پڑا؟

ج۔ یہ کہ کوئی مرد یا عورت اب سے مَقدِس کے ہدیوں کے واسطے کچھ اور کام نہ کرے سو قوم لانے سے باز رہی کیونکہ اسباب جو اُن کے پاس تھا سو سب کام بنانے کے لئے بہت بلکہ زیادہ تھا آیت ۶ و ۷ +

س ۳۔ خیمہ کا گھٹاٹوپ کس چیز کا بنا تھا؟

ج۔ ایک گھٹاٹوپ خیمہ کے لئے سرخ رنگی ہوئی مینڈھوں کی کھالوں کا اور دوسرا گھٹاٹوپ تخس کی کھالوں کا اُوپر سے بنایا۔ آیت ۱۹ +

س ۴۔ خیمہ کے اندر کا پردہ کس چیز کا بنا تھا؟

ج۔ آسمانی رنگ۔ اور ارغوانی رنگ اور قرمزی رنگ اور مہین کتے ہوئے کتان کا منقّش پردہ اور اُس پر کروبی اُستادکاری سے بنائے آیت ۳۵ +

سینتیسواں باب

س ۱۔ خدا کے گھر کے لئے ایک صندوق بنانے کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ آیت ۱۔ ۸ + ۲۵: ۱۰۔ ۱۶ +

س ۲۔ کفّارہ گاہ بنانے کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ آیت ۱-۹+۲۵: ۱۹-۲۲ ٭

س۳۔ میز بنانے کا کیا حکم تھا؟

ج۔ آیت ۱۰-۱۶+۲۵: ۲۳-۳۰ ٭

س۴۔ شمعدان بنانے کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ آیت ۱۷-۲۴+۲۵: ۳۱-۴۰ ٭

س۵۔ بخور کی قربان گاہ بنانے کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ آیت ۲۵-۲۸+۳۰: ۱-۱۰ ٭

س۶۔ خیمہ کے لئے پاک تیل اور خوشبویوں کا خالص بخور تیار کرنے کا کیا حکم تھا؟

ج۔ آیت ۲۹، ۳۰ اور ۳۰: ۲۲-۳۸ ٭

اڑتیسواں باب

س۱۔ سوختنی قربانی کے لئے قربان گاہ بنانے کا کیا حکم تھا؟

ج۔ آیت ۱-۷+۲۷: ۱-۸ ٭

س۲۔ حوض بنانے کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ آیت ۸ اور ۳۰: ۱۸-۲۱ ٭

س۳۔ صحن بنانے کا کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ آیت ۹-۲۰ اور ۲۷: ۹-۱۹ ٭

س۴۔ خیمہ کے بنانے میں کتنا خرچ ہوا؟

ج۔ عنقریب اکیس لاکھ روپے کا سونا اور بارہ لاکھ روپے کا روپا۔ یہ سونا انہوں نے نذر کے طور پر دیا اور روپا بطور محصول کے اُن سے لیا گیا۔ دیکھو نذر کے طور پر انہوں نے کتنے روپے دئے اور محصول کے طور پر کتنے! پس جب لوگ خوش دلی سے دیتے ہیں تو بہ نسبت محصول کے روپے کے زیادہ دیا جاتا ہے۔ آیت ۲۱-۳۰۔

س ۵۔ آیت ۲۵ و ۲۶ کا گنتی ۱: ۴۶ سے مقابلہ کرنے سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج (۱) یہ کہ ہر ایک اسرائیلی نے آدھی مثقال دیا یعنی بوجھ سبھوں پر برابر رکھا گیا (۲) یہ کہ خیمہ کا کل کام بہ ترتیب کیا گیا۔

اُنتالیسواں باب

س ۱۔ مقدس کی عبادت کے لئے لباسِ خدمت کے بنانے کے بارے میں کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ یہ کہ وہ آسمانی اور ارغوانی اور قرمزی رنگ سے بنائے جائے آیت ۱۔

س ۲۔ افود کے بنانے کے بارے میں کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ یہ کہ وہ سونے اور آسمانی اور ارغوانی اور قرمزی رنگ اور باریک کتے ہوئے کتان سے بنایا جائے۔

س ۳۔ مقدس تاج کے پتر کے بارے میں کیا حکم دیا گیا؟

ج۔ یہ کہ وہ خالص سونے سے بنے اور اُس پر انگوٹھی کے طور پر یہ

کندہ کیا جائے کہ **قدس یہوواہ کو** آیت ۳۰ و ۳۱ +

س ۳۔ جب موسیٰ نے ان سب کاموں پر نظر کی تو کیا کہا؟

ج۔ موسیٰ نے سب کام پر نظر کی اور دیکھا کہ انہوں نے بنایا تھا جیسا کہ خداوند نے فرمایا تھا ویسا ہی بنایا اور موسیٰ نے انہیں برکت دی۔ آیت ۴۳ +

چالیسواں باب

س ۱۔ خدا کا مسکن کب کھڑا کیا گیا؟

ج۔ پہلے مہینے کی پہلی تاریخ کو +

س ۲۔ یہ دن کس بات کی یادگاری تھا؟

ج۔ بنی اسرائیل کے مصر کی غلامی سے چھوٹ جانے کی یادگاری تھا ۱۲: ۲ و

س ۳۔ شہادت کی لوحیں کہاں رکھی گئیں؟

ج۔ عہد کے صندوق میں۔ آیت ۲۰ +

س ۴۔ عہد کے صندوق میں اوپر سے کیا رکھا گیا؟

ج۔ کفارے کا سرپوش۔ آیت ۲۰ +

س ۵۔ شہادت کا صندوق اور کفارے کا سرپوش کسطرح چھپائے گئے؟

ج۔ وہ مسکن کے اندر لائے گئے اور صندوق کے آگے پردہ ڈالا گیا آیت ۲۱ +

س ۶۔ اس پردہ کے باہر کون سی چیزیں رکھی گئیں؟

ج (۱) سونے کی قربان گاہ جس پر بخور کی خوشبوئی جلائی گئی (۲) سونے کی مڑھی ہوئی میز جس پر روٹی رکھی گئی (۳) سنہرا سونے کا شمعدان۔ آیت ۲۲، ۲۴، ۲۶۔

س ۷۔ یہ تینوں چیزیں خیمہ کی جگہ میں رکھ کر کس طرح سے چھپائی گئیں؟

ج۔ ان کے سامنے پردہ ڈالا گیا۔

س ۸۔ باہر کی طرف جماعت کے خیمہ کی جگہ میں کون سی چیزیں رکھی گئیں؟

ج۔ (۱) سوختنی قربانی کی قربان گاہ (۲) حوض۔ آیت ۲۸ و ۲۹۔

س ۹۔ حوض کی خاص جگہ کہاں تھی؟

ج۔ حوض جماعت کے خیمہ اور قربانگاہ کے درمیان رکھا اور اُس میں پانی غسل کے لئے ڈالا آیت ۳۰۔

س ۱۰۔ صحن کہاں تھا؟

ج۔ صحن گرداگرد مسکن اور قربان گاہ کے کھڑا کیا اور پردہ صحن کے دروازے پر ڈالا اور موسیٰ نے یوں سب کام پورا کیا۔ آیت ۳۳۔

س ۱۱۔ خیمہ کے بنانے میں کتنے دن صرف ہوئے؟

ج۔ دوسرے سال کے پہلے مہینے اور اُسی مہینے کے پہلے دن مسکن کھڑا ہو گیا۔ آیت ۱۷۔ بنی اسرائیل کوہ سینا کے پاس عنقریب دس مہینے رہے اور موسیٰ اسّی روز پہاڑ پر رہا۔ ۱۹: ۱ اور گنتی ۱۰: ۱۱ کا مقابلہ کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خیمہ کے بننے میں عنقریب چھ مہینے لگے۔

س ۱۲۔ خیمہ کی لمبائی و چوڑائی کتنے فٹ تھی؟

ج۔ لمبائی میں عنقریب پنتالیس ۴۵ فٹ اور چوڑائی میں عنقریب تیرہ ۱۳ فٹ تھا۔

س ۱۳۔ یہ خیمہ کب تک بنی اسرائیل کے لئے عبادت گاہ رہا؟

ج- عنقریب پانچسو برس تک۔ یعنی جب تک کہ سلیمان نے ہیکل نہ بنائی+

س ۱۴- جب موسیٰ نے سب کام پورا کر دیا تو کیا ہُوا؟

ج- تب بادل نے جماعت کے خیمے کو چھپایا اور خداوند کے جلال نے مسکن کو بھرا۔ آیت ۳۴+

س ۱۵- جب بادل جماعت کے خیمہ پر ٹھہرا اور خدا کے جلال نے مسکن کو بھرا تو کس قدر چمک دار اور رونق دار تھا؟

ج- اس قدر کہ موسیٰ جماعت کے خیمہ میں داخل نہ ہو سکا اس لئے کہ بادل اُس پر ٹھہرا اور خداوند کے جلال نے مسکن کو بھرا۔ آیت ۳۵+

س ۱۶- بنی اسرائیل سفر میں کب کوچ کیا کرتے تھے؟

ج- جب بادل مسکن پر سے اُوپر اُٹھ جاتا تھا تب بنی اسرائیل اپنے سب سفروں میں کوچ کرتے تھے۔ پر جب وہ بادل اُوپر نہ اُٹھ جاتا تھا تو اُس کے اُوپر اُٹھ جانے کے دن تک کوچ نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ بادل خداوند کے مسکن پر دن کو ٹھہرتا تھا اور رات کو آگ اُس پر روشن ہوتی تھی اسرائیل کے سارے گھرانے کی نظر میں اُن کے سب سفروں میں۔ آیت ۳۶۔ ۳۸+

س ۱۷- بادل کی پیروی کرنے سے کیا بات ظاہر ہوتی ہے؟

ج- یہ کہ جیسے اُس بادل کے وسیلے سے خدا نے اپنے لوگوں کی رہنمائی کی ویسے ہی اب خدا اپنے پاک کلام اور رُوح قدس کے وسیلے سے اپنے لوگوں کی ہدایت کرتا ہے+

س ۱۸- خدا کی عبادت کے لئے ایسا مسکن بنانے سے کیا کیا باتیں ظاہر ہوتی ہیں؟

ج (۱) یہ کہ خدا بنی آدم کے ساتھ سکونت کرے گا یہ مسکن زمین پر انسان کے

کے ساتھ خدا کی سکونت کا نشان اور ثبوت ہے۔ متی ۱: ۲۳ (۲) یہ کہ خدا کے حکم کے مطابق ہر ایک بات میں خواہ وہ کیسی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو یہ مسکن بنایا گیا اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خدا کی بندگی ہر ایک بات میں اس کی مرضی کے مطابق ہو اور اُس کی بندگی میں کوئی بات چھوٹی یا بے معنی یا فضول نہیں ہے۔ پہلا قرنتیوں ۱۴: ۳۳ و ۴۰ (۳) جو لیاقت اس مسکن کے بنانے کے لئے اُس کے بنانے والوں اور کاریگروں کو چاہیئے تھی وہ خدا نے عنایت کی۔ کیا خدا آج کل بھی اپنی کلیسیا کے بڑھانے اور سُدھارنے کے لئے اپنے بندوں کو جس قدر لیاقت کی درکار ہو عنایت نہ کرے گا (۴) بنی اسرائیل نے مسکن کے بنانے کے لئے اپنا سونا اور روپا خوشی سے بکثرت دیا کیا یہ ہمارے لئے نیک نمونہ نہیں ہے (۵) جب خدا کی یہ عبادت گاہ تیار کی گئی تو اُس پر کچھ قرض نہ تھا کیا خدا کے گھر پر کچھ قرض رہنا مناسب ہے؟ رومیوں ۱۳: ۸ (۶) جب لوگوں نے خدا کے حکم کے مطابق مسکن بنایا تو خدا نے اس میں سکونت کی اور اپنا جلال دکھایا۔ اب ہمارا بدن اُس کی ہیکل ہے وہ پاک و صاف رکھا جائے تاکہ وہ اُس کی سکونت کے لائق ہو۔ پہلا قرنتیوں ۳: ۱۶ و ۱۷ (۷) موسیٰ دنیا کی پیدائش کا بیان تو صرف دو ایک بابوں میں کرتا ہے لیکن خدا کے خیمہ کا بیان وہ سات یا آٹھ بابوں میں کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خیمہ خداوند کی نظر میں دنیا سے زیادہ قیمتی ہے یہ خیمہ خداوند یسوع مسیح کی ایک صاف پیش نشانی ہے اس لئے اس کا بیان مفصل کیا گیا۔ عبرانیوں ۸: ۱-۵ (۸) اگرچہ عنقریب تنتیس لاکھ روپے کا خرچ تھا تو بھی عنقریب چھ مہینے میں وہ سب کام تمام ہو گیا کیونکہ لوگ خوشی سے کام کرتے تھے اور سب ایک دل ہو کے خدا کی مرضی کے مطابق

کام میں لگے تھے یہ بھی ہمارے واسطے ایک نمونہ ہے (۹) جس طرح سب کام ترتیب کے ساتھ ہؤا موسیٰ سب کے اوپر خدا کی طرف سے حاکم تھا اور اُس کے ماتحت ہر ایک اپنے درجے پر جیسا کہ خدا نے ہر ایک کو لیاقت و قابلیت عنایت کی تھی مدد کرتا تھا اُسی طرح سے کلیسیا بھی بنتی جاتی ہے۔ افسیوں ۴: ۸ و ۱۳ (۱۰) اگرچہ مسکن تیار کیا گیا تھا اور اُس کے سب اسباب قیمتی تھے تو بھی جب تک کہ خدا کا جلال اُس پر نہ اُترا اور اُسکو نہ بھر دیا تب تک وہ خالی اور سنسان معلوم ہؤا سو جب تک کہ خدا کی روح ہم پہ نازل نہ ہو اور ہمیں نہ بھرے تب تک ہماری عبادت باطل ہے اور ہماری دعائیں اور نذریں بے فائدہ ہیں۔ کاشکہ ہم بندگی کرتے وقت اس بات کو یاد کریں اور خدا کی رُوح کی ہدایت کی ضرورت سمجھ کر اُس کو ڈھونڈیں اور پائیں۔ یوحنا ۴: ۲۳، ۲۴ اعمال ۱: ۸ + فلپیوں ۳: ۳ +

پی - آر - بی - ایس پریس انار کلی لاہور میں مسٹر ایف - ڈی - وارث
سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انار کلی - لاہور
پرنٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہؤا +